روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.
ISSN 2977-3555

قابض دشمن کی شدید بمباری اور فائرنگ سے بچے سمیت چار فلسطینی شہید، متعدد افراد شدید زخمی ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun
Volume No.04, Issue No.108, Thursday, 22 October 2026, 8 Pages
جلد نمبر (۴)، شمارہ نمبر (۱۰۸)، بروز جمعرات، ۲۲/اکتوبر، ۲۰۲۶ء، ۹/جمادی الاول، ۱۴۴۸، ۸ صفحات

'پہلے اعتماد بحال کرو، پھر مذاکرات کی بات کرو'

امریکہ کو ایران کی دوٹوک، افزودہ جوہری مواد کا ایک ذرہ بھی باہر نہیں لے جایا جائے گا:

تہران، (ایجنسی): ایرانی قومی سلامتی کی اعلیٰ کونسل کے سیکریٹری نے پاکستانی آرمی چیف جنرل عاصم منیر سے ملاقات میں کہا ہے کہ افزودہ جوہری مواد کا ایک ذرہ بھی ایران سے باہر نہیں لے جایا جائے گا۔ یہ مواد ایرانی عوام کا عظیم سرمایہ اور قومی دولت ہے، جسے ملک کے اندر استعمال کیا جائے گا۔ ملاقات میں اس بات پر زور دیا کہ ایران میں افزودہ کیا گیا تمام جوہری مواد ملک ہی میں رہے گا۔ میجر جنرل محسن رضائی نے واضح کیا کہ ایران کے تمام عوام اور حکام اس نتیجے پر پہنچ چکے ہیں کہ جب تک امریکہ کی جانب سے اعتماد سازی نہیں کی جاتی، مذاکرات نہیں ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ اعتماد سازی کا آغاز ایران کی شرائط پر عمل درآمد سے ہوگا۔ انہوں نے ایران اور پاکستان کے عوام کے درمیان برادرانہ تعلقات پر بھی زور دیا۔ پاکستانی آرمی کے سربراہ عاصم منیر نے ایران اور پاکستان کے درمیان سرحد کھولے جانے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہم واضح طور پر اعلان کرتے ہیں کہ ایران اور پاکستان کی سرحدوں سے متعلق مسئلہ حل ہو چکا ہے اور آج صبح سے سرحد کھول دی گئی ہے۔ انہوں نے 40 روزہ جنگ کے دوران ایران کی مسلح افواج کی جانب سے بھرپور دفاع اور مزاحمت کا ذکر کرتے ہوئے دونوں ممالک کے درمیان علاقائی تعاون پر زور دیا اور کہا کہ یہ تعاون غیر ملکیوں کی موجودگی کے بغیر ہونا چاہیے۔

شرائط پر عمل درآمد کے بغیر امریکہ، ایران کا اعتماد حاصل نہیں کرسکتا، قالیباف

پاکستانی آرمی چیف جنرل عاصم منیر اس وقت تہران کے دورے پر ہیں؛ اس موقع پر اسلامی جمہوریہ ایران کے اعلیٰ حکام سے الگ الگ ملاقاتیں کر رہے ہیں۔ جنرل عاصم منیر نے ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر باقر قالیباف سے ملاقات کی۔ اس موقع پر قالیباف نے امریکہ پر ایران کے گہرے عدم اعتماد اور ٹرمپ حکومت کی جانب سے اسلام آباد مفاہمتی یادداشت کی خلاف ورزی کا ذکر کرتے ہوئے زور دیا کہ امریکہ صرف نیویارک میں پیش کی گئی ایران کی سات شرائط پر عمل درآمد کے ذریعے ہی ایران کا اعتماد حاصل کرسکتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایران جنگ کا خواہاں نہیں لیکن اپنے وطن اور قومی وقار کے دفاع کے لیے پوری طرح تیار ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ دھمکیاں اور فوجی نقل و حرکت ایران کے تزویراتی فیصلوں کو تبدیل نہیں کرسکتیں، بلکہ امریکہ کو ہی جنگی دلدل سے نکلنے کے لیے اقدامات کرنا ہوں گے۔

وسط مدتی انتخابات سے قبل ٹرمپ کا شدید جھٹکا

مقبولیت میں تاریخی تنزلی، 66 فیصد امریکی ناخوش، سروے

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کو وسط مدتی انتخابات سے چند ہفتے قبل عوامی حمایت میں مزید کمی کا سامنا ہے تازہ سروے میں ان کی مجموعی کارکردگی پر عدم اطمینان دونوں صدارتی ادوار کی بلند ترین سطح پر پہنچ گیا ہے۔ رائٹرز اور اپسوس کے سروے کے مطابق 66 فیصد امریکیوں نے ٹرمپ کی صدارت پر عدم اطمینان ظاہر کیا، جبکہ صرف 31 فیصد نے ان کی کارکردگی کو تسلی بخش قرار دیا۔ سروے میں ووٹنگ سے متعلق سوال پر 47 فیصد افراد نے ڈیموکریٹک پارٹی، جبکہ 35 فیصد نے ریپبلکن پارٹی کو ووٹ دینے کی حمایت کی۔ معاشی معاملات بھی ٹرمپ کے لیے مشکلات بڑھا رہے ہیں، جہاں 68 فیصد امریکیوں نے ان کی معاشی پالیسیوں پر ناخوشی کا اظہار کیا۔ سروے میں 40 فیصد افراد نے معیشت سے متعلق معاملات میں ریپبلکنز کے مقابلے میں ڈیموکریٹس پر زیادہ اعتماد ظاہر کیا۔ سروے کے مطابق ایران پر امریکی فوجی حملے کے بعد پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے نے بھی ٹرمپ کی عوامی مقبولیت کو متاثر کیا ہے۔ مڈٹرم انتخابات سے قبل حمایت میں یہ کمی ریپبلکنز کے لیے سیاسی چیلنج بن سکتی ہے۔

سروے میں ووٹنگ سے متعلق سوال پر 47 فیصد افراد نے ڈیموکریٹک پارٹی، جبکہ 35 فیصد نے ریپبلکن پارٹی کو ووٹ دینے کی حمایت کی۔

امریکہ کا اسرائیلی انتخابات میں نیتن یاہو کی حمایت سے انکار، لاتعلق رہنے کا اعلان

واشنگٹن، (ایجنسی): امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کی

انتخابی حمایت کرنے سے گریز کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ اسرائیل کے انتخابات میں کسی فریق کی حمایت نہیں کریں گے۔ ان کا یہ بیان امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے نیتن یاہو کی کھل کر حمایت کے بعد سامنے آیا ہے۔ خبر کے مطابق جے ڈی وینس نے صحافی مارک ہالپرین کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ وہ نہ نیتن یاہو کی مخالفت میں ہیں اور نہ ان کی حمایت کر رہے ہیں، بلکہ اسرائیلی انتخابات میں مداخلت نہیں کرنا چاہتے۔ وینس کا کہنا تھا کہ وہ صرف امریکی امیدواروں کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی توجہ امریکہ میں ہونے والے وسط مدتی انتخابات پر مرکوز ہے۔

آبنائے ہرمز میں 2 آئل ٹینکر بارودی سرنگ سے ٹکرا کر شعلوں کی نذر

سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کا رات کی تاریکی کے دوران ایک امریکی ایم کیو-9 ڈرون کو بھی مار گرانے کا دعویٰ

تہران، (ایجنسی): سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی نے کہا ہے کہ آبنائے ہرمز کے جنوب میں غیر قانونی بحری راستے سے گزرنے والے دو خلاف ورزی کرنے والے ٹینکروں میں خوفناک آگ لگ گئی اور انہیں روک دیا گیا، جبکہ رات کے دوران ایک امریکی ایم کیو-9 ڈرون کو بھی مار گرایا گیا۔ آئی آر جی سی نے ایک بیان میں ایرانی عوام کی مزاحمت کو سراہتے ہوئے کہا کہ عوام کی جانب سے 230 سے زائد راتوں تک سڑکوں پر مسلسل موجودگی نے سب سے بڑی فتح حاصل کی۔ بیان میں کہا گیا کہ آئی آر جی سی کی بحری اور فضائی افواج خطے کی مسلسل نگرانی کر رہی ہیں اور رہبر انقلاب اور عوام سے کیے گئے اپنے عہد پر قائم ہیں۔ یہ افواج آبنائے ہرمز پر کنٹرول اور انتظام برقرار رکھے ہوئے ہیں اور 'دنیا کو ہڑپ کرنے والے بھیڑیوں' پر دباؤ ڈال رہی ہیں۔ بیان کے مطابق فضائی دفاعی افواج نے گذشتہ رات کو آبنائے ہرمز کے اوپر فضائی حدود

کی نگرانی کرتے ہوئے ایک امریکی ایم کیو-9 ڈرون کی نشاندہی کی اور فوری طور پر اسے نشانہ بنایا، جسکے نتیجے میں ڈرون تباہ ہوکر گر گیا۔ بیان میں کہا گیا کہ آبنائے ہرمز کے جنوبی غیر قانونی راستے میں آئی آر جی سی کی بحری افواج کی جانب سے بچھائی گئی بارودی سرنگیں پھٹ گئیں، جس سے خلاف ورزی کرنے والے دو ٹینکروں میں آگ لگ گئی اور انہیں روک دیا گیا۔ متاثرہ جہاز میں 20 لاکھ بیرل سے زائد تیل موجود تھا۔ اسلامی انقلابی گارڈ کور کی بحریہ نے پھر خبردار کیا کہ بارودی سرنگوں سے بھرے غیر قانونی راستے سے گزرنے کا نتیجہ خلاف ورزی کرنے والوں کے اثاثوں کو آگ لگنے کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ اگر امریکہ کی متکبر حکومت کی شرارتیں جاری رہیں تو تیل کمپنیوں کو اس کی کہیں زیادہ قیمت چکانا پڑے گی۔

بحری ضابطوں کی خلاف ورزی اور تنبیہ نظر انداز

پاسداران انقلاب اسلامی نے کہا کہ متاثرہ جہاز نے آبنائے ہرمز میں ایران کی جانب سے مقرر کردہ بحری ضابطوں کی خلاف ورزی کی اور تنبیہ کے باوجود اپنا راستہ تبدیل نہیں کیا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ سپر جہاز نے اپنے محلِ وقوع کی نشاندہی کرنے والے نظام اور ریڈار بھی بند کر رکھے تھے تاکہ اسے پکڑا نہ جاسکے۔ تاحال ایرانی حکام نے سپر جہاز کا نام، اس کے پرچم، عملے کی صورت حال اور ممکنہ جانی نقصان کے بارے میں تفصیلات جاری نہیں کیں۔

امریکہ نے مشرقِ وسطیٰ میں 23 بار رجیم چینج کی کوششوں میں حصہ لیا

مداخلت اور حکمرانوں کو تبدیل کرنے کی کوششیں اکثر غلط ثابت ہوئیں، خصوصی ایلچی نے بھانڈا پھوڑ دیا

واشنگٹن، (ایجنسی): امریکی سفارت کار ٹام بیریک نے کہا ہے کہ امریکہ مشرقِ وسطیٰ سے

دستبردار نہیں ہو رہا، تاہم خطے میں تیل کے بدلے سیکیورٹی فراہم کرنے اور حکومتوں پر اثرانداز ہونے کی روایتی پالیسی پر نظرثانی کر رہا ہے۔ الجزیرہ کے مطابق یہ بات ترکیہ میں امریکی سفیر اور شام کے لیے خصوصی ایلچی ٹام بیریک نے قطر کی راجدھانی دوحہ میں عالمی سلامتی فورم سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انھوں نے مزید کہا کہ امریکہ اب خطے کو اپنے کنٹرول میں رکھنے کے بجائے اپنی ذمہ داریوں اور کردار کا ازسرنو جائزہ لے رہا ہے۔ امریکی سفارتکار کے بقول مشرقِ وسطیٰ کے ممالک بھی یہ سمجھنے لگے ہیں کہ وہ اپنے تمام مسائل حل کرنے کے لیے امریکہ پر انحصار نہیں کرسکتے۔ ٹام بیریک نے انکشاف کیا کہ امریکہ نے مشرقِ وسطیٰ کے متعدد ممالک میں حکومتیں تبدیل کرنے کی 23 کوششوں میں حصہ لیا۔ امریکی سفارتکار ٹام بیریک نے مزید کہا کہ امریکہ کی مشرق وسطیٰ میں یہ مداخلت اور حکمرانوں کو تبدیل کرنے کی کوششیں اکثر غلط ثابت ہوئیں۔ واضح رہے کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایک موقع پر ایران پر حملوں کو وہاں رجیم چینج سے تعبیر کیا تھا تاہم ان کی یہ بات غلط ثابت ہوئی۔

مقبوضہ بیت المقدس کے شپرڈ ہوٹل کے اطراف کی زمین پر 122 نئی یہودی آبادیوں کی تعمیر کا خطرناک اسرائیلی منصوبہ

غزہ: قابض اسرائیلی حکام مقبوضہ بیت المقدس کے شمال میں واقع الشیخ جراح میں 122 نئی یہودی آبادکاروں کی رہائشی اکائیاں قائم کرنے کے لیے ایک نئے استعماری منصوبے پر عمل درآمد کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ منصوبہ تقریباً 8.5 کنال کے رقبے پر محیط تاریخی شپرڈ ہوٹل کی سائٹ کو نشانہ بناتا ہے، جو کہ یہودی آبادی کی توسیع کو مضبوط بنانے اور اس علاقے کے فلسطینی تشخص کو مسخ کرنے کی ایک اور مذموم کوشش ہے۔

منصوبے کا نمبر 1602689 ہے، جس میں 12 منزلہ رہائشی عمارتوں کی تعمیر شامل ہے۔ منصوبے کی موصولہ ابتدائی معلومات کے مطابق، اسے 11 نومبر سنہ 2026 کو پہلی بار مقبوضہ بیت المقدس کی لوکل پلاننگ اینڈ بلڈنگ کمیٹی کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

اس منصوبے کے پیچھے 'امانا' تحریک کا ہاتھ ہے، جو مقبوضہ مغربی کنارے میں یہودی آبادیوں اور بؤر استیطانیہ کی تعمیر میں متحرک ترین استعماری تنظیموں میں سے ایک ہے، اور جس کی سربراہی زیئیف حیفر کر رہا ہے، جو 'زمبیش' کے لقب سے معروف ہے۔

تاریخی شپرڈ ہوٹل فلسطینی حسینی خاندان کی ملکیت تھا۔ قابض حکام نے نام نہاد 'متروکہ املاک قانون' کے تحت اس پر ناجائز قبضہ کر لیا، بعد میں اس کی ملکیت استعماری تنظیموں بشمول 'عتیرت کوہنیم' کو منتقل کردی گئی۔

ہوٹل کی عمارت کے ساتھ پہلے بھی ایک استعماری رہائشی کمپلیکس قائم کیا گیا تھا، جس میں درجنوں رہائشی یونٹس شامل تھیں جو کہ اپنی تعمیر کے بعد سے اب تک خالی پڑی تھیں۔ نیا منصوبہ موجودہ رہائشی عمارتوں کو مسمار کرنے کا تقاضا کرتا ہے تاکہ وسیع تر منصوبے کے لیے جگہ بنائی جا سکے، جبکہ ہوٹل کی اس تاریخی عمارت کو برقرار رکھا جائے گا جو مقبوضہ بیت

المقدس کے سابق مفتی اعظم سے وابستہ ہے۔

یہ منصوبہ گذشتہ سالوں کے دوران اس مقام پر زمینوں کی ملکیت کی تصفیہ اور رجسٹریشن کے اقدامات کے بعد سامنے لایا گیا ہے، جس کے تحت زمین کے کچھ حصوں کو غائبانہ املاک کے نگراں کے نام اور دیگر حصوں کو ایک غیر ملکی کمپنی کے نام رجسٹرڈ کیا گیا تھا جس کے بارے میں گمان ہے کہ وہ استعماری تنظیموں سے جڑی ہوئی ہے۔

یہ قدم حی الشیخ جراح میں فلسطینی املاک پر قبضے کی مسلسل کوششوں کے ضمن میں آتا ہے، جہاں کے رہائشیوں کو جبر پر مبنی بے دخلی اور مکانات کی ضبطی کے شدید خطرات کا سامنا ہے، تاکہ جغرافیائی اور ڈیموگرافک تناسب کو بدلا جاسکے اور مقبوضہ بیت المقدس کے پرانے شہر کے گرد و نواح میں یہودی آبادکاری کو تقویت دی جاسکے۔

غیر قانونی استعماری کالونی کو پانی اور بجلی سے جوڑنے کی سہولیات

ایک اور تناظر میں قابض فوج نے مقبوضہ مغربی کنارے میں پلاننگ اینڈ بلڈنگ قانون میں ایک ایسی ترمیم کی منظوری دی ہے جو غیر قانونی استعماری کالونی میں بغیر اجازت کے تعمیر کی گئی عمارتوں کو پانی اور بجلی کے نیٹ ورک سے جوڑنے کی اجازت دیتی ہے، حتیٰ کہ ان کو باقاعدہ بنانے کے لیے ضروری منصوبوں کی منظوری سے پہلے بھی۔

قابض فوج کی سنٹرل کمانڈ کے کمانڈر نے 23 ستمبر سنہ 2026ء کو اس ترمیم پر دستخط کیے تھے، جس سے منصوبہ بندی اور منظوری کے طریقہ کار کی تکمیل سے قبل غیر ترخص شدہ عمارتوں کو بنیادی خدمات فراہم کی جاسکیں گی۔ یہ ترمیم استعماری کالونی کو زمین پر اپنے وجود کو مضبوط کرنے اور توسیع دینے کے لیے اضافی سہولیات فراہم کرتی ہے، ایسے وقت میں جب فلسطینیوں کو تعمیر اور منصوبہ بندی پر شدید پابندیوں، مسماری کے نوٹسز اور زمین کی ضبطی کا سامنا ہے، جو فلسطینیوں اور یہودی آبادکاروں کے درمیان پرمٹ اور خدمات کے حصول میں عدم مساوات کو مزید گہرا کرتا ہے۔ یہ تمام اقدامات مقبوضہ بیت المقدس اور مقبوضہ مغربی کنارے میں نئی رہائشی اکائیاں قائم کر کے اور استعماری بؤر کو بنیادی ڈھانچہ فراہم کر کے استعمار کو وسعت دینے کے ایک مسلسل عمل کو بے نقاب کرتے ہیں، جس سے فلسطینی سرزمین پر قابض دشمن کے کنٹرول کو تقویت ملتی ہے اور وہاں فلسطینیوں کے وجود کے لیے شدید خطرات پیدا ہوتے ہیں۔

انتخابات کی آمد کے ساتھ ہی فلسطینیوں کے خلاف اشتعال انگیز بیانیے میں خطرناک حد تک اضافہ

غزہ: قابض اسرائیل کے سیاسی منظر نامے میں انتخابات کی آمد کے ساتھ ہی فلسطینیوں کے خلاف اشتعال انگیز بیانیے میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے جبکہ اس دوران غزہ کی پٹی کے باسیوں کو دربدر کرنے، فلسطینی قومی تشخص کا انکار کرنے اور مغربی کنارے سمیت سنہ 1948ء کے مقبوضہ علاقوں میں فلسطینیوں کے خلاف نفرت پھیلانے والے بیانات زور پکڑتے جا رہے ہیں۔

ایک تازہ رصد کے مطابق ایک قابض اسرائیلی ریسرچ سینٹر نے رواں برس کے آغاز سے لے کر اب تک قابض اسرائیلی عہدیداروں کے ایسے 227 بیانات کی دستاویزی توثیق کی ہے جنہیں انتہا پسندانہ قرار دیا گیا ہے۔ یہ اس بات کی واضح علامت ہے کہ سیاسی زندگی میں استحصالی اور نسل پرستانہ بیانیے کا اثر و رسوخ پھیلتا جا سکتا ہے، یہ سب کچھ فلسطینیوں پر مسلط جنگ کے بھیانک اثرات اور یہودی آبادکاروں کے بڑھتے ہوئے حملوں کے ساتھ ساتھ رونما ہو رہا ہے۔

امریکی خبر رساں ایجنسی ایسوسی ایٹڈ پریس نے منگل کے روز شائع ہونے والی اپنی ایک رپورٹ میں قابض اسرائیلی ریسرچ سینٹر اوفک کے حوالے سے بتایا ہے کہ اس نے اشتعال انگیزی کی نگرانی کے ایک جاری پروجیکٹ کے تحت ان بیانات کی باقاعدہ دستاویز بندی کی ہے۔

رپورٹ میں اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ یہ خطرناک بیانیہ مقبوضہ مغربی کنارے میں یہودی آبادکاروں کے بڑھتے ہوئے حملوں کے ساتھ سامنے آ رہا ہے، جبکہ ان جرائم میں ملوث عناصر کے خلاف احتساب کے اقدامات انتہائی محدود ہیں۔ رپورٹ کے مطابق قابض حکومت کے سربراہ بنجمن نتن یاہو براہ راست وہی زبان استعمال نہیں کرتے جو ان کے انتہا پسند دائیں بازو کے اتحادی اپناتے ہیں، لیکن وہ اپنی انتخابی مہم دائیں بازو بمقابلہ فلسطین کے نعرے کے تحت چلا رہے ہیں، جو کہ ایک ایسا نعرہ ہے جس پر کڑی تنقید کی گئی ہے کیونکہ اس میں واضح طور پر اشتعال انگیز مضمرات پائے جاتے ہیں۔

غزہ کے مکینوں کو جبری بے دخل کرنے کی صریح پکار

رپورٹ نے قابض اسرائیلی عہدیداروں اور سیاسی شخصیات کے ان بیانات کو بے نقاب کیا ہے جن میں غزہ کی پٹی سے فلسطینیوں کو باہر نکالنے یا ان کے بنیادی حقوق سے محروم کرنے کی براہ راست دعوتیں دی گئی ہیں، اس کے علاوہ ایسے بیانات بھی شامل ہیں جو فلسطینی قومی تشخص کے وجود سے ہی انکار کرتے ہیں۔ رپورٹ میں دائیں بازو کی جماعت زیہوت کے رہنما موشے ویگلین کا یہ بیان نقل کیا گیا ہے کہ غزہ کے باسیوں کو ان کے گھروں سے نکلنے پر مجبور کیا جائے اور ہر ممکن طریقے سے انہیں دیس سے نکالا جائے، بشمول ان کی پانی کی سپلائی کاٹنے کے، اور انہوں نے ایک ایسا بیان بھی دیا جس میں ان سب کے قتل کا مطالبہ کیا گیا۔

اسی طرح، سیاسی امیدوار اور سابق قابض اسرائیلی اسیر ایتان مور کے والد زفیکا مور کا یہ بیان بھی نقل کیا گیا کہ غزہ کا محاصرہ کرنا کافی نہیں ہے، بلکہ وہاں کے باشندوں کو اس سرزمین سے لازماً باہر دھکیلا جانا چاہیے۔

اسی سیاق و سباق میں رپورٹ نے قابض اسرائیل کے جنگی وزیر یسرائیل کاٹز کا یہ بیان بھی درج کیا ہے کہ ہم نے غزہ کو ملبے کا ڈھیر بنا دیا ہے اور حکومت کے سربراہ کی حمایت سے میں نے یہی بنیادی تبدیلی پیدا کی ہے۔ یہ بیان رپورٹ میں اس سیاسی جنگی بیانیے کی مثال کے طور پر پیش کیا گیا جو اس پٹی پر مسلط جنگ سے جڑا ہوا ہے۔

رپورٹ کے مطابق یہ تمام بیانات قابض اسرائیل کی عمومی فضا میں جبری نقل مکانی اور بے دخلی کے مطالبات کی گہری جڑوں کی عکاسی کرتے ہیں، جو غزہ کے فلسطینیوں پر جاری جنگ کی تباہ کاریوں کے ساتھ ساتھ پروان چڑھ رہے ہیں۔

فلسطینی تشخص کا انکار اور عربوں کے خلاف زہر افشانی

رپورٹ میں اجاگر کردہ یہ زہر آلود بیانیہ صرف پٹی کے مکینوں تک ہی محدود نہیں رہا، بلکہ اس کی زد مغربی کنارے کے فلسطینیوں اور سنہ 1948ء کے مقبوضہ علاقوں کے اندر بسنے والے عرب شہریوں تک پر پھیلی ہوئی ہے۔ رپورٹ نے سمندر پار امور اور انسدادِ یہود دشمنی کے وزیر امیحائی شیکلی کا یہ بیان نقل کیا کہ حقیقت میں فلسطینی شناخت نامی کسی شے کا کوئی وجود نہیں ہے، جبکہ کنیسٹ کے رکن یتسحاق□رویزر کا کہنا ہے کہ مقبوضہ مغربی کنارے کے شہر جنین میں کوئی بھی شہری یا معصوم بچہ موجود نہیں۔

رپورٹ میں کنیسٹ کے کئی دیگر ارکان کے ایسے بیانات بھی شامل کیے گئے ہیں جو براہ راست عرب شہریوں کو نشانہ بناتے ہیں۔ چنانچہ رکن پارلیمنٹ زیوی سو※وت نے انہیں پانچواں ستون قرار دیا، جبکہ رکن پارلیمنٹ تسفي※افوگل نے مطالبہ کیا کہ منصور عباس اور متحدہ عرب لسٹ کے ان کے ساتھیوں کو کنیسٹ میں بیٹھنے دینے کے بجائے تفتیشی کمروں کے حوالے کیا جانا چاہیے۔

رپورٹ میں رکن پارلیمنٹ لیمور سون□ار میلیخ کا وہ بیان بھی نقل کیا گیا ہے جس میں اس بات کا مطالبہ کیا گیا ہے کہ طبی شعبے سے تعلق رکھنے والے ان عرب کارکنوں کو قابض اسرائیل کے صحت کے نظام سے باہر کر دیا جائے جنہوں نے نابلس یا مقبوضہ بیت المقدس کے فلسطینی اداروں سے تعلیم حاصل کی ہو۔ یہ بیانات سنگین سوالات کو جنم دیتے ہیں کہ اس سیاسی زہر کا فلسطینیوں کے وقار اور حقوق پر کیا اثر پڑے گا، خصوصاً جب اس قسم کے الفاظ منتخب عہدیداروں یا حکومتی اداروں کے ارکان کی زبان سے ادا کیے جائیں۔

یہودی آبادکار اور مغربی کنارے میں جاری جارحیت

رپورٹ نے فلسطینیوں کے خلاف اس بڑھتے ہوئے کینہ پرور بیانیے اور مقبوضہ مغربی کنارے میں یہودی آبادکاروں کی طرف سے ڈھائے جانے والے مظالم کے درمیان براہ راست گہرے تعلق کو واضح کیا ہے، اور اس بات کی نشان دہی کی ہے کہ یہ حملے گرفتاریاں اور قانونی کارروائیاں نہ ہونے کے برابر ہونے کی وجہ سے مسلسل جاری ہیں۔ رپورٹ نے مقبوضہ مغربی کنارے کے شمال میں واقع قصبے مشرقی اللبن کے سڑک کنارے دکان چلانے والے فلسطینی مؤید عویس کا حوالہ دیا، جہاں یہودی آبادکاروں نے ان کی دکان کے سامنے قابض اسرائیل کے پرچم لا کر گاڑ دیے، جس کی وجہ سے دکان تک رسائی ناممکن ہوگئی۔ جب مؤید عویس نے انہیں ہٹانے کی کوشش کی تو انہیں سنگین نتائج کی دھمکیاں دی گئیں۔ خبر رساں ایجنسی نے ان کا یہ بیان نقل کیا کہ وہ مسلسل یہودی آبادکاروں کے حملوں کا نشانہ بن رہے ہیں، جو اس روزمرہ کے شدید دباؤ کی عکاسی کرتا ہے جس کا سامنا مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں فلسطینیوں کو کرنا پڑ رہا ہے۔ رپورٹ میں اس امر کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ اشتعال انگیزی کے یہ مظاہر اب محض سیاسی بیانات تک محدود نہیں رہے بلکہ سوشل میڈیا کے پلیٹ فارمز پر گردش کرنے والے مواد کا بھی حصہ بن چکے ہیں۔ اس مواد کو مصنوعی ذہانت کی ٹیکنالوجیز کے ذریعے مزید ہوا دی جا رہی ہے، جس سے اس دشمنانہ زبان کا دائرہ کار وسیع تر ہو رہا ہے اور اجتماعی بحث و مباحثے پر اس کے گہرے منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

ایک ایسا بیانیہ جو انتخابی مسابقت کی حدوں سے تجاوز کر چکا ہے

اسی سے جڑے ہوئے ایک اور تناظر میں رپورٹ نے دہشت گردی اور جعل سازی کی نگرانی کرنے والی قابض اسرائیلی تنظیم فیک رپورٹر کے بانی آحیا شاٹز کا یہ قول نقل کیا ہے کہ موجودہ غالب بیانیہ انتہائی زہر آلود ہو چکا ہے۔ انہوں نے اس بات کی تنبیہ کی کہ اس نوعیت کے بیانات اب قابض اسرائیل میں روز کا معمول بنتے جا رہے ہیں اور ان میں مزید خطرناک حد تک تیزی آ رہی ہے۔

رپورٹ میں قومی سلامتی کے وزیر ایتمار بن گویر کے یہ بیانات بھی درج ہیں جن میں انہوں نے کہا تھا کہ ہم اپنی سرزمین کی طرف واپس آ رہے ہیں، اور غزہ ہمارا ہے۔ اس کے علاوہ وزیر مالیات بزلیل سموٹریچ کا وہ بیان بھی شامل ہے جس میں انہوں نے مغربی کنارے کی طرز پر النقب اور الجلیل کو یہودیانے کا اعلان کیا۔

یہ بیانات ایک ایسے انتہائی کشیدہ سیاسی ماحول میں سامنے آ رہے ہیں جو قابض اسرائیل کے پارلیمانی انتخابات سے ٹھیک پہلے کی فضا کو محیط ہے، جبکہ دوسری طرف غزہ پٹی اور مغربی کنارے کے غیور فلسطینی اس جارحیت، جبری انخلا اور ان کی روزمرہ زندگی پر عائد ظالمانہ پابندیوں کے طوفان کا تنِ تنہا مقابلہ کر رہے ہیں۔

رپورٹ کے آخر میں اس حقیقت پر زور دیا گیا ہے کہ اس کینہ پرور اور دشمنانہ بیانیے کا وسیع تر پھیلاؤ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ قابض اسرائیل کی سیاسی اور میڈیا کی دنیا میں فلسطینیوں کو انسانی درجے سے گرانے اور انہیں ان کے بنیادی حقوق سے محروم کرنے کی اس مجرمانہ سوچ کو معمول پر لایا جا رہا ہے، بالخصوص جب یہ الفاظ ان ذمہ داروں کے منہ سے نکلیں جو اعلیٰ ترین حکومتی اور قانون سازی مناصب پر فائز ہیں۔

سعودی عرب اور حوثی گروپ نے ایرانی ثالثی کی پیشکش کا جواب نہیں دیا، عباس عراقچی

تہران، (ایجنسی): ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا ہے کہ سعودی عرب اور یمن کے حوثی گروپ نے لڑائی ختم کرانے کے لیے ایران کی ثالثی کی پیشکش پر تاحال کوئی جواب نہیں دیا۔ الجزیرہ کے مطابق عراقچی نے ایک ٹی وی انٹرویو میں بتایا کہ ایران نے سعودی عرب اور حوثیوں کے درمیان جاری لڑائی کے خاتمے اور مذاکرات کی راہ ہموار کرنے کے لیے ثالثی کی پیشکش کی تھی تاہم دونوں فریقوں کی جانب سے ابھی تک کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا۔ عباس عراقچی نے خبردار کیا کہ اگر مصر بھی تنازع میں شامل ہوا تو صورتحال مزید پیچیدہ ہو جائے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ کسی بیرونی ملک کی فوجی مداخلت کشیدگی میں اضافے کا سبب بن سکتی ہے۔

یمن میں حوثی گروپ کا سعودی اتحادی فورسز کے ٹریننگ کیمپ پر میزائل حملہ، 73 افراد کی موت

صنعا، (ایجنسیاں): سورش زدہ یمن کے صوبے شبوا میں سعودی اتحادی فورسز کے ایک کیمپ پر حوثی گروپ کے میزائل حملے میں ہلاکتوں کی تعداد بڑھ کر 73 ہوگئی اور 14 افراد تاحال لاپتا ہیں جبکہ حملے میں 200 سے زائد افراد زخمی بھی ہوئے ہیں۔ عالمی خبر رساں ادارے رائٹرز کے مطابق یہ حملہ پیر کو شبوا کے علاقے میں واقع العلم کیمپ پر کیا گیا تھا جہاں جنگجوؤں سے مقابلہ کرنے کے لیےسعودی اتحادی فورسز میں بھرتی کیے گئے نئے اہلکاروں کو تربیت دی جا رہی تھی۔ ابتدائی طور پر اس حملے میں ہلاکت کی تعداد 30 سے زائد اور بعد میں 50 بتائی گئی تھی تاہم آج صوبائی حکام نے بتایا کہ چند زخمیوں کے انتقال کر جانے کے باعث ہلاکتوں کی تعداد 73 ہوگئی جبکہ 14 لاپتا افراد کی تلاش جاری ہے۔ سعودی اتحادی افواج کے ترجمان ماجد النزیلی نے بھی گزشتہ روز تصدیق کی تھی کہ حوثی گروپ نے تربیتی کیمپ پر 3 بیلسٹک میزائل داغے۔ ادھر یمن کی راجدھانی صنعا سمیت متعدد اہم علاقوں میں برسراقتدار حوثی گروپ کے فوجی ترجمان یحیٰ سریع نے کارروائی کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ کیمپ میں سعودی فورسز موجود تھیں۔

مدینہ منورہ کی جانب ڈرون بھیجنے کی تردید

صنعا: یمن کے حوثی گروپ نے سعودی عرب کے مقدس شہر مدینہ منورہ کی جانب ڈرون بھیجنے اور سعودی سرزمین پر کسی بھی قسم کی فوجی کارروائی کرنے کی تردید کردی ہے۔ 'رائٹرز' کے مطابق حوثیوں کے فوجی ترجمان یحیٰ سریع نے کہا ہے کہ ان کی تنظیم نے نہ مدینہ منورہ کی طرف کوئی ڈرون روانہ کیا اور نہ ہی سعودی عرب کے خلاف کوئی فوجی آپریشن کیا ہے۔

سوڈان میں بازار پر ڈرون حملہ، 53 افراد ہلاک

ملکی فوج پر حملے کے دوران 22 بارودی مواد یا گولہ بارود استعمال کرنے کا الزام، خواتین اور بچے بھی بنے نشانہ

خرطوم، (ایجنسیاں): سوڈان کی فوج پر متنازع سرحدی علاقے ابیئی میں ایک بازار پر ڈرون حملہ کرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے، جس

کے نتیجے میں کم از کم 53 افراد ہلاک اور 27 زخمی ہوگئے۔ خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق ابیئی کے مقامی حکام نے الزام لگایا کہ حملے کے دوران فوج نے 22 بارودی مواد یا گولہ بارود استعمال کیا۔ حکام کا کہنا ہے کہ ہلاک اور زخمی ہونے والوں میں خواتین، بچے، بزرگ، مقامی تاجروں، نوک ڈنکا برادری کے افراد، جنوبی سوڈان واپس آنے والے شہریوں اور سوڈانی پناہ گزینوں کی بڑی تعداد شامل ہے۔ اقوام متحدہ نے بھی ابیئی میں حملے کی مذمت کی ہے۔ اقوام متحدہ کے ترجمان اسٹیفن دوجارک کے مطابق امیت مارکیٹ میں کم از کم 28 شہری ہلاک ہوئے، جبکہ متعدد افراد زخمی اور کئی لاپتا ہیں۔ اقوام متحدہ نے ڈرون حملوں میں اضافے کو تشویش ناک قرار دیا ہے۔ اقوام متحدہ کی جانب سے بیان کردہ ہلاکتوں کی تعداد مقامی حکام کے اعداد و شمار سے کم ہے۔ جنوبی سوڈان کی وزارت خارجہ نے حملے پر سوڈانی سفیر کو طلب کیا اور الزام لگایا کہ فوج نے بازار کے متعدد مقامات کو نشانہ بنایا۔ یہ مارکیٹ ان علاقوں تک سامان پہنچانے کے لیے ایک اہم گزرگاہ ہے جہاں نیم فوجی تنظیم ریپڈ سپورٹ فورسز (آر ایس ایف) کا کنٹرول ہے۔ سوڈان اپریل 2023 سے سرکاری فوج اور نیم فوجی تنظیم آر ایس ایف کے درمیان شدید جنگ کی لپیٹ میں ہے۔ حالیہ حملے بھی ملک میں بڑھتے ہوئے تشدد کا حصہ ہیں۔ اطلاعات کے مطابق اتوار اور پیر کو سوڈان کے مختلف علاقوں میں ہونے والے حملوں میں 100 سے زائد افراد ہلاک ہوئے۔ ابیئی ایک متنازع علاقہ ہے جس پر سوڈان اور جنوبی سوڈان دونوں دعویٰ کرتے ہیں۔ جنوبی سوڈان 2011 میں کئی دہائیوں کے تنازع کے بعد سوڈان سے الگ ہو کر آزاد ملک بنا تھا۔ خطے میں جاری لڑائی اور ڈرون حملوں کے باعث عام شہریوں کی سلامتی کے حوالے سے خدشات بڑھ گئے ہیں۔

روس سے معاہدہ کرو، جنگ ختم کرنے کا وقت آ گیا، ٹرمپ کا یوکرین کو واضح پیغام

واشنگٹن، (ایجنسی): امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے یوکرین پر زور دیا ہے کہ وہ روس کے ساتھ جنگ ختم کرنے کے لیے معاہدہ کرے۔ روس اس تنازع کو ختم کرنا چاہتا ہے جبکہ جنگ میں ماسکو کو برتری حاصل دکھائی دیتی ہے۔ خبر رساں ادارے رائٹرز کے مطابق ٹرمپ نے وائٹ ہاؤس میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یوکرین کو بھی جنگ کے خاتمے کے لیے آمادہ ہونا چاہیے۔ انہوں نے روس کی فوجی پیش قدمی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ روس ایک بڑی طاقت ہے جو مسلسل آگے بڑھ رہی ہے اور یوکرین کے وسیع علاقے پر قبضہ کر چکی ہے۔

البرٹا میں کینیڈا سے علیحدگی مسترد، 76 فیصد ووٹروں نے دیا اتحاد کے حق میں فیصلہ

ووٹروں سے پوچھا گیا تھا کہ آیا صوبائی حکومت کو مستقبل میں علیحدگی سے متعلق حتمی ریفرنڈم کرایا جائے یا نہیں

اوٹاوا، (ایجنسیاں): کینیڈا کے تیل سے مالا مال صوبے البرٹا کی ملک سے علیحدہ ہونے سے متعلق ریفرنڈم کے نتائج سامنے آگئے۔ خبر رساں اداروں کے مطابق کینیڈا کے تیل سے مالا مال صوبے البرٹا کے 76 فیصد ووٹروں نے ملک سے علیحدگی کی تحریک کو بڑا دھچکا دیتے ہوئے کینیڈا کیساتھ رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ریفرنڈم کے ابتدائی نتائج میں 24 فیصد ووٹرز نے مستقبل میں کینیڈا سے علیحدگی کیلئے ہونیوالے حتمی ریفرنڈم کے انعقاد کی حمایت کی ہے۔ خیال رہے کہ 19 اکتوبر کو ہونے والی ووٹنگ میں صوبے البرٹا کی کینیڈا سے علیحدگی کے معاملے پر پہلی رائے شماری تھی۔ اس میں ووٹروں سے پوچھا گیا تھا کہ آیا صوبائی حکومت کو مستقبل میں علیحدگی سے

متعلق حتمی اور پابند ریفرنڈم کرانے کا قانونی عمل شروع کرنا چاہیے یا نہیں۔ کینیڈین وزیراعظم مارک کارنی نے نتائج کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ البرٹا کے شہریوں نے واضح فیصلہ کیا ہے اور تمام کینیڈین نئے عزم کے ساتھ متحد ہو کر آگے بڑھیں گے۔ گزشتہ برسوں شہرت حاصل کرنے والی البرٹا کی علیحدگی کی تحریک کے رہنماؤں نے امریکی حکام سے ملاقاتیں کر کے صدر ٹرمپ کی انتظامیہ کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش بھی کی تھی۔

امریکی صدر کی جانب سے کینیڈا کے خلاف محصولات اور الحاق سے متعلق بیانات کے باعث یہ معاملہ مزید حساس ہو گیا تھا اور اسے صوبے البرٹا کی علیحدگی کی حمایت سمجھا گیا۔ ادھر علیحدگی کے حامیوں کا مؤقف ہے کہ وفاقی نظام میں البرٹا کی نمائندگی مناسب نہیں اور ماحولیاتی پالیسیاں صوبے کی تیل و گیس کی صنعت کو نقصان پہنچاتی ہیں تاہم وزیراعظم کارنی نے خبردار کیا کہ علیحدگی کی کوشش صوبے کو برسوں کی سیاسی تقسیم اور غیر یقینی صورت حال میں دھکیل سکتی ہے۔

جنوبی افریقہ میں شارک کا 'مہلک حملہ'، 65 سالہ خاتون کی موت، ایسٹرن بیچ تاحکم ثانی بند

ایسٹرن کیپ، (ایجنسی) جنوبی افریقہ کے صوبے ایسٹرن کیپ میں واقع شہر کوگوبو کے قریب منگل کو شارک کے حملے میں ایک خاتون کی موت واقع ہوگئی۔ ایس اے بی سی ٹی وی کی رپورٹ کے مطابق ساحلی شہر کوگوبو کے گرد و نواح پر مشتمل بفلوسٹی میونسپلٹی نے سوشل میڈیا پر جاری ایک بیان میں بتایا کہ شارک کے حملے کا افسوس ناک واقعہ اور ینٹ بیچ پر منگل کو پیش آیا۔ رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ شارک کے حملے میں ایک خاتون کی جان چلی گئی اور واقعے کے بعد اور ینٹ بیچ اور اس کے قریبی ایسٹرن بیچ کو تاحکم ثانی بند کر دیا گیا۔ 'روئٹرز' نے ایک عینی شاہد کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ 65 برس کی خاتون ایک گروپ کے ساتھ سمندر میں تیراکی کر رہی تھیں کہ اچانک انہوں نے اشارہ کیا کہ وہ مشکل میں ہیں۔ عینی شاہد نے مزید بتایا کہ ہم سب کو اندازہ ہو گیا تھا کہ انہیں شارک نے کاٹ لیا ہے اور وہ شدید زخمی ہو چکی تھیں۔ اُن کا یہ بھی کہنا تھا کہ خاتون کے جسم کے دو حصوں پر کافی گہرے زخم آئے تھے، ایک ران اور دوسرا بازو کے

اوپر والا حصہ شدید متاثر ہوا تھا۔ عینی شاہد نے اس حوالے سے یہ بھی بتایا کہ شارک کے حملے میں زخمی ہونے والی خاتون کو جب ساحل پر لایا گیا تو اُن کی موت واقع ہو چکی تھی۔ ایسٹرن کیپ پولیس کے مطابق جائے وقوعہ پر پہنچنے والے اہلکاروں کو خاتون کی نعش ملی، جس پر کھلے زخم موجود تھے۔ پولیس نے واقعے کی تحقیقات کے لیے باقاعدہ تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے۔

ٹرمپ انتظامیہ نے 3 لاکھ سے زائد امریکی ویزے منسوخ کر دیے

ملک میں امیگریشن کے خلاف وسیع پیمانے پر کارروائیاں جاری، گزشتہ چند ہفتوں کے دوران ویزے منسوخ کرنے کی رفتار میں نمایاں اضافہ

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی انتظامیہ نے اپنی دوسری مدتِ صدارت کے دوران اب تک 3 لاکھ سے زائد امریکی ویزے منسوخ کر دیے ہیں۔ امریکی محکمہ خارجہ نے یہ اعلان ایسے وقت میں کیا ہے جب وفاقی حکومت ملک میں امیگریشن کے خلاف وسیع پیمانے پر کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔ تازہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ گزشتہ چند ہفتوں کے دوران ویزے منسوخ کرنے کی رفتار میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ امریکی خبر رساں ادارے اے پی کے مطابق محکمہ خارجہ نے 10 اگست کو جاری کردہ ایک بیان میں بتایا تھا کہ جنوری 2025 میں ٹرمپ کی موجودہ مدتِ صدارت شروع ہونیکے بعد سے ایک لاکھ 75 ہزار سے زائد ویزے منسوخ کیے جا چکے ہیں۔ صدر ٹرمپ کا کہنا ہے کہ امیگریشن کے خلاف

کریک ڈاؤن اور ملک بدری کی مہم کا مقصد امریکہ میں داخلی سلامتی کو بہتر بنانا ہے تاہم انسانی حقوق کیلئے کام کرنے والے اداروں اور کارکنوں کا مؤقف ہے کہ ان کارروائیوں سے قانونی تقاضوں کے مطابق منصفانہ سماعت اور آزادیٔ اظہار کے حقوق کی خلاف ورزی ہوئی ہے اور ایک غیر محفوظ ماحول پیدا ہوا ہے۔ ان کے مطابق نسلی اقلیتوں کو خاص طور پر خدشات لاحق ہیں، جن میں نسلی بنیادوں پر امتیازی طور پر افراد کو نشانہ بنانا بھی شامل ہے۔ محکمہ خارجہ کے ترجمان ٹومی پیگوٹ نے 'ایکس' پر تازہ اعداد و شمار کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ٹرمپ انتظامیہ نے 'تاریخ کی کسی بھی دوسری امریکی انتظامیہ کے مقابلے میں زیادہ تیزی سے اور زیادہ تعداد میں ویزے منسوخ کیے ہیں۔' ٹومی پیگوٹ نے کہا کہ انتظامیہ ان غیر ملکی شہریوں کے معاملے میں 'صفر برداشت' کی پالیسی پر عمل پیرا ہے جو ویزے پر امریکہ میں مقیم ہوتے ہوئے قانون توڑتے ہیں، دھوکا دہی کرتے ہیں یا قومی سلامتی کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ انسانی حقوق کے کارکنوں نے جن ویزوں کی منسوخی پر خاص طور پر تنقید کی ہے، ان میں فلسطین کے حامی غیر ملکی مظاہرین کے ویزے بھی شامل ہیں۔ یہ مظاہرین غزہ پر امریکی اتحادی اسرائیل کے حملوں کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔ اسکے علاوہ قدامت پسند مبصر چارلی کرک کے قتل کے بارے میں سوشل میڈیا پر تبصرے کرنے والے بعض غیر ملکی شہریوں کے ویزے بھی منسوخ کیے گئے ہیں۔ غیر ملکی مظاہرین کو ملک بدر کرنے کی کوششوں کے ساتھ ٹرمپ انتظامیہ نے تارکینِ وطن اور ویزا درخواست گزاروں کی سوشل میڈیا سرگرمیوں کی جانچ پڑتال بھی سخت کر دی ہے۔ انسانی حقوق کے کارکنوں کا کہنا ہے کہ حکومت قومی سلامتی کے جواز کو ناقدین کو نشانہ بنانے کیلئے استعمال کر رہی ہے۔ ان کے مطابق دھوکا دہی کے چند انفرادی واقعات کو بنیاد بنا کر تارکینِ وطن کی پوری برادریوں کو بھی وسیع پیمانے پر نشانہ بنایا گیا ہے۔ ان میں ریاست مینیسوٹا کی صومالی نژاد امریکی برادری بھی شامل ہے۔ ٹرمپ نے 2024 کی انتخابی مہم کے دوران غیر قانونی امیگریشن روکنے کا وعدہ کیا تھا، تاہم ان کی انتظامیہ نے قانونی طریقے سے امریکہ آنے والوں کیلئے بھی امیگریشن کا عمل مشکل بنا دیا ہے۔ اس کی ایک مثال بعض اقسام کے ورک ویزوں کیلئے بھاری فیسوں کا نفاذ ہے۔

ہمارا ادارہ غزہ میں نسل کشی کی کورس میں قابض اسرائیل کا سہولت کار رہا ہے: بی بی سی کے اینکر کا اعتراف

لندن: برطانوی نشریاتی ادارے بی بی سی (BBC) کے ایک ممتاز اینکر نے انکشاف کیا ہے کہ ادارہ غزہ میں نسل کشی کی جنگ کی کورس میں 'قابض اسرائیل کا سہولت کار' رہا ہے۔ انہوں نے انتظامیہ پر قابض دشمن کے بیانیے کو اپنانے اور پٹی میں جاری مظالم کے لیے 'نسل کشی' کا لفظ استعمال کرنے سے گریز کرنے کا الزام عائد کیا۔

اسکاٹ لینڈ کے اخبار 'دی نیشنل' نے بی بی سی کے اندر موجود ایک سینئر ذرائع کے حوالے سے جنہوں نے اپنا نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بات کی نقل کیا ہے کہ ادارہ 'قابض اسرائیل کے ساتھ مکمل طور پر ملا ہوا تھا اور اس کے دلائل کو اس وقت بھی پیش کرتا رہا جب ناظرین کے لیے بھی یہ بات بالکل واضح تھی کہ غزہ میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ ایک بین الاقوامی رسوائی ہے'۔

خبر رساں ایجنسی صفا کی جانب سے ترجمہ کی گئی رپورٹ کے مطابق ذرائع نے مزید کہا کہ 'بی بی سی' نے قابض اسرائیل کی بات کو انتہائی غور سے سنا اور اس کے دفاعی دلائل کو ہی دوبارہ پیش کیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ یہ طریقہ کار اس کے صحافتی کردار سے مطابقت نہیں رکھتا، جس کی بنیاد مزید تحقیقات اور تفتیش پر ہونی چاہیے تھی۔

یہ گواہی فلسطین کے مقبوضہ علاقوں میں انسانی حقوق کے بارے میں اقوام متحدہ کی خصوصی رپورٹر فرانسسکا البانیز کی ایک نئی رپورٹ کے بعد سامنے آئی ہے، جس کا عنوان 'ملبے تلے سچائی: نسل کشی کے دور میں میڈیا' ہے، جس میں غزہ پر جنگ کی کوریج میں ادارے کی کارکردگی پر شدید تنقید کی گئی ہے۔

فرانسسکا البانیز نے بی بی سی کو اپنی اس رپورٹ میں پہلی اور بنیادی مثال کے طور پر مخصوص کیا ہے جو 26 اکتوبر سنہ 2026ء کو انسانی حقوق کونسل میں پیش کی جائے گی، جس میں انہوں نے مغربی میڈیا پر خبروں کی سرخیاں قائم کرنے کے انداز کے ذریعے قابض اسرائیل کی ذمہ داری پر پردہ ڈالنے کا الزام لگایا ہے۔

رپورٹ کے لیے کیے گئے ایک میڈیا تجزیے سے ظاہر ہوا کہ ادارے نے اپنی 83 فیصد سرخیوں میں یہی انداز اپنایا، اسی طرح 100 سے زائد ایسے واقعات کو بھی ریکارڈ کیا گیا جن میں بی بی سی کے پریزینٹرز نے ان خدشات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا کہ قابض اسرائیل نسل کشی کا ارتکاب کر رہا ہے، جبکہ اسی دوران قابض اسرائیلی رہنماؤں کے نسل کشی پر مبنی بیانات کو بھی کوریج نہیں دی گئی۔

ان ہتھکنڈوں پر تبصرہ کرتے ہوئے ادارے کے اندرونی ذرائع نے کہا کہ بی بی سی نے خود کو ایک ایسی پوزیشن میں ڈال دیا ہے جہاں وہ 'نسل کشی' کی اصطلاح استعمال کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا، انہوں نے اسے ایک سنگین غلطی قرار دیا اور مزید کہا کہ ادارہ طاقت کے ایوانوں کے سامنے سچ بولنے کے بنیادی صحافتی فریضے کو انجام دینے کے بجائے بے جا موضوعیت کے مفہوم کے پیچھے چھپنے کا میلان رکھتا ہے۔

اقوام متحدہ کی رپورٹ نے بی بی سی کی کوریج سے تاریخی سیاق و سباق اور قانونی فریم ورک کی غیر موجودگی پر بھی روشنی ڈالی، اور وضاحت کی کہ نکبہ، دہائیوں پر محیط غصب، اور 19 سال سے غزہ پر مسلط ظالمانہ محاصرے کے اشارے غائب یا نظر انداز ہیں، جبکہ سات اکتوبر سنہ 2023ء کو ہی دشمنی کی شروعات کا نقطہ بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔

دوسری طرف، سینٹر فار میڈیا مانیٹرنگ (CfMM) کے فیصل حنیف نے اس بات کی تصدیق کی کہ مرکز کی تحقیقات نے متاثرین کا ذکر کرتے وقت جذباتی زبان کے استعمال میں ایک بڑا تفاوت بے نقاب کیا ہے، انہوں نے اشارہ کیا کہ سنہ 2023ء اور سنہ 2024ء کی میڈیا تعصب کی رپورٹ میں یہ بات سامنے آئی کہ قابض اسرائیلی متاثرین کے لیے استعمال ہونے والی جذباتی زبان فلسطینی متاثرین کی نسبت 11 گنا زیادہ تھی۔ گولڈ سمتھ یونیورسٹی میں میڈیا کے پروفیسر ڈیس فریڈمین نے بی بی سی کے صحافیوں اور ملازمین کے درمیان پھیلی شدید برہمگی کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے ادارے کی کارکردگی سے شدید نفرت محسوس کرتے ہیں، لیکن ان کے پاس اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ خود سے کوئی احتجاج منظم کر سکیں۔

گزشتہ ستمبر میں، بی بی سی کے سابق ملازم محمد شلبی نے انکشاف کیا تھا کہ انہوں نے جنگ کی کوریج کی وجہ سے اپنی ملازمت چھوڑ دی ہے، انہوں نے کہا کہ ادارے نے اپنے ہی ساتھیوں کو نشانہ بنانے، اور فلسطینیوں کی تحقیر وانہیں انسانی درجے سے گرانے میں اپنا کردار ادا کیا، اور مزید کہا کہ انہیں ایسا محسوس ہونے لگا تھا کہ وہ بھی اس جرم میں برابر کے شریک بن چکے ہیں۔

قابض صہیونی عقوبت خانوں میں قید غزہ کے نو اسیران رہا، تشدد اور بھوک سے جسم ڈھانچے بن چکے

غزہ: قابض اسرائیلی افواج نے بدھ کی شام کرم ابو سالم کراسنگ کے ذریعے غزہ کی پٹی سے تعلق رکھنے والے نو فلسطینی اسیران کو آزاد کر دیا، جہاں سے ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی نے علاج اور دیکھ بھال کے لیے انہیں ناصر میڈیکل کمپلیکس منتقل کیا۔

رہائی پانے والے اسیران میں سامر عبد الکریم مرجان ابو عصر، ساکنہ غزہ، امین مازن امین شحیبر، مراد زاہر اسماعیل السلقاوی، حمادہ اسماعیل محمد العالول اور ولید جہاد امین برنخ شامل ہیں۔

اس فہرست میں نائل تیسیر نمر الیازجی، محمد طلال حسان النجار، محمد جمعہ صلاح بدوی اور ایمن محمد محمود ایوب ساکن غزہ بھی شامل ہیں۔

ان نو اسیران کی رہائی ایک ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب قابض صہیونی عقوبت خانوں اور حراستی مراکز میں غزہ کی پٹی کے ہزاروں فلسطینیوں کی غیر قانونی حراست مسلسل جاری ہے، جبکہ جبری گمشدگی اور اہل خانہ سے مکمل طور پر الگ تھلگ رکھنے کی پالیسی کا شکار ان قیدیوں کے مستقبل کے حوالے سے تشویشناک خدشات بڑھتے جا رہے ہیں۔

فلسطینی اسیران کے اداروں کی جانب سے جولائی سنہ 2026ء کے اوائل تک جاری کردہ تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق قابض صہیونی عقوبت خانوں میں قید فلسطینی اسیران اور قیدیوں کی تعداد تقریباً 9400 تک پہنچ چکی ہے، جن میں غزہ پٹی کے 1320 قیدی ایسے بھی شامل ہیں جنہیں قابض دشمن کے حکام نے 'غیر قانونی جنگجوؤں' کے زمرے میں ڈال رکھا ہے۔

ان اعداد و شمار میں قابض فوج کے عسکری اور خفیہ حراستی مراکز و کیمپوں، جن میں 'سدیہ تیمان' کیمپ بھی شامل ہے، میں قید ہزاروں مظلوم قیدی شامل نہیں ہیں، کیونکہ ان کی نگہداشت کے مقامات، حالت زار اور گرفتاری کے حالات کے بارے میں کوئی بھی کافی اور سرکاری معلومات دستیاب نہیں ہیں۔

نابلس اور الخلیل میں یہودی آباد کاروں کی غنڈہ گردی سے تین فلسطینی زخمی

نابلس (ایجنسی): مقبوضہ مغربی کنارے کے جنوبی علاقے الخلیل اور نابلس کے جنوب میں واقع اوصرین گاؤں پر یہودی آباد کاروں کے حملے کے دوران بدھ کی شام ایک فلسطینی شہری اصلی گولی لگنے سے زخمی ہو گیا، جبکہ مسافر یطا کے علاقے حوارہ میں اسی طرح کی ایک اور غنڈہ گردی کے دوران دو بچوں پر مرچوں کا سپرے چھڑکا گیا۔

فلسطینی ہلال احمر سوسائٹی نے بتایا کہ اس کے عملے نے اوصرین گاؤں میں ہاتھ پر گولی لگنے سے زخمی ہونے والے 40 سالہ شخص کا علاج کیا اور بعد میں انہیں علاج کے لیے ہسپتال منتقل کر دیا۔

مقامی ذرائع نے بتایا کہ یہودی آباد کاروں نے گاؤں میں زیتون کے پھل کی چنائی کے دوران کسانوں پر حملہ کیا اور ان پر سیدھی گولیاں چلائیں، جس کے نتیجے میں ایک شہری زخمی ہو گیا۔

ایک اور حملے میں مقبوضہ مغربی کنارے کے جنوب میں واقع الخلیل کے علاقے مسافر یطا کی بستی حوارہ کو نشانہ بنانے والے حملے کے دوران یہودی آباد کاروں نے دو فلسطینی بچوں پر مرچوں کے سپرے سے حملہ کر دیا۔

مقامی ذرائع کے مطابق، یہودی آباد کاروں نے علاقے میں گھس کر شہریوں کو اشتعال دلانا اور ان پر تشدد کرنا شروع کر دیا، جس کے بعد بچوں کی طرف مرچوں کا سپرے کر دیا گیا، تاہم ان کی چوٹوں کی نوعیت کے بارے میں مزید تفصیلات سامنے نہیں آسکی ہیں۔

یہ سفاکانہ حملے زیتون کی چنائی کے موسم کے دوران مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں فلسطینیوں، ان کی املاک اور زمینوں پر یہودی آباد کاروں کے بڑھتے ہوئے حملوں کے سایہ میں سامنے آ رہے ہیں، جس سے کسانوں کی اپنی زمینوں تک رسائی میں رکاوٹیں پیدا ہو رہی ہیں اور ان کی روزی روٹی کا ذریعہ خطرے میں پڑ رہا ہے۔

الخلیل کے جنوب میں واقع مسافر یطا کے علاقوں میں آبادی، چرواہوں، شہریوں کی املاک اور ان کے ذرائع معاش کو نشانہ بنانے والے مسلسل حملے دیکھے جا رہے ہیں، جس سے اس علاقے میں فلسطینیوں کی بقا اور وجود کے لیے خطرات مسلسل بڑھ رہے ہیں۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ
صحافت

غفلت کے باعث حادثات

کولکتہ کے چور باغان میں ہفتہ کو درگا پوجا پنڈال میں بھگدڑ مچنے سے کم از کم انیس افراد ہلاک اور دو درجن زخمی ہو گئے۔ ہفتہ کی دیر رات مدھیہ پردیش کے گوالیار ضلع میں قدیم شیتلا مندر کے قریب ایک تیز رفتار ٹرک کی ٹکر سے چودہ عقیدت مند ہلاک اور بتیس زخمی ہو گئے۔ مذہبی اجتماعات کے دوران اس طرح کے حادثات معمول بن چکے ہیں، جب کہ کسی ایک حادثے کا سبق یہ ہونا چاہیے کہ اس طرح کے واقعات کے اعادہ کو روکنے کے لیے ہر سطح پر انتظامات کیے جائیں۔ تاہم ایسا لگتا ہے کہ متواتر حادثات اور ہلاکتوں کے باوجود احتیاط کی ضرورت کو تسلیم نہیں کیا گیا۔ سوال یہ ہے کہ کیا کبھی کسی کو ایسی غفلت کا ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہے، یا کبھی ایسے واقعات کی روک تھام کے لیے کچھ کیا جاتا ہے؟ عام طور پر ایسے واقعات کے بعد حکومت فوری طور پر حادثے کی تحقیقات کرتی ہے، مجرموں کے خلاف سخت کارروائی کرتی ہے اور متاثرین یا ان کے اہل خانہ کے لیے معاوضے کا اعلان کرتی ہے۔ تاہم ایسے سانحات کی روک تھام کے لیے ضروری انتظامات کرنے میں کوئی سنجیدگی یا حساسیت نظر نہیں آتی۔ کولکتہ کے چوربگن پوجا پنڈال میں ایک بہت بڑا ہجوم تھا، اور لوگوں کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری تھا۔ لاؤڈ اسپیکر پر کوئی اعلان کیا گیا جس سے وہاں موجود افراد میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ لوگوں کے پاس بھاگنے کی کوشش کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ تاہم، تنگ جگہ اور ہجوم کی وجہ سے اس کا امکان بہت کم تھا۔ جب انہوں نے فرار ہونے کی کوشش کی تو صورتحال مزید بگڑ گئی جس کے نتیجے میں انیس جانیں ضائع ہوئیں۔ اسی طرح گوالیار کے شیتلا دیوی مندر میں بھی بڑی تعداد میں عقیدت مند دیوی کے درشن کے لیے جمع ہوئے تھے۔ دریں اثنا، دھان سے لدا ایک ٹرک اچانک سڑک کی ڈھلوان سے نیچے آ گیا اور مندر کے دروازے سے ٹکرانے سے پہلے عقیدت مندوں اور سڑک کے کنارے کی دکانوں کو کچل دیا۔ اس کے نتیجے میں مندر کی دیوار گر گئی اور کئی لوگ ملبے تلے دب گئے۔ کیا مقامی انتظامیہ کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ خاص مواقع پر بڑی تعداد میں عقیدت مند شیتلا دیوی ماتا کے مندر میں آتے ہیں؟ بھاری گاڑیوں کے گزرنے پر کوئی پابندی کیوں نہیں لگائی گئی؟ ستم ظریفی یہ ہے کہ مذہبی تقریبات اور مقامات پر بڑے ہجوم کی توقع کی جاتی ہے، اور تشہیر بھی کی جاتی ہے، لیکن مناسب انتظامات کو یقینی بنانے پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔ لاپرواہی اور بے حسی کی وجہ سے مذہبی تقریبات، مقامات یا سیاسی جلسوں میں بھگدڑ میں لوگوں کے مرنے کی خبریں اکثر آتی رہتی ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ایسے حادثات کی وجہ اکثر ایک ہی ہونے کے باوجود کوئی احتیاط نہیں برتی جاتی۔ یہاں تک کہ کولکتہ میں، تنگ جگہ اور لوگوں کے زیادہ ہجوم کے باوجود بھیڑ کے انتظام یا کسی حادثے کی صورت میں بچاؤ یا راحت کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ ایسے واقعات میں معصوم اور بے گناہ لوگ جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں، پھر بھی اس حوالے سے کوئی حساسیت نظر نہیں آتی کہ کس کا احتساب کیا جائے، کیا کارروائی کی جائے، مستقبل میں بڑے ہجوم پر ہونے والے واقعات کے لیے کیا ہدایات جاری کی جائیں اور ان پر کس حد تک عمل درآمد کیا جائے۔

غزل

محی الدین وارث مسقط

اب کسی سے مجھے محبت ہو
آپ کو کیوں بھلا شکایت ہو

پھر غزل طرز میر میں کہیے
آج محفل میں پھر قیامت ہو

زخم دل دیکھنے ہی آ جائیں
آپ کو جب کبھی بھی فرصت ہو

ہیں دعا گو ہمارے ماں اور باپ
کیوں نہ گھر میں ہمارے برکت ہو

ان کو سر پہ بٹھانا لازم ہے
جن کے قدموں کے نیچے جنت ہو

اس پہ واجب ہے آنسوؤں کی زکوٰۃ
پاس جس کے غموں کی دولت ہو

لو وفا لے کے آ گئے وارث
جو بھی دنیا میں اس کی قیمت ہو

☆☆

انتخابی چکرویو میں نتن یاہو

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

اسرائیلی کنیسٹ (پارلیمنٹ) کیلئے 27 اکتوبر کو ووٹنگ ہونے والی ہے۔ جس میں حصہ لینے کے لیے تقریباً 38 جماعتوں نے اندراج کرایا ہے لیکن یہ انتخابات چھ بار وزیراعظم رہنے والے نتن یاہو کے لیے محض اقتدار کی ایک اور جنگ نہیں، بلکہ ان کی سیاسی حکمت عملی، سلامتی کے دعوے، جنگ کے اثرات، معاشی بحران اور عوامی اعتماد کا امتحان ہیں۔ ان کے سامنے اس بار سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ کیا وہ اپنے روایتی حامیوں اور مذہبی و قوم پرست جماعتوں کو متحد رکھ کر اقتدار بچا پائیں گے، کیا ان کا طویل سیاسی تجربہ کام آ پائے گا یا اپوزیشن کی صف بندی ان کے سیاسی سفر پر بریک لگا دے گی؟

انتخابات سے قبل رائے عامہ کے جائزوں کو عموماً سیاسی مستقبل کی پیش گوئی کا معتبر ذریعہ سمجھا جاتا ہے لیکن اسرائیل کے انتخابی تاریخ بتاتی ہے کہ سروے ہمیشہ عوام کے حقیقی رجحانات کی درست تصویر پیش نہیں کرتے۔ ماضی میں کئی بار پیش گوئیاں غلط ثابت ہوئی ہیں۔ 2006 میں رافی ایتان کی قیادت والی پنشنرز پارٹی گیل کو سروے میں صرف دو نشستیں ملنے کی پیشین گوئی کی گئی تھی لیکن انتخابات میں اسے سات نشستوں پر کامیابی ملی۔ اسی طرح 2021 میں نفتالی بینیٹ کی یامینا پارٹی کو سروے میں 14 سے 16 نشستیں ملنے کی توقع ظاہر کی تھی، لیکن اسے صرف سات نشستیں حاصل ہوئیں۔ اس کے باوجود بینیٹ وزیراعظم بن گئے یہ مثالیں بتاتی ہیں کہ انتخابی سروے عوامی رجحانات کی مکمل ترجمانی نہیں کرتے۔

حقیقت یہ ہے کہ ایسے پری پول سروے سیاسی ہتھیار ہیں، جن کا استعمال ووٹروں کو متاثر کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ ان میں سے ہر سروے کو کوئی نہ کوئی کراتا ہے۔ چاہے وہ کوئی نیوز چینل ہو جس کی اپنی ادارتی رائے ہو، یا کوئی سیاسی پارٹی جو ماحول بنانا چاہتی ہو۔ نتیجے اکثر سروے سے مختلف آتے ہیں۔ پچھلے دنوں چینل 12 نے اسرائیل کے دونوں بڑے سیاسی گروپوں کو 52،52 نشستوں پر برابر دکھایا، جبکہ چینل 14 نے نتن یاہو کے اتحاد کو 63 نشستوں کی برتری دی۔ دوسری طرف بعض میڈیا رپورٹس میں ان کے اتحاد کو 51 سے 52 نشستیں ملنے کا اندازہ ظاہر کیا ہے۔ اسرائیل کی 120 رکنی کنیسٹ میں حکومت بنانے کیلئے 61 نشستیں ضروری ہیں۔ سروے کے ان متضاد نتائج سے واضح ہے کہ انتخابی مقابلہ کتنا غیر یقینی ہے۔

لیکوڈ پارٹی نتن یاہو کی قیادت والی سب سے بڑی دائیں بازو کی جماعت ہے۔ اس کے ساتھ دائیں بازو، انتہا پسند قوم پرست اور مذہبی پارٹیاں برسر اقتدار اتحاد کا حصہ ہیں۔ نتن یاہو کو کاؤنٹر کرنے کے واسطے یار لاپڈ کی سربراہی والی 'یش اتید' جیسی اعتدال پسند جماعت میں دیگر نتن یاہو مخالف یہودی پارٹیاں شامل ہیں۔ اس گروپ کا بنیادی مقصد بنیامن نتن یاہو کو اقتدار سے ہٹانا اور ایک متبادل حکومت بنانا ہے۔ تیسرا گروپ اسرائیل کے سابق آرمی چیف گادی آئی زینکوٹ کے ذریعہ تیار کیا گیا ہے۔ نئی پارٹی "یشار" نے نعم البدل کی شکل میں ابھری ہے جو دونوں بڑے گروپوں کو ٹکر دے رہی ہے۔ "راعام" اور جوائنٹ لسٹ جیسی عرب سیاسی پارٹیاں بھی سیٹوں کے لیے مقابلہ کر رہی ہیں۔ جو کسی بھی اتحاد کا کھیل بگاڑنے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔

انتخابات میں تقریباً ایک لاکھ 70 ہزار ڈیوٹی پر تعینات فوجی ووٹ کرنے والوں کی دسترس سے دور ہوتے ہیں۔ ٹھیک سے دیکھا جائے، اکیلے ہی اتنے ووٹ کسی پارٹی کو ضروری حد پار کرانے کے لیے کافی ہو سکتے ہیں۔ تقریباً 66 ہزار سے زیادہ نئے تارکین وطن اور ایک لاکھ 18 ہزار سے زائد عرب نوجوان پہلی مرتبہ اسرائیلی انتخابات میں ووٹ ڈالنے والے ہیں۔ پہلی بار ووٹ دینے والوں کی سنامی اس انتخاب میں دکھائی دے گی۔ لیکن، کیا فرسٹ ٹائمر ووٹر نتن یاہو کو پسند کرتے ہیں؟ پہلی بار ووٹ دینے والے والوں کی مجموعی تعداد تقریباً چھ لاکھ ہے، جن کی عمر 18 سے 22 سال کے بیچ ہے۔ ان ووٹروں کا رجحان انتخابی نتائج اور حکومت سازی کے امکانات پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔

ایک کروڑ سے زیادہ آبادی والے اسرائیل میں 67 لاکھ 88 ہزار 804 رائے دہندگان رجسٹرڈ ہیں۔ اسرائیلی انتخاب میں بیلٹ پیپر کا استعمال ہوتا ہے۔ 'اسرائیل ڈیموکریسی انسٹی ٹیوٹ' کے مطابق، سائبر حملوں اور انتخابی نتیجوں میں ہیر پھیر سے بچنے کے لیے اسرائیل نے الیکٹرانک ووٹنگ سے فاصلہ بنایا ہوا ہے۔ بیلٹ پیپر ہونے کی وجہ سے نتن یاہو کوئی کھیل نہیں کر سکتے۔ دی ٹائمز آف اسرائیل اور دی گارجین جیسی میڈیا رپورٹس پر بھروسہ کریں تو نتن یاہو پچھڑتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ ان رپورٹس کی وجہ سے نتن یاہو کا بلڈ پریشر بڑھا ہوا ہے۔

نتن یاہو کے لیے سب سے سنگین مسئلہ سات اکتوبر 2023 کے حماس حملوں کے بعد پیدا ہونے والا سلامتی کا بحران ہے۔ ان حملوں نے اسرائیل کے دفاعی اور انٹیلی جنس نظام کی کارکردگی پر سوالات اٹھائے۔ اپوزیشن ان ناکامیوں کی تحقیقات اور سیاسی قیادت کے احتساب کا مطالبہ کر رہی ہے۔ نتن یاہو کے حامیوں کا کہنا ہے کہ ذمہ داری کا تعین صرف وزیراعظم تک محدود نہیں ہونا چاہیے، جبکہ مخالفین کے نزدیک اتنے بڑے سانحے کے بعد قیادت کا جواب دہ ہونا ضروری ہے۔ ان الزامات اور اختلافات کے درمیان آزادانہ تحقیقات ہی حقائق واضح کر سکتی ہیں۔

اپوزیشن لیڈران نے آئینی تبدیلی کا عہد کیا ہے، انہوں نے قومی ذمہ داریوں کی منصفانہ تقسیم، سات اکتوبر کی ناکامیوں کی تحقیقات کے لیے ریاستی کمیشن، امریکی پیٹرن پر وزیراعظم کے عہدے کی مدت محدود کرنے اور ایک آئین پر عمل کرنے جیسے مطالبات پیش کیے ہیں۔ اگر یہ جماعتیں اختلافات کے باوجود مشترکہ حکمت عملی اپنانے میں کامیاب ہوئیں تو نتن یاہو کے لیے اکثریت حاصل کرنا مشکل ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر اپوزیشن منتشر رہی تو نتن یاہو اپنے روایتی اتحادیوں کی مدد سے دوبارہ اقتدار حاصل کر سکتے ہیں۔

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا رویہ بھی اہم ہے۔ نتن یاہو اور ٹرمپ کے قریبی تعلقات اسرائیل اور امریکہ کے سیاسی روابط کی نمایاں علامت رہے ہیں۔ تاہم اگر ٹرمپ اسرائیلی داخلی سیاست سے فاصلہ بناتے ہیں تو نتن یاہو کے لیے یہ علامتی دھچکا ہو سکتا ہے۔ اسرائیل کے ذریعہ غزہ میں فلسطینی شہریوں کی ہلاکت، وسیع پیمانے پر بے گھری، رہائشی علاقوں اور بنیادی ڈھانچے کی تباہی اور متاثرین تک مدد نہ پہنچنے دینے کی اسرائیلی پالیسیوں کی عالمی سطح پر سخت مذمت اور نتن یاہو کو صدی کی سب سے قابل نفرت شخصیت بنا دیا ہے۔ ساتھ ہی حماس کے حملوں کو روکنے، اسرائیلی یرغمالیوں کی واپسی میں ناکامی اور جنگ بندی کے لیے قابل اعتماد سیاسی راستہ نہ نکال پانے کی وجہ سے بھی اسرائیلی عوام نتن یاہو سے ناراض ہیں۔ بدعنوانی کے مقدمات نے بھی ان کی ساکھ کو متاثر کیا ہے۔ اس کے باوجود اسرائیلی انتخابات کا فیصلہ وہاں کے عوام اپنے تجربات اور ترجیحات کی بنیاد پر کریں گے۔

بھارت میں بھی نتن یاہو کی سیاست پر رائے منقسم ہے۔ بعض قوم پرست حلقے ان کی قیادت کو پسند کرتے ہیں، جبکہ انسانی حقوق کے کارکن اور فلسطینی عوام کے حامی ان کی حکومت کی پالیسیوں پر تنقید کرتے ہیں۔ انڈیا اور اسرائیل کے مضبوط دفاعی و سفارتی تعلقات اپنی جگہ اہم ہیں، لیکن زیادہ دانش مندانہ راستہ یہی ہے کہ اسرائیل کے ساتھ تعلقات برقرار رکھتے ہوئے فلسطینی عوام کے جائز حقوق اور ایک منصفانہ امن کی حمایت بھی کی جائے۔ کسی ایک رہنما کی انتخابی کامیابی یا ناکامی کو دونوں ملکوں کے تعلقات کا واحد پیمانہ بنانا خارجہ پالیسی کو شخصی وابستگیوں تک محدود کر سکتا ہے۔

نتن یاہو کے سامنے اصل سوال یہ ہے کہ کیا قوم پرستی، سلامتی کے وعدوں اور اتحادی جماعتوں کی حمایت کے ذریعے وہ عوامی بے اعتمادی پر قابو پا سکیں گے؟ اسرائیل کی سیاست میں ان کا تجربہ اور سیاسی بقا کی صلاحیت غیر معمولی رہی ہے، لیکن اس بار سات اکتوبر کی ناکامیوں، جنگ کے اثرات اور اپوزیشن کے مطالبات نے مقابلے کو زیادہ پیچیدہ بنا دیا ہے۔ آخرکار اسرائیل کے انتخابات کا فیصلہ کسی ایک تصویر، نعرے، سروے یا عالمی رہنما کی حمایت سے نہیں ہوگا۔ اصل فیصلہ ووٹروں کے اس سوال میں پوشیدہ ہے کہ انہیں اپنے مستقبل کے لیے کس قیادت پر زیادہ اعتماد ہے۔ کیا وہ تجربے کے نام پر نتن یاہو کو ایک اور موقع دیں گے، یا احتساب اور تبدیلی کے حق میں فیصلہ سنائیں گے؟

جمہوریت کا حسن یہی ہے کہ طویل اقتدار بھی دائمی نہیں ہوتا اور مضبوط ترین سیاسی رہنما بھی عوام کے سامنے جواب دہ ہوتا ہے۔ نتن یاہو انتخابی چکرویو توڑ پاتے ہیں یا نہیں، اس کا جواب ووٹوں کی گنتی دے گی۔ لیکن ان کے لیے اصل آزمائش صرف ایک بار پھر وزیراعظم بننا نہیں، بلکہ اس اعتماد کو بحال کرنا ہے جسے سلامتی کے بحران، جنگ اور سیاسی تقسیم نے گہرا نقصان پہنچایا ہے۔ خطے میں پائیدار امن، فلسطینیوں کی آزادی، مساوات انسانی وقار، انصاف اور جواب دہی کو یقینی بنانا ہوگا۔ اگر اس امتحان میں اسرائیلی قیادت ناکام رہی تو اقتدار میں نتن یاہو رہیں یا کوئی اور علاقے کے سیاسی بحران کا مستقل حل اور عوامی اعتماد کی بحالی ممکن نہیں ہوگی۔

□□□

ستاروں سے آگے: پروفیسر مظہر آصف کی قیادت کے دو سال

ڈاکٹر شہباز عالم
اسسٹنٹ پروفیسر، جے این یو

ہر چمن کو صدیوں انتظار رہتا ہے کہ کوئی ایسا صاحبِ نظر آئے جو شاخوں کو سمت اور کلیوں کو موسم عطا کرے۔ اقبال نے اسی دائمی آرزو کو ایک شعر میں سمیٹ دیا تھا:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

24 اکتوبر 2024 کو پروفیسر مظہر آصف نے جامعہ ملیہ اسلامیہ کے سولہویں وائس چانسلر کی حیثیت سے ذمہ داری سنبھالی تو جامعہ برادری کے سامنے ایک ہی سوال تھا: ایک صدی سے زائد قدیم یہ دانش گاہ اپنے شاندار ماضی کو روشن مستقبل میں کس طرح ڈھالے گی؟ اسی مہینہ، 24 اکتوبر 2026 کو، ان کی قیادت کے دو سال مکمل ہو رہے ہیں، اور یہ موقع ہے کہ ٹھہر کر دیکھا جائے کہ ان دو برسوں میں کیا ہوا اور آگے کیا ہونا باقی ہے۔ اس تحریر کا دعویٰ یہ نہیں کہ دو برس میں منزل مل گئی؛ دعویٰ یہ ہے کہ سمت درست ہے، رفتار تیز ہے اور ارادہ بلند۔ یہ دعویٰ جذبات پر نہیں، ان حقائق پر قائم ہے جو جامعہ کے سرکاری اعلامیوں اور عالمی و قومی درجہ بندی کے اداروں کے ریکارڈ میں موجود ہیں؛ اسی لیے جہاں حوالہ جامعہ کے اپنے اعلامیوں کا ہے، وہاں اس کی صراحت کر دی گئی ہے۔ جو تعریف حقائق پر کھڑی ہو، وہی ممدوح کے شایانِ شان بھی ہوتی ہے اور قاری کے اعتماد کے لائق بھی۔

جامعہ کے وائس چانسلر کی کرسی پر آج ایک ایسی شخصیت فائز ہے جس کا اصل تعارف انتظامی عہدہ نہیں، علمی سفر ہے۔ پروفیسر مظہر آصف جواہر لعل نہرو یونیورسٹی کے اسکول آف لینگویجز میں تدریس سے وابستہ رہے؛ فارسی زبان و ادب، تصوف اور قرونِ وسطیٰ کی ہندوستانی تاریخ ان کے علمی میدان ہیں۔ فارسی، انگریزی اور آسامی زبانوں میں ان کی نو کتابیں شائع ہو چکی ہیں، جن میں فارسی – آسامی – انگریزی کی ایک جامع لغت بھی شامل ہے۔ وہ قومی تعلیمی پالیسی 2020 کی مسودہ ساز کمیٹی کے رکن رہے ہیں، نیز نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اوپن اسکولنگ اور قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان جیسے اداروں میں بھی ذمہ داریاں نبھا چکے ہیں۔

یہ پس منظر محض سوانحی تفصیل نہیں، قیادت کے اندازِ فکر کی کنجی ہے۔ جس شخص نے تعلیمی پالیسی کی تشکیل میں حصہ لیا ہو، وہ اس کے نفاذ کی مشکلات کو باہر سے نہیں، اندر سے سمجھتا ہے؛ اور جس نے لغت نویسی جیسا صبر آزما کام کیا ہو، وہ جانتا ہے کہ جس طرح لغت لفظ لفظ مرتب ہوتی ہے، اسی طرح بڑے ادارے بھی اینٹ اینٹ اور فیصلہ فیصلہ تعمیر ہوتے ہیں۔

کیو ایس ورلڈ یونیورسٹی رینکنگز میں جامعہ نے 2026 کے ایڈیشن میں 900–851 کے بینڈ سے آگے بڑھ کر 770–761 کا بینڈ حاصل کیا، اور 2027 کے ایڈیشن میں 686 ویں مقام تک پہنچ گئی۔ یہ اس کی اب تک کی بلند ترین کیو ایس درجہ بندی ہے، اور اس کے ساتھ جامعہ ہندوستان کے اوّلین بیس اداروں میں شامل ہو گئی۔ یعنی صرف دو ایڈیشنوں میں ایک وسیع بینڈ سے نکل کر انفرادی رینک تک کا سفر طے ہوا۔ ٹائمز ہائر ایجوکیشن (THE) کی 2026 کی فہرست (اکتوبر 2025) میں جامعہ 600–501 کے بینڈ سے ترقی کر کے 500–401 کے بینڈ میں پہنچی؛ وہ ملک کی بلند ترین درجہ بندی والی مرکزی یونیورسٹی اور تمام اداروں میں تیسرے مقام پر رہی۔ ستمبر 2026 میں جاری ہونے والی THE 2027 کی فہرست اب تک کا سب سے بڑا ایڈیشن ہے، جس میں 2,297 جامعات اور ہندوستان کے ریکارڈ 143 ادارے شامل ہیں؛ اس فہرست میں جامعہ 550–501 کے بینڈ میں ہے اور ملک کے اوّلین چھ اداروں میں شمار ہوتی ہے۔

یہاں اقبال کی وہ نصیحت یاد آتی ہے جو ہر

سالک اور ہر ادارے کے لیے ہے:

تو رہ نوردِ شوق ہے، منزل نہ کر قبول
لیلیٰ بھی ہم نشیں ہو تو محمل نہ کر قبول

درجہ بندی کا کوئی سال روشن ہو یا ذرا کم روشن، دونوں راہ کے سنگِ میل ہیں، منزل نہیں۔ قیادت کا امتحان یہی ہے کہ وہ کامیابی پر ٹھہر نہ جائے اور اتار چڑھاؤ سے گھبرا کر راستہ نہ بدلے۔

بین الاقوامی شناخت کے فوائد حقیقی ہیں، یعنی تحقیقی تعاون، اساتذہ و طلبہ کا تبادلہ اور مشترکہ علمی منصوبے؛ لیکن ہر درجہ بندی کا اپنا پیمانہ اور اپنا طریقۂ کار ہے، اور کوئی بھی جدول کسی جامعہ کی علمی، سماجی اور فکری خدمات کا مکمل احاطہ نہیں کرتا۔ نیشنل انسٹی ٹیوشنل رینکنگ فریم ورک (NIRF) 2025 میں جامعہ نے مجموعی زمرے میں 13واں مقام برقرار رکھا اور یونیورسٹی زمرے میں چوتھی پوزیشن حاصل کی۔ اسی سال پہلی بار متعارف ہونے والے پائیدار ترقیاتی اہداف (SDG) کے زمرے میں جامعہ ملک میں تیسرے نمبر پر رہی، جب کہ آرکیٹیکچر میں پانچواں اور قانون میں آٹھواں مقام حاصل ہوا۔

ان کامیابیوں کے موقع پر جاری ہونے والے اعلامیوں میں ایک بات نمایاں رہی: وائس چانسلر اور رجسٹرار پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی نے مبارک باد کا دائرہ پوری جامعہ برادری تک پھیلایا، اور اساتذہ، غیر تدریسی عملے، طلبہ اور انٹرنل کوالٹی ایشورنس سیل (آئی کیو اے سی) کی ٹیم کو خاص طور پر شاملِ تحسین کیا۔ کامیابی کو اجتماعی سرمایہ سمجھنے کا یہ سلیقہ قیادت کا وہ وصف ہے جو کم یاب بھی ہے اور قابلِ قدر بھی۔ فردوسی نے علم اور قوت کا رشتہ ایک شعر میں باندھ دیا تھا:

توانا بود ہر کہ دانا بود
ز دانش دل پیر برنا بود

یعنی جو صاحبِ علم ہے وہی صاحبِ قوت ہے، اور علم سے بوڑھا دل بھی جواں ہو جاتا ہے۔ جامعہ کی تعلیمی توسیع اسی یقین کا عملی اظہار ہے۔ سرکاری اعلامیے کے مطابق جامعہ ان اوّلین مرکزی جامعات میں شمار ہوتی ہے جنھوں نے اپنے تمام کورسوں میں قومی تعلیمی پالیسی 2020 کا مکمل نفاذ کیا۔ سیشن 26–2025 میں جرمن اور جاپانی علوم میں بی اے (آنرز) اور بچوں کی رہنمائی و مشاورت میں ایڈوانسڈ ڈپلومہ متعارف ہوئے، اور ہندوستانی علمی روایات (آئی کے ایس) کے فریم ورک کے تحت متعدد کورس شروع کیے گئے۔

ایک دیرینہ کمی کو دور کرنے کی راہ بھی کھلی: جامعہ بیچلر آف لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنس کا کورس 1985 سے بغیر مستقل اساتذہ چلا رہی تھی، اور وزارتِ تعلیم نے اب شعبۂ لائبریری و انفارمیشن سائنس کے قیام کے لیے چھ تدریسی اسامیوں کی منظوری دی ہے۔ اسی طرح دندان سازی کی فیکلٹی میں ایم ڈی ایس کے آغاز کے لیے مالی معاونت بھی ملی ہے۔

سیشن 27–2026 کے لیے 30 نئے پروگراموں کا اعلان، چار سالہ انڈر گریجویٹ پروگرام (FYUP) میں متعدد بار داخلے کی سہولت اور تمام کورسوں کی فیس میں اضافہ نہ کرنے کا فیصلہ اسی تسلسل کی کڑیاں ہیں۔ داخلہ امتحان کے تین نئے مراکز، یعنی جے پور، دہرادون اور کشن گنج کے اضافے سے مراکز کی تعداد 11 ہو گئی، تاکہ دور دراز کے طلبہ کے لیے جامعہ کا دروازہ کچھ اور قریب آ جائے۔ البتہ تعلیمی توسیع کی اصل کسوٹی پروگراموں کی گنتی نہیں، معیار ہے: اہل اساتذہ، بنیادی سہولتیں، عملی تربیت اور طلبہ کے نتائج۔ یہ ذمہ داری آنے والے برسوں میں بھی مسلسل نگرانی کی متقاضی رہے گی۔ سعدی نے صدیوں پہلے انسانیت کی وحدت کا جو نقشہ کھینچا، وہ آج کی بین الاقوامی علمی شراکت کا بھی بہترین عنوان ہے:

بنی آدم اعضای یک دیگرند
کہ در آفرینش ز یک گوہرند
چو عضوی بہ درد آورد روزگار
دگر عضوہا را نماند قرار

جامعہ کی تاسیس میں یہ روح شروع ہی سے کارفرما رہی ہے کہ علم کسی ایک خطے یا طبقے کی میراث نہیں۔ اسے ادارہ جاتی شکل دینے کے لیے، اعلامیوں کے مطابق، انتظامیہ نے بین الاقوامی تعلقات، تعلیمی امور اور سابق طلبہ کے الگ ڈین کے دفاتر قائم کیے۔ غیر ملکی طلبہ کے اورینٹیشن پروگرام میں 15 سے زائد ممالک کے سفرا اور ثقافتی اتاشی مدعو ہوئے؛ انڈونیشیا کی 18 جامعات کے وفد کی میزبانی کی گئی، جو آئندہ مفاہمتی معاہدوں کی بنیاد بن سکتی ہے؛ اور فروری 2026 میں ارجنٹائن کی ایک جامعہ کے ساتھ تعاون کا معاہدہ طے پایا۔ سارک ممالک، مغربی ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے طلبہ کے لیے خطہ وار فیس ڈھانچہ بھی متعارف کرایا گیا۔

میرے لیے، جو فارسی کا ادنیٰ خادم ہوں، ایرانیات ہال کا افتتاح خاص معنی رکھتا ہے۔ فارسی صدیوں تک ہند و ایران کے درمیان علم و تہذیب کا پل رہی، اور اس ہال کا مقصد ایران کے ساتھ ثقافتی فہم اور تحقیق کو آگے بڑھانا ہے۔ ایک فارسی دان وائس چانسلر کی قیادت میں اس رشتے کا ادارہ جاتی اعتراف کوئی اتفاق نہیں، ایک فطری تسلسل ہے۔ اقبال نے فارسی میں انسانیت کا جو معیار مقرر کیا، وہ ہر منتظم کے لیے کسوٹی ہے:

آدمیت احترامِ آدمی
باخبر شو از مقامِ آدمی

2026 کے نوبل انعام برائے ادب سے سرفراز ہونے والی "محترمہ این کارسن۔ "Anne Carson"

ڈاکٹر جی۔ ایم۔ پٹیل (پونہ)

کینیڈین شاعرہ، مضمون نگار اور ماہرِ کلاسیکیات 2026 کا نوبل انعام برائے ادب سے سرفراز ہونے والی محترمہ این کارسن ہیں۔ محترمہ این کارسن (Anne Carson) کو ان کے جرات مندانہ اور تخلیقی کام کے لیے دیا گیا ہے، جس نے کلاسیکی روایت کے ساتھ ایک دلچسپ مکالمے کے ذریعے عصری ادب کے لیے نئی صورتیں تشکیل دی ہیں۔

انعامی رقم: 12 ملین سویڈش کرونز تقریباً 1.2 ملین امریکی ڈالر 900,000 برطانوی پاؤنڈ۔

این کارسن نے مختلف یونیورسٹیوں میں کلاسیکی زبانوں — یعنی لاطینی اور قدیم یونانی — کی تدریس کی ہے۔ ایک مصنفہ کے طور پر، آپ کی کلام میں دیگر ادبی اصناف، جیسے کہ نثر اور ڈرامے کی آمیزش ہوتی ہے۔ آپ نے متعدد تخلیقی مضامین کا ترجمہ بھی کیا ہے۔

کارسن اب 'آئس لینڈ' میں رہتی ہیں اور ان کے پاس 'کینیڈا' اور 'آئس لینڈ' دونوں کی شہریت ہے۔ این کارسن کی تخلیقات کا تعلق اکثر قدیم یونانی متن اور دیومالائی قصوں (myths) سے ہوتا ہے۔ آپ کی عصری کہانیوں میں تاریخی شخصیات اور اساطیر قدیم افسانوی کہانیاں، بہادر کردار کی کہانیوں کا ذکر ملتا ہے، جن میں اکثر غم اور محبت جیسے موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ ادبی نقاد (Ingrid Elam) کے مطابق، کارسن اپنے ادب کے ذریعے "ایک ہی وقت میں تمام ادوار میں موجود رہنے" کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ ایلام کا یہ بھی ماننا ہے کہ کارسن کو پڑھنا ایک پر لطف تجربہ ہے؛ ان کے ہاں مزاح کا ایک لطیف احساس پایا جاتا ہے، خاص طور پر جب وہ کلاسیکی ادب اور اس کے کرداروں کے ساتھ یوں پیش آتی ہیں جیسے وہ ان کے دوست اور ہم عصر ہوں۔ این کارسن کو قدیم یونان میں دلچسپی اس وقت پیدا ہوئی جب وہ تقریباً پندرہ برس کی تھیں۔ کینیڈا کے صوبے اونٹاریو کی ایک کتابوں کی دکان پر، انہیں قدیم یونان کی شاعرہ 'سیفو' (Sappho) کی نظموں کا ایک مجموعہ ملا۔ سیفو ساتویں صدی قبل 2026 مسیح میں جزیرہ لیزبوس (Lesbos) میں رہتی تھیں اور قدیم دور میں ہی انہیں عظیم ترین شعرا میں شمار کیا جاتا تھا۔ انہوں نے محبت، حسد اور جدائی یا نقصان جیسے موضوعات پر شاعری کی۔ کارسن کو کتابوں کی دکان سے جو کتاب ملی، اس میں سیفو کی نظمیں

یونانی اور انگریزی دونوں زبانوں میں موجود تھیں۔ کارسن کو یہ کتاب انتہائی دلچسپ لگی اور انہوں نے اسے خرید لیا۔ بعد ازاں، انہوں نے سیفو اور قدیم یونانی زبان دونوں کا مطالعہ کیا، اور اس یونانی شاعرہ کی تخلیقات کا ترجمہ بھی کیا۔

این کارسن 21 جون 1950 کو کینیڈا کے شہر ٹورنٹو میں پیدا ہوئیں۔ ان کے والد محترم ایک بینکر تھے اور ان کی پرورش کینیڈا کے کئی چھوٹے قصبوں میں ہوئی۔ سن 1965 میں، جب آپ اونٹاریو کے علاقے 'سٹونی کریک' میں رہائش پذیر تھیں، تو ہیملٹن کے ایک مال میں انہیں سیفو (Sappho) کے تخلیقی کاموں کا ایک دولسانی یونانی اور انگریزی نسخہ ملا، جسے ولس بارنسٹون نے مرتب اور ترجمہ کیا تھا۔ اس واقعے نے قدیم یونانی ادب کے ترجمے کے لیے ان کے اندر ایک گہرا شوق بیدار کر دیا۔ 'بشپ ریان کیتھولک سیکنڈری اسکول' میں، دوپہر کے کھانے کے وقفے کے دوران، لاطینی زبان کے استاد نے انہیں رضاکارانہ طور پر پڑھایا۔

سن 1968 میں، کارسن نے 'یونیورسٹی آف ٹورنٹو' 'سینٹ مائیکلز کالج' میں داخلہ لیا، لیکن اپنی آرٹس کی ڈگری کے لیے لازمی مضامین — جیسے کہ جان ملٹن پر مبنی ایک لازمی کورس — سے وہ بیزار ہو گئیں۔ انہوں نے اپنے پہلے اور دوسرے تعلیمی سال کے اختتام پر دو بار تعلیم ادھوری چھوڑ دی اور اس کے بجائے کچھ عرصے کے لیے 'گرافک آرٹس' کے شعبے میں کام کیا۔ بالآخر وہ یونیورسٹی آف ٹورنٹو واپس آئیں، جہاں انہوں نے 1974 میں 'بیچلر آف آرٹس'، 1975 میں 'ماسٹر آف آرٹس') کلاسیکی علوم میں (، اور 1981 میں 'پی ایچ ڈی' کلاسیکی علوم میں کی ڈگریاں مکمل کیں۔ انہوں نے یونیورسٹی آف سینٹ اینڈریوز میں ایک سال تک یونانی عروض (Greek metrics) اور تنقیدِ متن (textual criticism) کا مطالعہ بھی کیا۔

کارسن نے یونیورسٹی آف ٹورنٹو سے اپنی پی ایچ ڈی مکمل کرنے سے قبل 1979 میں یونیورسٹی آف کیلگری سے کلاسیکی علوم (Classics) کی تدریس کا آغاز کیا۔ سن 1980 میں، وہ پرنسٹن یونیورسٹی سے وابستہ ہو گئیں، جہاں انہوں نے پہلے انسٹرکٹر اور بعد میں اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ نیویارک میں 'Y Street 92nd' '92nd Street Y' نامی ادارے میں بھی انہوں نے تدریس کی، جہاں وہ 1986 سے 1987 تک 'راک فیلر اسکالر ان ریزیڈنس' (Rockefeller Scholar in Residence) کے طور پر مقیم تھیں۔ مستقل ملازمت (tenure) نہ ملنے پر، کارسن نے 1987 میں پرنسٹن چھوڑ دیا اور اٹلانٹا کی ایموری یونیورسٹی میں ایک سال تک کلاسیکی زبانیں اور ادب پڑھایا۔ اس کے بعد وہ مونٹریال منتقل ہو گئیں اور میک گل یونیورسٹی میں کلاسیکی علوم کے شعبے میں 'ڈائریکٹر آف گریجویٹ اسٹڈیز' کے طور پر شامل ہو گئیں۔ 1990 کے اواخر میں، کارسن کے تدریسی کیریئر کو اس وقت ایک رکاوٹ کا سامنا کرنا پڑا جب 'میک گل (McGill)' یونیورسٹی نے قدیم یونانی زبان میں تمام گریجویٹ کورسز منسوخ کر دیے، اپنے 'کلاسکس' قدیم یونانی و رومی علوم کے شعبے کو بند کر دیا، اور باقی ماندہ تمام کورسز کو شعبہ تاریخ میں منتقل کر دیا۔ (جاری)

پاکستان سے امریکہ کے تعلقات بھارت کے مفادات کی قیمت پر نہیں ہوں گے: مارکو روبیو

امریکی وزیر خارجہ کی یقین دہانی، کہا — واشنگٹن اسلام آباد کے ساتھ تعلقات برقرار رکھتے ہوئے نئی دہلی کے ساتھ اسٹریٹجک شراکت داری کو بھی اہمیت دیتا ہے

ممبئی: امریکہ کے وزیر خارجہ مارکو روبیو نے کہا ہے کہ پاکستان یا دنیا کے کسی بھی دوسرے ملک کے ساتھ امریکہ کے تعلقات بھارت کے ساتھ اس کے تعلقات کی قیمت پر قائم نہیں ہوں گے۔ انہوں نے واضح کیا کہ واشنگٹن نئی دہلی کے ساتھ اپنے اسٹریٹجک تعلقات کو اہمیت دیتا ہے اور پاکستان کے ساتھ روابط برقرار رکھنے کا مقصد بھارت کے مفادات کو نقصان پہنچانا نہیں ہے۔ روبیو نے یہ بات بھارت کے دورے کے دوران ایک انٹرویو میں کہی۔ روبیو کے اس بیان کو ایسے وقت میں اہم قرار دیا جا رہا ہے جب امریکہ اور پاکستان کے درمیان بڑھتے ہوئے روابط کے حوالے سے بھارت میں تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ امریکی وزیر خارجہ نے اس تاثر کو مسترد کیا کہ اسلام آباد کے ساتھ واشنگٹن کی قربت سے نئی دہلی کے ساتھ تعلقات متاثر ہوں گے۔

پاکستان کے ساتھ روابط برقرار رکھنا ضروری: روبیو

امریکی وزیر خارجہ نے کہا کہ پاکستان ایک ایسا ملک ہے جس کے ساتھ امریکہ کو تعلقات برقرار رکھنے کی ضرورت ہے۔ ان کے مطابق، واشنگٹن مختلف ممالک کے ساتھ اپنے روابط کے ذریعے ایسے اقدامات کی حوصلہ شکنی کرنے کی کوشش کرسکتا ہے جو خطے میں کشیدگی یا تنازع کا سبب بن سکتے ہیں۔ روبیو نے پاکستان کے ساتھ تعلقات کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اس کے جوہری ہتھیاروں اور اس کے جغرافیائی محل وقوع کا بھی حوالہ دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ پاکستان کے ساتھ رابطے برقرار رکھنا خطے میں پیدا ہونے والے مسائل سے نمٹنے اور ممکنہ تنازعات کی روک تھام میں مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔

بھارت اور امریکہ کے درمیان تجارتی معاہدے پر پیش رفت

روبیو نے بھارت اور امریکہ کے درمیان تجارتی مذاکرات کا بھی ذکر کیا۔ ان کے مطابق، دونوں ممالک کے درمیان مجوزہ تجارتی معاہدے پر زیادہ تر کام مکمل ہو چکا ہے اور اب چند معاملات پر اتفاق رائے حاصل کرنا باقی ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ معاہدے کو حتمی شکل دینے میں مزید چند ہفتے لگ سکتے ہیں۔ امریکی وزیر خارجہ کے دورۂ بھارت کے دوران تجارت، توانائی، ٹیکنالوجی اور دفاع سمیت مختلف شعبوں میں دوطرفہ تعاون کو آگے بڑھانے پر بھی بات چیت ہوئی ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان تجارتی محصولات اور توانائی کی خریداری جیسے معاملات بھی مذاکرات کا حصہ ہیں۔

خطے میں سفارتی توازن برقرار رکھنے کی کوشش

روبیو کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ امریکہ بھارت کے ساتھ اسٹریٹجک شراکت داری کو برقرار رکھتے ہوئے پاکستان کے ساتھ بھی اپنے سفارتی روابط جاری رکھنا چاہتا ہے۔ تاہم، واشنگٹن کی یقین دہانی کے باوجود دونوں ممالک کے تعلقات پر تجارتی اختلافات، علاقائی سلامتی اور پاکستان کے ساتھ امریکی روابط جیسے معاملات کے اثرات بدستور اہم رہیں گے۔

منترالیہ نہیں، گیٹ وے آف انڈیا کیوں؟

مارکو روبیو سے دیویندر فڑنویس کی ممبئی کے تاریخی مقام پر ملاقات

امریکی وزیر خارجہ کا ممبئی دورہ، گیٹ وے آف انڈیا پر مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ نے کیا استقبال؛ ملاقات کے مقام نے سفارتی حلقوں میں توجہ حاصل کی

ممبئی: امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کے ممبئی دورے کے دوران مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس سے ان کی ملاقات نے خاصی توجہ حاصل کی۔ عام طور پر اہم سرکاری ملاقاتیں منترالیہ یا دیگر سرکاری دفاتر میں ہوتی ہیں، لیکن اس مرتبہ یہ ملاقات ممبئی کی مشہور تاریخی عمارت گیٹ وے آف انڈیا پر ہوئی۔ اس انتخاب نے یہ سوال پیدا کیا کہ آخر اس اہم سفارتی ملاقات کے لیے ریاستی سکریٹریٹ کے بجائے شہر کے اس تاریخی مقام کو کیوں ترجیح دی گئی؟ امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو 20 اکتوبر کو ممبئی پہنچے، جہاں مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے ان کا استقبال کیا۔ اس موقع پر مہاراشٹر کے وزیر آشیش شیلار، اعلیٰ سرکاری افسران اور ممبئی پولیس کے اہلکار بھی موجود تھے۔ اس ملاقات میں ہندوستان اور امریکہ کے درمیان تعلقات کو مزید مستحکم بنانے کے امکانات پر توجہ مرکوز رہی۔ روبیو کے دورے کو دونوں ممالک کے درمیان تجارت، دفاع، ٹیکنالوجی اور اسٹریٹجک تعاون کے تناظر میں اہم قرار دیا جا رہا ہے۔ گیٹ وے آف انڈیا ممبئی کی نمایاں تاریخی یادگاروں میں شمار ہوتا ہے اور ملک کی سیاحتی و ثقافتی شناخت کا اہم حصہ ہے۔ ایسے مقام پر کسی اعلیٰ غیر ملکی رہنما کا استقبال سفارتی سرگرمیوں کو ایک نمایاں عوامی پس منظر فراہم کرتا ہے۔ تاہم، دستیاب رپورٹ میں یہ واضح نہیں کیا گیا ہے کہ ملاقات کے لیے گیٹ وے آف انڈیا کا انتخاب کسی مخصوص سفارتی حکمت عملی، انتظامی ضرورت یا علامتی مقصد کے تحت کیا گیا تھا۔ اس لیے یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ مقام کے انتخاب کے پیچھے کوئی خاص سیاسی پیغام تھا۔ روبیو کے ممبئی دورے کا ایک اہم حصہ 26 نومبر 2008 کے دہشت گردانہ حملوں کے متاثرین کو خراج عقیدت پیش کرنا بھی تھا۔ ان کے پروگرام میں تاج محل پیلس ہوٹل میں واقع یادگار پر پھول چڑھانے کی تقریب شامل تھی۔ یہ ہوٹل ان حملوں کے دوران دہشت گردوں کے نشانے پر آنے والے اہم مقامات میں سے ایک تھا۔ اس کے علاوہ امریکی وزیر خارجہ کی ہندوستان کے وزیر خارجہ ایس جے شنکر کے ساتھ دوطرفہ بات چیت بھی طے تھی، جس میں دفاع، تجارت، اہم معدنیات، جدید ٹیکنالوجی اور علاقائی تنازعات جیسے موضوعات زیر بحث آنے کی توقع تھی۔ مارکو روبیو کا یہ دورہ ایسے وقت میں ہوا ہے جب ہندوستان اور امریکہ کے درمیان تجارتی اور اسٹریٹجک تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کی کوششیں جاری ہیں۔

ممبئی میں گلے کی خراش اور کھانسی کے مریضوں میں اضافہ

بدلتے موسم کے باعث شہری پریشان، صحت کے ماہرین نے احتیاط برتنے کا مشورہ دیا

ممبئی: شہر میں گلے کی خراش اور کھانسی کی شکایات میں اضافے کی خبریں سامنے آرہی ہیں، جس کے باعث شہریوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ موسم میں تبدیلی اور فضائی آلودگی جیسے عوامل سانس کی نالی میں جلن، گلے کی خراش اور کھانسی کی وجہ بن سکتے ہیں۔ ماہرینِ صحت کے مطابق موسم کی تبدیلی کے دوران نزلہ، زکام اور سانس کی نالی سے متعلق دیگر مسائل میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ ایسے میں شہریوں کو اپنی صحت کے حوالے سے محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹروں کا مشورہ ہے کہ گلے میں خراش یا کھانسی کی صورت میں مناسب مقدار میں پانی پئیں، آرام کریں اور گرد و غبار، دھوئیں اور دیگر آلودہ عناصر سے حتی الامکان دور رہیں۔ اس کے علاوہ ذاتی صفائی کا خیال رکھیں اور ضرورت پڑنے پر طبی مشورہ حاصل کریں۔ اگر کھانسی مسلسل برقرار رہے، تیز بخار ہو یا سانس لینے میں دشواری پیش آئے تو فوری طور پر ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہیے۔ شہریوں کو یہ بھی مشورہ دیا جاتا ہے کہ خود سے دوائیں لینے کے بجائے مستند طبی ماہرین کی ہدایات پر عمل کریں۔

سنجے راوت کی مشکلات بڑھیں، متنازع سوشل میڈیا پوسٹ پر ایف آئی آر درج کرنے کا مطالبہ

البانیہ کی سپریم کورٹ میں آتشزدگی کے واقعے سے ہندوستان کو سبق سیکھنے کے بیان پر تنازع؛ سینئر وکیل ونے جندل نے دہلی پولیس سے کی شکایت

نئی دہلی/ممبئی: شیوسینا (یو بی ٹی) کے رکن پارلیمنٹ سنجے راوت اپنے ایک متنازع سوشل میڈیا پوسٹ کے سبب قانونی مشکلات میں گھر سکتے ہیں۔ سینئر وکیل ونے جندل نے سنجے راوت کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کے لیے دہلی پولیس سے رجوع کیا ہے۔ راوت نے اپنی پوسٹ میں البانیہ کی سپریم کورٹ میں آتشزدگی اور وہاں ہونے والے احتجاج کا حوالہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ ہندوستان سمیت دیگر ممالک کو ان واقعات سے سبق سیکھنا چاہیے۔ وکیل نے الزام لگایا ہے کہ اس پوسٹ سے ہندوستان کے آئینی اداروں کے خلاف تشدد کو فروغ ملنے کا خدشہ پیدا ہوسکتا ہے۔ تاہم، پولیس نے اب تک ایف آئی آر درج کیے جانے کی تصدیق نہیں کی ہے۔

دہلی پولیس کمشنر کو شکایت

رپورٹ کے مطابق، وکیل ونے جندل نے 21 اکتوبر کو دہلی پولیس کمشنر کے نام شکایت پیش کی، جس میں سنجے راوت کے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر شائع کیے گئے پوسٹ کی تحقیقات اور متعلقہ قانونی دفعات کے تحت کارروائی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ شکایت میں بھارتیہ نیائے سنہتا (بی این ایس) کی دفعات 196، 152، (b)(1)353 اور 197 کے علاوہ انفارمیشن ٹیکنالوجی ایکٹ 2000 کی متعلقہ دفعات کے تحت کارروائی کی درخواست کی گئی ہے۔ وکیل کا کہنا ہے کہ پوسٹ میں استعمال کیے گئے الفاظ، ویڈیو اور ہندوستان کا حوالہ مجموعی طور پر جانچا جانا چاہیے، تاکہ یہ طے کیا جاسکے کہ آیا اس معاملے میں کوئی قابلِ دست اندازی جرم بنتا ہے یا نہیں۔

تنازع اس وقت شروع ہوا جب سنجے راوت نے البانیہ میں سپریم کورٹ کی عمارت میں آگ لگنے اور احتجاج سے متعلق ایک ویڈیو شیئر کی۔ پوسٹ کے ساتھ مراٹھی عبارت کا انگریزی ترجمہ بھی شامل تھا۔ اس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ البانیہ میں لوگ اس بات پر ناراض تھے کہ سپریم کورٹ مبینہ طور پر بدعنوان وزرائے اعظم کی مدد کر رہی تھی۔ پوسٹ میں یہ بھی کہا گیا کہ احتجاج کے دوران پارلیمنٹ، سرکاری دفاتر اور وزرا کی رہائش گاہوں کو نشانہ بنایا گیا۔ راوت نے اپنی پوسٹ کے اختتام پر کہا تھا کہ تمام ممالک کو ان واقعات سے سبق سیکھنا چاہیے، بالخصوص ہندوستان کو۔ اسی عبارت اور ہندوستان کے تذکرے کے استعمال پر اعتراض کرتے ہوئے شکایت کنندہ نے اسے آئینی اداروں کے خلاف تشدد کی حوصلہ افزائی کے ممکنہ تناظر میں جانچنے کا مطالبہ کیا ہے۔

وکیل ونے جندل نے اپنی شکایت میں کہا ہے کہ پوسٹ کا جائزہ لیتے وقت صرف ایک جملے کو الگ کرکے نہیں دیکھا جانا چاہیے، بلکہ ویڈیو، اصل مراٹھی عبارت، اس کے انگریزی ترجمے اور ہندوستان سے متعلق تبصرے کو مجموعی طور پر پرکھنا ضروری ہے۔ شکایت میں متعلقہ الیکٹرانک ریکارڈ اور ویڈیو محفوظ رکھنے کی درخواست بھی کی گئی ہے، تاکہ تحقیقات کے دوران پوسٹ کے اصل مواد اور اس کے پس منظر کی جانچ کی جاسکے۔ تاہم، یہ واضح رہے کہ فی الحال سنجے راوت کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ پولیس کی جانب سے جرم ثابت ہونے یا ایف آئی آر درج کیے جانے کی تصدیق سامنے نہیں آئی ہے۔

اس سے قبل سنجے راوت کی پوسٹ پر سیاسی حلقوں میں بھی تنقید ہوئی تھی۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے رہنماؤں نے ان کے بیان پر اعتراض کرتے ہوئے الزام لگایا کہ اس طرح کے تبصرے جمہوری اور آئینی اداروں کے خلاف تشدد کو جائز ٹھہرانے کے مترادف ہوسکتے ہیں۔ دوسری جانب، راوت نے اپنے بیان کی وضاحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ انہیں ہندوستان کی سپریم کورٹ پر اعتماد ہے اور ان کے تبصرے کا مقصد ملک میں ممکنہ بدامنی کے خدشات کی جانب توجہ مبذول کرانا تھا۔ دہلی پولیس کی جانب سے شکایت پر کارروائی اور قانونی دفعات کے اطلاق کا فیصلہ کیا جانا باقی ہے۔ اگر پولیس تحقیقات شروع کرتی ہے تو اسے یہ دیکھنا ہوگا کہ آیا پوسٹ کا مواد متعلقہ قوانین کے تحت کسی جرم کے زمرے میں آتا ہے یا نہیں۔ فی الحال یہ معاملہ شکایت اور الزامات کے مرحلے میں ہے۔ کسی بھی قانونی نتیجے سے پہلے پولیس کی تحقیقات اور متعلقہ حکام کے فیصلے اہم ہوں گے۔

وزیر اعلیٰ فڑنویس نے صدر دروپدی مرمو کو سنگھستھ کمبھ میلے کی پرچم کشائی تقریب میں شرکت کی دعوت دی

ناسک (یو این آئی) مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے نائب وزرائے اعلیٰ ایکناتھ شنڈے اور سنیترا اپوار، ریاستی کابینہ کے دیگر وزرا اور معزز شخصیات کے ہمراہ آج راشٹرپتی بھون میں صدر جمہوریہ دروپدی مرمو سے ملاقات کی اور انہیں 31 اکتوبر کو ناسک اور ترمبکیشور میں شروع ہونے والے سنگھستھ کمبھ میلے کی افتتاحی پرچم کشائی تقریب میں شرکت کی دعوت دی۔ ملاقات کے دوران وزیر اعلیٰ نے باضابطہ طور پر صدر کو تقریب میں شرکت کی دعوت دی اور انہیں ایک خصوصی تحفہ پیش کیا۔ اس تحفے میں مہاراشٹر کے متمول ثقافتی ورثے، روحانی روایات، قبائلی کاروباری سرگرمیوں، ٹیکسٹائل دست کاری، زرعی پیداوار اور روایتی کھانوں کی عکاسی کرنے والی اشیا شامل تھیں۔ صدر دروپدی مرمو کو 31 اکتوبر کو منعقد ہونے والے کئی دیگر پروگراموں میں شرکت کی دعوت بھی دی گئی۔ ان میں دریائے گوداوری کے کنارے گودا آرتی، ناسک-ترمبکیشور کمبھ میلہ اتھارٹی کی سرکاری ویب سائٹ کا اجرا، کمبھ میلے کے ترانے کی رونمائی، میلے کے لیے مخصوص کافی ٹیبل بک کی اشاعت اور یادگاری ڈاک ٹکٹ کا اجرا شامل ہیں۔

گوریگاؤں میں دل دہلا دینے والا واقعہ، 10 سالہ لڑکی نے 18 ماہ کی بچی کو چھٹی منزل سے نیچے پھینک دیا!

بلی کے ساتھ کھیل رہی تھی معصوم اریبہ، لفٹ کے قریب بلا کر نیچے پھینکنے کا الزام؛ بیسمنٹ میں پڑی لاش بھائی نے دیکھی

ممبئی: ممبئی کے گوریگاؤں علاقے میں ایک دل دہلا دینے والا واقعہ سامنے آیا ہے، جہاں مبینہ طور پر 10 سالہ پڑوسن نے 18 ماہ کی معصوم بچی کو رہائشی عمارت کی چھٹی منزل سے نیچے پھینک دیا، جس کے نتیجے میں اس کی موت ہوگئی۔ متوفی بچی کی شناخت اریبہ خان کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس نے بچی کی ماں کی شکایت اور عمارت میں نصب سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج کی بنیاد پر 10 سالہ لڑکی کے خلاف قتل کا معاملہ درج کیا ہے۔ واقعے نے علاقے کے رہائشیوں کو صدمے میں مبتلا کر دیا ہے۔

بلی کے ساتھ کھیل رہی تھی اریبہ:

یہ واقعہ 14 اکتوبر کی رات تقریباً 9 سے 9:30 بجے کے درمیان گورے گاؤں ایسٹ کی انجمن سوسائٹی میں پیش آیا۔ اریبہ اپنے گھر کے باہر چھٹی منزل کی مشترکہ راہداری میں ایک بلی کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ اسی دوران اس کی ماں کو احساس ہوا کہ بچی وہاں موجود نہیں ہے، جس کے بعد انہوں نے اپنے 12 سالہ بیٹے کو اسے تلاش کرنے کے لیے بھیجا۔ بڑے بھائی نے عمارت میں اپنی بہن کو تلاش کیا، لیکن جب وہ نہیں ملی تو اس نے سیڑھیوں کی جانب جھانکا۔ وہاں بیسمنٹ میں ایک بچی پڑی دکھائی دی، جس کے کپڑے اریبہ کے کپڑوں سے ملتے جلتے تھے۔ اس نے فوراً گھر والوں کو اطلاع دی۔ عمارت کے رہائشی بچی کو اسپتال لے گئے، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔

لفٹ کے قریب بلاکر نیچے پھینکنے کا الزام:

اریبہ کی ماں نے پولیس کو دیے گئے بیان میں کہا کہ چھٹی منزل پر حفاظتی ریلنگ تقریباً ساڑھے تین فٹ اونچی ہے، اس لیے بچی کا محض توازن بگڑنے سے نیچے گر جانا مشکوک ہے۔ پولیس نے عمارت کے سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج کی جانچ کی۔ رپورٹ کے مطابق، فوٹیج میں 10 سالہ پڑوسن بچی کو اشارے سے لفٹ کی جانب بلاتی ہوئی دکھائی دی۔ الزام ہے کہ اریبہ کے قریب آنے پر اس نے اسے اٹھایا اور لفٹ کے قریب موجود سیڑھیوں یا کھلے حصے سے نیچے پھینک دیا۔ واقعے کے بعد لڑکی کے وہاں سے چلے جانے کی بھی اطلاع ہے۔ پولیس اس معاملے کے تمام پہلوؤں کی تحقیقات کر رہی ہے۔

پہلے حادثاتی موت کا معاملہ درج کیا گیا تھا:

ابتدا میں پولیس نے حادثاتی موت کا اندراج کیا تھا، لیکن سی سی ٹی وی فوٹیج کی جانچ اور بچی کی ماں کی شکایت کے بعد ڈنڈوشی پولیس نے قتل کے الزام میں ایف آئی آر درج کی۔ پولیس اس بات کی بھی جانچ کر رہی ہے کہ واقعے کے وقت کیا ہوا تھا اور آیا اس معاملے میں کسی بالغ شخص کا کوئی کردار تھا۔ رپورٹس کے مطابق، ملزمہ لڑکی اور اس کا خاندان واقعے سے تقریباً دو ہفتے قبل ہی اس سوسائٹی میں منتقل ہوا تھا۔ واقعے کے بعد لڑکی کو جووینائل جسٹس بورڈ کے سامنے پیش کیا گیا، جہاں سے اسے والدین کی نگرانی میں بھیجنے اور اس کی کونسلنگ کرانے کی ہدایت دی گئی۔

10 سالہ بچی کی قانونی ذمہ داری کا معاملہ:

اس واقعے نے بچوں کی ذہنی کیفیت، تربیت اور نفسیاتی صحت کے حوالے سے بھی سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ قانونی ماہرین کے مطابق، 7 سے 12 سال کی عمر کے بچوں کی فوجداری ذمہ داری کا تعین کرتے وقت یہ دیکھا جاتا ہے کہ آیا بچے میں اپنے عمل کی نوعیت اور نتائج کو سمجھنے کی مناسب ذہنی پختگی موجود تھی یا نہیں۔ اس لیے معاملے میں قانونی کارروائی کے ساتھ نفسیاتی جائزہ بھی اہم ہوگا۔

مہاراشٹر میں ووٹر لسٹ کی نظر ثانی کے لیے الیکشن کمیشن نے ECINET سافٹ ویئر میں کی چار تبدیلیاں

ریاستی انتظامیہ کی درخواست پر ووٹروں کے ڈیٹا کی جانچ اور انتخابی عمل کو آسان بنانے کیلئے اہم قدم

ممبئی: الیکشن کمیشن آف انڈیا نے مہاراشٹر کی ریاستی انتظامیہ کی درخواست پر اپنے ڈیجیٹل پلیٹ فارم ECINET سافٹ ویئر میں چار تبدیلیاں کی ہیں۔ ان تبدیلیوں کا مقصد ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی (SIR) کے دوران پیش آنے والی دشواریوں کو دور کرنا اور ووٹروں کے اندراج و تصدیق کے عمل کو مزید مؤثر بنانا ہے۔ ذرائع کے مطابق، ووٹر لسٹ کی نظر ثانی کے دوران بعض ووٹروں کے ریکارڈ میں پائی جانے والی منطقی بے ضابطگیوں کی جانچ ایک اہم مسئلہ بن گئی تھی۔ اس عمل میں ووٹروں کے موجودہ ریکارڈ کا سابقہ انتخابی فہرستوں سے موازنہ کیا جاتا ہے، تاکہ ایک ہی ووٹر کے نام کے متعدد اندراجات کی نشاندہی کی جاسکے اور انتخابی فہرستوں کی درستگی برقرار رکھی جا سکے۔

مہاراشٹر کی ریاستی انتظامیہ نے اس عمل کو آسان بنانے کے لیے الیکشن کمیشن سے سافٹ ویئر میں تبدیلیوں کی درخواست کی تھی۔ اس کا مقصد انتخابی رجسٹریشن افسران (EROs) کو ووٹروں کے ریکارڈ کی جانچ اور متعلقہ معاملات کے تصفیے میں زیادہ سہولت فراہم کرنا ہے۔ ان تبدیلیوں سے ووٹر لسٹ کی تیاری اور تصدیق کے عمل میں بہتری آنے اور ریاستی و مرکزی انتخابی ڈیٹا کے درمیان بہتر تال میل قائم ہونے کی توقع ہے۔ واضح رہے کہ ووٹر لسٹ کی نظر ثانی کے دوران ریکارڈ میں کسی بے ضابطگی کا سامنے آنا بذاتِ خود کسی ووٹر کے نااہل ہونے کا ثبوت نہیں ہے۔ ایسے معاملات کی جانچ متعلقہ قواعد اور دستیاب دستاویزات کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔

سینٹرل ریلوے کے اسٹیشنوں پر کرانہ اسٹالوں کیلئے نئے ضابطے

چائے اور کافی کی فروخت پر پابندی، ریلوے نے اشیائے فروخت کی فہرست مقرر کر دی؛ غذائی مصنوعات سے لے کر روزمرہ استعمال کی ضروری اشیا تک ملیں گی، ضابطوں کی خلاف ورزی پر کارروائی کا امکان

ممبئی: سینٹرل ریلوے نے اسٹیشنوں پر واقع کرانہ اسٹالوں پر فروخت کی جانے والی اشیا کے حوالے سے نئے ضابطے نافذ کیے ہیں۔ ان کے تحت اسٹال مالکان صرف مقررہ فہرست میں شامل اشیا ہی فروخت کرسکیں گے۔ ان اسٹالوں پر چائے، کافی اور پکا ہوا کھانا فروخت کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ ریلوے انتظامیہ کے اس اقدام کا مقصد اسٹیشنوں پر تجارتی سرگرمیوں کو منظم کرنا، صفائی کے معیار کو برقرار رکھنا اور مسافروں کو روزمرہ ضرورت کی اشیا ایک ہی مقام پر فراہم کرنا ہے۔ ریلوے کی جانب سے مقررہ فہرست میں اناج، چاول، آٹا، دالیں، خوردنی تیل، چینی، نمک، مصالحے اور دیگر بنیادی غذائی اشیا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ پیک شدہ پانی، پھلوں کے جوس، ٹھنڈے مشروبات، بسکٹ، چپس، پاپ کارن اور دیگر پیک شدہ غذائی مصنوعات بھی فروخت کی جاسکیں گی۔ فہرست میں بیکری مصنوعات، آئس کریم، جام، اچار، ساس اور فوری طور پر تیار کی جانے والی بعض پیک شدہ غذائی اشیا بھی شامل ہیں۔ اس انتظام کے ذریعے مسافروں کو سفر کے دوران ضروری کھانے پینے کی اشیا خریدنے میں سہولت فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کریانہ اسٹالوں پر غذائی اشیا کے علاوہ روزمرہ استعمال کی ضروری مصنوعات فروخت کرنے کی بھی اجازت ہوگی۔ ان میں صابن، شیمپو، ٹوتھ پیسٹ، کپڑے دھونے کا ڈیٹرجنٹ، ٹشو پیپر، سینیٹری نیپکن اور ٹوائلٹ پیپر شامل ہیں۔ بچوں کے ڈائپر، وائپس، بچوں کے استعمال کی بعض مصنوعات اور اسٹیشنری بھی مقررہ شرائط کے مطابق فروخت کی جاسکیں گی۔ اس طرح مسافروں کو سفر کے دوران اچانک درکار ہونے والی بنیادی اشیا اسٹیشن کے اندر ہی دستیاب ہوسکیں گی۔ ریلوے انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ کریانہ اسٹالوں کو چائے ناشتے کی دکانوں یا کھانے پینے کے مراکز کے طور پر استعمال نہیں کیا جاسکے گا۔ چائے، کافی اور پکے ہوئے کھانے کی فروخت پر پابندی کا مقصد مختلف نوعیت کے تجارتی اسٹالوں کے درمیان فرق برقرار رکھنا اور مقررہ لائسنس کی شرائط پر عمل درآمد یقینی بنانا ہے۔ اس فیصلے کے بعد اسٹال مالکان کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ اپنی فروخت کو ریلوے کی جانب سے منظور شدہ اشیا تک محدود رکھیں۔

ٹائیگر شراف پر فائرنگ کے بعد شیوسینا لیڈر راہول کنال نے مانگی پولیس سکیورٹی

ممبئی پولیس کمشنر کو خط، گھر اور دفتر کی تین مرتبہ ریکی کیے جانے کا دعویٰ؛ جان کو خطرہ لاحق ہونے کا اندیشہ ظاہر کیا

ممبئی: بالی ووڈ اداکار ٹائیگر شراف کی گاڑی پر فائرنگ کے واقعے کے بعد مہاراشٹر میں سکیورٹی سے متعلق تشویش بڑھ گئی ہے۔ اسی دوران شیوسینا (ایکناتھ شندے گروپ) کے رہنما راہول کنال نے ممبئی پولیس کمشنر دیون بھارتی کو خط لکھ کر اپنے لیے پولیس تحفظ فراہم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ کنال نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کی رہائش گاہ اور دفتر کی تین مرتبہ ریکی کی گئی ہے، جس کے باعث انہیں اپنی جان کو خطرہ لاحق ہونے کا اندیشہ ہے۔ فری پریس جرنل کی رپورٹ کے مطابق، راہول کنال نے پولیس کمشنر کو بھیجے گئے خط میں اپنی سلامتی کے حوالے سے خدشات ظاہر کیے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کی رہائش گاہ اور دفتر کی تین مرتبہ نگرانی یا ریکی کی گئی، جس کے بعد انہوں نے پولیس سے سکیورٹی فراہم کرنے کی درخواست کی ہے۔ راہول کنال مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کی قیادت والی شیوسینا سے وابستہ ہیں۔ وہ بالی ووڈ اداکار سلمان خان سے قریبی تعلقات کے لیے بھی جانے جاتے ہیں۔

واضح رہے کہ 18 اکتوبر کو ممبئی کے جوہو علاقے میں اداکار ٹائیگر شراف کی گاڑی پر فائرنگ کی گئی تھی۔ اطلاعات کے مطابق، اداکار فٹ بال میچ کے بعد وہاں سے روانہ ہو رہے تھے کہ موٹر سائیکل پر سوار حملہ آوروں نے ان کی گاڑی کو نشانہ بنایا۔ ٹائیگر شراف اس فائرنگ میں گولی لگنے سے محفوظ رہے، تاہم بارود اور شیشے کے ٹکڑوں سے انہیں معمولی خراشیں آنے کی اطلاع ہے۔ واقعے میں ان کے ڈرائیور اور ایک آٹو رکشہ ڈرائیور بھی زخمی ہوئے تھے۔ پولیس نے معاملے کی تحقیقات شروع کرتے ہوئے مشتبہ ملزمین کو گرفتار کیا ہے۔ اس فائرنگ کے بعد سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ سامنے آئی، جس میں مبینہ طور پر انمول بشنوئی کے نام سے چلنے والے فیس بک اکاؤنٹ کے ذریعے حملے کی ذمہ داری قبول کرنے کا دعویٰ کیا گیا۔ پوسٹ میں فلمی صنعت سے وابستہ بعض افراد کو دھمکیاں دینے کی بات بھی کہی گئی۔ تاہم، سوشل میڈیا پر سامنے آنے والے اس دعوے کی صداقت اور حملے سے اس کے تعلق کی تصدیق تحقیقات کے ذریعے ہی ہوسکتی ہے۔ پولیس اس معاملے کے مختلف پہلوؤں کی جانچ کر رہی ہے۔ راہول کنال کی جانب سے سکیورٹی طلب کیے جانے کے بعد اب یہ دیکھنا اہم ہوگا کہ ممبئی پولیس ان کے خدشات کا جائزہ لے کر کیا فیصلہ کرتی ہے۔ فی الحال پولیس کی جانب سے انہیں اضافی سکیورٹی فراہم کیے جانے کی تصدیق سامنے نہیں آئی ہے۔ ٹائیگر شراف کی گاڑی پر فائرنگ اور راہول کنال کی جانب سے تحفظ کی درخواست نے ممبئی میں معروف شخصیات کی سکیورٹی اور جرائم کی روک تھام کے اقدامات پر بحث کو دوبارہ نمایاں کر دیا ہے۔

بینک بھرتی امتحان میں جعل سازی

برانچ منیجر کی پیشگی ضمانت کی درخواست مسترد

ممبئی: بینکوں میں بھرتی کے امتحانات میں فرضی امیدوار بن کر شرکت کرنے کے مبینہ معاملے میں ممبئی کی خصوصی سی بی آئی عدالت نے ایک برانچ منیجر کو پیشگی ضمانت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ ملزم پر الزام ہے کہ اس نے انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ پرسنل سلیکشن (IBPS) کے زیرِ اہتمام ہونے والے بھرتی امتحانات میں دوسرے امیدواروں کی جگہ امتحان دیا تھا۔ عدالت نے معاملے کی سنگینی اور تفتیش کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی درخواست مسترد کر دی۔ ٹائمز آف انڈیا کی رپورٹ کے مطابق، ملزم کی شناخت سرینواس کشور مشرا (43) کے طور پر ہوئی ہے، جو بہار کے بانکا ضلع میں یو سی او بینک کی بھانرا شاخ میں برانچ منیجر کے عہدے پر تعینات ہے۔ تحقیقاتی ایجنسی کے مطابق، ملزم نے مبینہ طور پر بینک بھرتی کے امتحانات میں 10 امیدواروں کی جگہ شرکت کی تھی۔ اس معاملے میں سی بی آئی مزید شواہد جمع کرنے اور ملزم کے مبینہ کردار کی جانچ کرنے میں مصروف ہے۔ خصوصی سی بی آئی عدالت میں سماعت کے دوران تفتیشی ایجنسی نے ملزم کو پیشگی ضمانت دینے کی مخالفت کی۔ ایجنسی کا مؤقف تھا کہ معاملے کی مکمل تہہ تک پہنچنے اور مبینہ جعل سازی میں ملوث دیگر افراد کی شناخت کے لیے ملزم سے پوچھ گچھ ضروری ہے۔ عدالت نے ان دلائل پر غور کرنے کے بعد ملزم کی درخواست مسترد کر دی۔ اس فیصلے کے بعد ملزم کو گرفتاری سے قبل ضمانت کا تحفظ حاصل نہیں ہوگا۔ تاہم، ضمانت کی درخواست مسترد ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ ملزم پر عائد الزامات ثابت ہو چکے ہیں۔ یہ معاملہ سرکاری شعبے کے بینکوں اور علاقائی دیہی بینکوں میں بھرتی کے امتحانات میں مبینہ جعل سازی سے متعلق ایک بڑے معاملے کا حصہ ہے۔ سی بی آئی نے اس سلسلے میں متعدد ریاستوں میں کارروائی کرتے ہوئے چار افراد کو گرفتار کیا تھا، جن میں مرکزی اشیا و خدمات ٹیکس (سی جی ایس ٹی) کا ایک انسپکٹر بھی شامل ہے۔ تحقیقات میں مبینہ طور پر ایسے امیدواروں کی نشاندہی ہوئی جنہوں نے اصل امیدواروں کی جگہ امتحانات میں شرکت کی۔ بعض معاملات میں امیدواروں کی شناخت کی تصدیق کے لیے بایومیٹرک معلومات اور تصاویر کا تقابل بھی کیا گیا۔ اس معاملے نے بینکوں میں بھرتی کے امتحانات کے دوران امیدواروں کی شناخت کی تصدیق اور انتخابی عمل کی شفافیت سے متعلق اہم سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ سی بی آئی اس مبینہ نیٹ ورک میں شامل دیگر افراد اور بھرتی کے عمل سے فائدہ اٹھانے والوں کے کردار کی بھی تحقیقات کر رہی ہے۔

’ریس کورس مسجد کو انہدامی نوٹس غیر قانونی اور غیر دستوری ہے‘

بی جے پی حکومتوں کے دور میں مساجد اور مدارس کو نشانہ بنانے کی کارروائیاں انتہائی تشویشناک : آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

نئی دہلی، (صحافت بیورو): آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے دہلی کی قدیم اور تاریخی ریس کورس مسجد کو مرکزی حکومت کے ادارے لینڈ اینڈ ڈیولپمنٹ آفس (ایل اینڈ ڈی او) کی جانب سے انخلاء کا نوٹس جاری کیے جانے کو غیر قانونی اور غیر دستوری قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس نوٹس کو فوری طور پر واپس لے اور مسجد کے معاملات میں غیر ضروری مداخلت سے گریز کرے۔ بورڈ کے ترجمان ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس نے اپنے پریس بیان میں اس کارروائی پر شدید احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی سطح پر بی جے پی حکومت کے برسرِ اقتدار آنے کے بعد سے دہلی کی قدیم اور تاریخی مساجد کو مسلسل نشانہ بنایا جارہا ہے اور اس مقصد کیلئے مختلف حیلے بہانوں کا سہارا لیا جارہا ہے۔ ریس کورس مسجد کے معاملے میں بھی یہ دعویٰ کیا جارہا ہے کہ مسجد سرکاری زمین پر تعمیر کی گئی ہے، حالاں کہ اس کے تاریخی وجود اور قانونی حیثیت کے حق میں سرکاری ریکارڈ میں متعدد دستاویزی شواہد موجود ہیں۔ ڈاکٹر الیاس نے کہا کہ ریس کورس مسجد محض ایک قدیم عبادت گاہ نہیں بلکہ تاریخی اور مذہبی اعتبار سے بھی غیر معمولی اہمیت کی حامل ہے۔ اس مسجد کا اندراج نئی دہلی میونسپل کونسل (این ڈی ایم سی) کی تاریخی عمارتوں کی فہرست میں موجود ہے۔ یہ وقف کے ریکارڈ میں بھی درج ہے اور 1977ء میں دہلی

گزٹ میں اس کا اندراج ہو چکا ہے۔ اسی طرح وزارتِ اقلیتی امور، حکومتِ ہند کی ویب سائٹ پر بھی یہ مسجد اپنی پراپرٹی شناخت کے ساتھ درج ہے۔ انگریز دورِ حکومت میں قائم ہونے والی اس مسجد کو محکمۂ آثارِ قدیمہ کی جانب سے محفوظ تاریخی یادگار بھی قرار دیا گیا ہے۔ مسجد سے متصل قبرستان بھی وقف کے ریکارڈ میں شامل ہے، جب کہ مسجد کے امام کو باقاعدہ وقف بورڈ کی جانب سے تنخواہ ادا کی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان تمام تاریخی اور دستاویزی شواہد کے باوجود مسجد کو سرکاری زمین پر ناجائز قبضہ قرار دینا نہایت افسوس ناک ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ حقائق کو نظرانداز کرنے کے بجائے دستیاب ریکارڈ کی روشنی میں معاملے کا جائزہ لے اور مسجد کے خلاف کارروائی سے باز رہے۔ ڈاکٹر الیاس نے مطالبہ کیا کہ مسجد میں بجلی اور پانی کی فراہمی فوری طور پر بحال کی جائے اور نمازیوں کو بلا رکاوٹ نماز ادا کرنے کی اجازت دی جائے۔ بورڈ کے ترجمان نے مزید کہا کہ بی جے پی حکومتوں کے دور میں مساجد، مدارس اور دیگر مذہبی مقامات کے خلاف کارروائیوں کا بڑھتا ہوا رجحان انتہائی تشویش ناک ہے۔ ان کے مطابق، مذہبی مقامات کو سیاسی مفادات کیلئے نشانہ بنانا ملک کے آئینی اصولوں، مذہبی آزادی اور باہمی احترام کے منافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وارانسی اور ایودھیا میں بھی مذہبی مقامات سے متعلق تنازعات اور انہدامی کارروائیوں نے سنگین سوالات کو جنم دیا ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ مذہبی مقامات کے تحفظ، مذہبی آزادی اور تمام مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ یکساں سلوک کو یقینی بنائے، نہ کہ ایسے اقدامات کرے جن سے فرقہ وارانہ کشیدگی میں اضافہ ہو۔ ڈاکٹر الیاس نے ملک کے تمام انصاف پسند اور مذہب پر یقین رکھنے والے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ مذہب کے نام پر کی جانے والی سیاست کو سمجھیں، آئین میں دی گئی مذہبی آزادی اور تمام شہریوں کے مساوی حقوق کے تحفظ کے لیے آواز بلند کریں اور ایسے سیاسی نعروں سے ہوشیار رہیں جو ملک کے بنیادی جمہوری اور آئینی اصولوں کو کمزور کرتے ہیں۔

’اپنے اندر علمی، فکری اور تحقیقی مزاج پیدا کریں علماء‘

علماء وفارغین مدارس کے کل ہند 5 روزہ اجتماع کے پہلے روز متعدد علماء اور دانشوروں کا خطاب

نئی دہلی، (صحافت بیورو): جماعت اسلامی ہند کے مرکز میں ’شعبہ علماء ومساجد‘ کے زیر اہتمام علماء وفارغینِ مدارس کے کل ہند 5 روزہ اجتماع کا آغاز ہوا، جس میں ملک کے مختلف حصوں سے تعلق رکھنے والے مختلف مکاتبِ فکر کے علماء نے شرکت کی۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے امیر جماعت اسلامی سید سعادت اللہ حسینی نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ موجودہ دور میں امتِ مسلمہ کو ملکی اور عالمی سطح پر متعدد چیلنجز کا سامنا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ بڑے چیلنجز قوموں کیلئے فیصلہ کن موڑ ثابت ہوتے ہیں۔ ایسے مواقع پر درست راستے کا انتخاب ترقی اور عروج کی راہ ہموار کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس مرحلے پر علماء کا کردار نہایت اہم ہے۔ وہ امت کی خامیوں اور غلطیوں کی اصلاح، درست رہنمائی اور نئے مسائل کے حل کی تلاش میں مؤثر کردار ادا کرسکتے ہیں۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ علماء اپنے اندر علمی، فکری اور تحقیقی مزاج پیدا کریں، نئے سوالات کے جوابات تلاش کریں اور فقہ کے ساتھ جدید علوم وفنون سے بھی واقفیت حاصل کریں۔ امیر جماعت نے کہا کہ علماء کی قیادت صرف مساجد تک محدود نہیں رہنی چاہیے، بلکہ انہیں زندگی کے تمام شعبوں میں رہنمائی اور قیادت کا فریضہ انجام دینا چاہیے۔ ڈاکٹر رضی الاسلام ندوی، نیشنل سکریٹری جماعت اسلامی ہند نے استقبالیہ کلمات میں کہا کہ مختلف مکاتبِ فکر کے علماء اس اجتماع میں موجودہ چیلنجز پر غور وفکر کرنے، دینی تقاضوں کو سمجھنے اور ان کے حل تلاش کرنے کیلئے جمع ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج کے دور میں علماء کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے زمانے کے فکری، تہذیبی اور سماجی حالات سے واقف ہوں اور بدلتے ہوئے حالات کو سمجھیں۔ ساتھ ہی مسلکی اختلافات کے باوجود باہمی تعاون اور اشتراکِ عمل کے جذبے کو فروغ دیں۔ جمعیت اہل حدیث کے امیر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے اپنے خطاب میں کہا کہ آج ہر لمحہ نئے چیلنجز اور کشمکش کا سامنا ہے، جن کا مقابلہ ایمان اور عملِ صالح کے ذریعے کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حالات کو بہتر طور پر سمجھنے کیلئے ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہیے، جس کی بہترین مثال عہدِ صحابہؓ میں ملتی ہے۔ دہلی یونیورسٹی کے سابق استاد پروفیسر محسن عثمانی نے کہا کہ موجودہ حالات کا حل اللہ تعالیٰ کی مدد میں ہے اور اللہ کی مدد اسی وقت حاصل ہوسکتی ہے جب ہم اپنی زندگیوں کو مقصدِ تخلیق، یعنی اللہ کی عبادت کے مطابق ڈھالیں۔ جودھ پور یونیورسٹی کے سابق صدر پروفیسر اختر الواسع نے کہا کہ ہمیں عقیدے اور عقیدت کے فرق کو سمجھنا چاہیے، ہمارا عقیدہ قرآن اور نبی کریمؐ کی تعلیمات پر مبنی ہے۔ انبیاء کرام لوگوں کو حق کی دعوت دینے آئے تھے، نہ کہ مسلمانوں کو کافر قرار دینے کیلئے۔ انہوں نے کہا کہ بعض حلقوں میں تکفیر کا رجحان پایا جاتا ہے، جسے ختم ہونا چاہیے۔ اختلافِ رائے کے باوجود دوسروں کی عقیدت کا احترام ضروری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ماضی میں امت کو اس سے بھی زیادہ سخت حالات کا سامنا کرنا پڑا ہے لیکن بعد میں حالات بدلے اور کامیابی حاصل ہوئی۔ اس لیے مایوس ہونے کے بجائے امید اور حوصلے کے ساتھ کام کرنا چاہیے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے جنرل سکریٹری مولانا فضل الرحیم مجددی نے کہا کہ انبیاء کرام کو بھی اپنی دعوت کے راستے میں بڑے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے اپنی قوم تک اس کی زبان میں پیغام پہنچایا۔ آج علماء کو بھی اسی طریقہ دعوت کو اپنانا چاہیے۔ اجتماع کے دوسرے سیشن میں نائب امیر جماعت اسلامی ہند پروفیسر سلیم انجینئر نے ”دین کی راہ میں رکاوٹیں اور ان کا حل“ کے موضوع پر گفتگو کی۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے ترجمان ڈاکٹر قاسم رسول الیاس نے سیاسی بے وزنی کے خاتمے، جب کہ ’اے پی سی آر‘ کے سکریٹری محمد واثق ندیم خان نے مساجد ومدارس کو درپیش چیلنجز پر اظہارِ خیال کیا۔ آخر میں اجتماع کے ناظم مولانا محمد اسعد فلاحی نے شرکاء کے سامنے ضروری ہدایات پڑھ کر سنائیں۔

دہلی-این سی آر میں ہوا خراب، گریپ-1 نافذ

سی اے کیو ایم کا حکم جاری، ہوٹلوں اور ریستورانوں میں کوئلے اور لکڑی کے استعمال پر پابندی

نئی دہلی، (صحافت بیورو): دہلی اور قومی راجدھانی خطہ (این سی آر) میں ہوا کا معیار

خراب ہونے کے بعد کمیشن فار ایئر کوالٹی مینجمنٹ (سی اے کیو ایم) نے گریڈڈ ریسپانس ایکشن پلان (گریپ) کے فیز 1 کو نافذ کردیا۔ یہ فیصلہ خطے میں ہوا کے معیار کے ’خراب‘ زمرے میں پہنچنے کی وجہ سے لیا گیا ہے۔ گریپ-1 عام طور پر اس وقت نافذ ہوتا ہے جب شہر کا اے کیو آئی 200 سے تجاوز کر جاتا ہے۔ مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ (سی پی سی بی) کے اعداد وشمار کے مطابق بدھ کو دہلی کا اے کیو آئی دوپہر 3 بجے 244 ریکارڈ کیا گیا۔ گریپ-1 کے نفاذ کے بعد ہوٹلوں اور ریستورانوں میں کوئلے اور لکڑی کے استعمال پر مکمل پابندی ہوگی۔ اس کے علاوہ پرانی پیٹرول اور ڈیزل گاڑیوں (بی ایس-III پیٹرول اور بی ایس-IV ڈیزل) پر سخت نگرانی رکھی جائے گی۔

اس کے ساتھ ہی تعمیراتی اور انہدام (سی اینڈ ڈی) سرگرمیوں میں دھول کم کرنے کے اقدامات اور سی اینڈ ڈی کچرے کے ٹھوس ماحولیاتی انتظام سے متعلق رہنما خطوط پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے گا۔ اس میں 500 مربع میٹر کے برابر یا اس سے زیادہ کے پلاٹ سائز والی ایسی اسکیموں کے سلسلے میں سی اینڈ ڈی سرگرمیوں کی اجازت نہیں دی جائے گی جو متعلقہ ویب پورٹل پر رجسٹرڈ نہیں ہیں۔ میونسپل سالڈ ویسٹ (ایم ایس ڈبلیو)، کنسٹرکشن اینڈ ڈیمالیشن (سی اینڈ ڈی) کچرا اور ڈمپ سائٹس سے خطرناک کچرے کو باقاعدگی سے اٹھانا یقینی بنانا ہوگا۔ کوئی بھی کچرا غیر قانونی طور پر کھلے مقامات پر نہیں پھینکا جائے گا۔ وہیں سڑکوں کو وقتاً فوقتاً مشین سے صفائی اور پانی کا چھڑکاؤ کرنا ہوگا۔ سی اینڈ ڈی سامان اور کچرے کو احاطے میں مناسب طریقے سے ڈھانپ کر رکھا جائے گا۔ گاڑیوں کے لیے پی یو سی کے اصولوں کی سختی سے تعمیل کرنی ہوگی۔ ڈیزل جنریٹر سیٹ کا استعمال بجلی سپلائی کے مقررہ ذرائع کے طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

ان باتوں پر رکھیں دھیان:

- گاڑیوں کے انجن کو مناسب طریقے سے ٹیون کر کے رکھیں۔
- گاڑیوں کے ٹائر کا مناسب پریشر برقرار رکھیں۔
- گاڑی کا پی یو سی سرٹیفکیٹ ساتھ رکھیں۔
- لال بتی پر انجن بند کردیں۔
- گاڑی کی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لیے ہائبرڈ گاڑیوں یا ای وی کو ترجیح دیں۔
- کھلی جگہوں پر کوڑا کرکٹ نہ پھیلائیں اور ٹھکانے نہ لگائیں۔
- 311 ایپ، گرین دہلی ایپ، سمیر ایپ وغیرہ کے ذریعے فضائی آلودگی پھیلانے والی سرگرمیوں کی اطلاع دیں۔
- زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں۔
- تہواروں کو ماحول دوست طریقے سے منائیں اور پٹاخوں سے گریز کریں۔
- 10 سے 15 سال پرانی ڈیزل اور پیٹرول والی گاڑیاں نہ چلائیں۔

اگر مستقبل کی بھارتیہ جنتا پارٹی کی تعمیر کرنی ہے تو ہمیں وقت کے چیلنجوں کو قبول کرنا ہوگا: نیتن نبین

بھارتیہ جن سنگھ کے 75ویں یوم تاسیس پر دہلی بی جے پی کی تقریب میں سینئر رہنماؤں کا خطاب

نئی دہلی، (صحافت بیورو): بھارتیہ جن سنگھ کے قیام کے 75 سال مکمل ہونے پر دہلی ریاستی بھارتیہ جنتا پارٹی نے آج ”بھارتیہ جن سنگھ ہیرک جینتی اسمرن ایوم سنسمرن سبھا“ کا گول مارکیٹ علاقہ واقع رگھومل آریہ کنیا ودیالیہ کے اسی ہال میں انعقاد کیا گیا جہاں ڈاکٹر شیاما پرساد مکھرجی نے جن سنگھ کی بانی میٹنگ کی تھی۔ بی جے پی کے قومی صدر نتن نوین نے کلیدی مقرر کی حیثیت سے اجتماع سے خطاب کیا۔ اس دوران انہوں نے جن سنگھ دور کی سیاسی سرگرمیوں سے متعلق نمائش کا دورہ کیا۔ اس کے بعد انہوں نے اسکول کے باغ میں آم کا درخت لگایا اور جن سنگھ دور کے سینئر کارکنوں کو مبارکباد دی۔ مسٹر نتن نوین سے پہلے اجتماع کو سینئر بی جے پی لیڈر ڈاکٹر مہیش چند شرما، دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا، دہلی بی جے پی صدر ہرش ملہوترا، دہلی اسمبلی کے اسپیکر وجیندر گپتا اور دہلی بی جے پی کی شریک انچارج درشنا اردوش نے خطاب کیا۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں پارٹی کے رہنما اور کارکنان موجود تھے۔ پروگرام میں 1975 سے پہلے جن سنگھ میں کام کرنیوالے سینئر رہنماؤں کو دہلی کے موجودہ ممبران پارلیمنٹ، وزراء نے مبارکباد دی۔

انسانیت کی مثال بنے کرتار سنگھ بڑھانہ، ہر سال سینکڑوں غریب زائرین کو کراتے ہیں اجمیر شریف کی زیارت

نئی دہلی، (صحافت بیورو): آج کے دور میں جہاں سیاست مذہب کے نام پر ہوتی ہے، وہیں فرید آباد کے معروف سماجی شخصیت سابق وزیر کرتار سنگھ بڑھانہ انسانیت اور بھائی چارے کی ایک انوکھی مثال پیش کر رہے ہیں۔ پچھلے کئی سالوں سے کرتار سنگھ بڑھانہ اپنے ذاتی خرچ پر غریب اور عام عقیدتمندوں کو حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کی درگاہ، اجمیر شریف کی زیارت کراتے آرہے ہیں۔ ذرائع کے مطابق بہت سے بزرگ، مائیں، مزدور طبقے کے لوگ پیسوں کی کمی کی وجہ سے اجمیر جانے کی خواہش دل میں ہی دبا لیتے ہیں۔ کرتار سنگھ بڑھانہ نے اسی درد کو سمجھا اور بسیں بک کر کے، رہنے، کھانے اور چادر پیش کرنے تک کا سارا انتظام خود کرتے ہیں، خاص بات یہ ہے کہ عقیدتمندوں میں ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی سبھی شامل ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں کرتار سنگھ

کا کہنا ہے کہ خواجہ غریب نوازؒ سب کے ہیں، ان کے در پر کوئی ہندو مسلم نہیں ہوتا، میرا کام صرف ان لوگوں کو وہاں تک پہنچانا ہے جن کی خواہش ہے لیکن وسائل نہیں۔ حال ہی میں ان کے ذریعے بھیجے گئے ایک قافلے میں 200 سے زیادہ زائرین اجمیر شریف پہنچے، جہاں انہوں نے ملک میں امن، بھائی چارے اور خوشحالی کی دعا کی۔ مسٹر بڑھانہ کے اس کام کی منگلور (اتراکھنڈ) میں خوب چرچا ہے۔ زائرین کا کہنا ہے کہ کرتار سنگھ بڑھانہ جیسے لوگ ہی آج انسانیت کو زندہ رکھے ہوئے ہیں، ان کی یہ خدمت کسی بھی عبادت سے کم نہیں ہے۔ مقامی بزرگوں نے یہاں تک کہا کہ یہی اصلی سیکولرازم ہے جو انسان کو انسان سے جوڑے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے 800 سال پہلے ہی پیغام دیا تھا کہ ’مخلوق سے محبت ہی خالق کی عبادت ہے‘۔ آج کرتار سنگھ بڑھانہ اسی پیغام کو زمین پر اتار رہے ہیں۔

مورتی وسرجن کے جلوس میں طالبعلم کا قتل، 4 نابالغ حراست میں

نئی دہلی، (صحافت بیورو): شمال مغربی دہلی کے پتم پورہ علاقے میں سوشل میڈیا پر ایک لڑکی کی پوسٹ پر کیے گئے تبصرے کے تنازع میں درگا مورتی وسرجن کے دوران نویں جماعت کے ایک طالبعلم کو چاقو مار کر قتل کردیا گیا۔ پولیس نے اس معاملے میں چار نابالغ لڑکوں کو حراست میں لیا ہے۔ ایک افسر نے بدھ کے روز یہ اطلاع دی۔ پولیس کے مطابق حراست میں لیے گئے چاروں لڑکے اسی علاقے کے رہنے والے ہیں۔ یہ واقعہ منگل کی شام پتم پورہ میں پیش آیا، جہاں مقامی لڑکوں کے ایک گروپ نے مبینہ طور پر ارون اور اس کے دوست آشو پر حملہ کردیا۔ ایک افسر نے بتایا کہ ارون کو بی ایس اے اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ چاقو کی وھار سے زخمی آشو کو اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ آشو کے مطابق یہ واقعہ شام 7.30 بجے اس وقت پیش آیا جب وہ دونوں درگا مورتی وسرجن کے جلوس میں شامل ہو رہے تھے۔ اس نے بتایا کہ ٹریفک جام کی وجہ سے وہ پیچھے رہ گیا تھا، تبھی کچھ لڑکے اس کے پاس آئے اور اس کی رانوں پر چاقو سے حملہ کر دیا۔ آشو نے بتایا کہ وہ اپنی موٹر سائیکل وہیں چھوڑ کر بھاگنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اسی دوران اس نے دیکھا کہ حملہ آور ارون پر بھی حملہ کر رہے ہیں۔ اس کے بیان کے مطابق وہاں کم از کم 6 افراد موجود تھے، لیکن وہ ان میں سے صرف دو کی شناخت کر سکا۔ پولیس کے مطابق اس جھگڑے کی وجہ تقریباً ایک سال پہلے انسٹاگرام پر ایک لڑکی کی پوسٹ پر کیا گیا تبصرہ تھا۔ ارون کے والد رکشہ چلاتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کا بیٹا درگا مورتی وسرجن دیکھنے کے لیے گھر سے نکلا تھا۔ انہوں نے کہا کہ پتم پورہ رام لیلا میدان کے قریب میرے بیٹے کو چاقو مار کر قتل کر دیا گیا۔ وہ وسرجن دیکھنے گیا تھا، ہمیں نہیں معلوم کہ ملزم کون ہیں، ہمارا بیٹا بے قصور تھا۔ پولیس نے بتایا کہ ایف پی بلاک علاقے میں چاقو مارنے کے واقعے کی اطلاع ملتے ہی اہلکار موقع پر پہنچ گئے۔ واردات میں مبینہ طور پر استعمال کیا گیا خون آلود خنجر بھی برآمد کر لیا گیا ہے۔ افسر کے مطابق موریہ انکلیو پولیس اسٹیشن میں بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعہ 103(1) (قتل)، 109(1) (قتل کی کوشش) اور 3(5) (مشترکہ ارادہ) کے تحت ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔

معروف عالم دین ونعت خواں قاری فضل الرحمان گانوڑی کا انتقال، آبائی وطن میں سپرد خاک

نئی دہلی، (صحافت بیورو): اقراء حمد ونعت اکیڈمی، دہلی کے ڈائریکٹر قاری فضل الرحمان گانوڑی (استاد مدرسہ فخر العلوم گانوڑی) کی آج ان کے آبائی وطن اترپردیش کے ضلع بجنور میں تدفین عمل میں آئی۔ گزشتہ روز انکے اچانک انتقال کی خبر سے دینی، علمی اور سماجی حلقوں میں غم وافسوس کی لہر دوڑ گئی ہے۔ قاری فضل الرحمان کے انتقال کی خبر نے اہل خانہ، عزیز واقارب، احباب اور چاہنے والوں کو غمزدہ کر دیا ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق قاری فضل الرحمان گانوڑی کی طبیعت گزشتہ روز اپنے دفتر شاہین باغ میں اچانک بگڑ گئی تھی۔ انہیں ہارٹ اٹیک آنے کے بعد دماغ کی رگ پھٹنے کی اطلاع سامنے آئی تھی، جسکے بعد انہیں دہلی کے پنتھ اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا، بعدازاں صفدر جنگ اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا، جہاں وہ زیر علاج تھے تاہم زندگی اور موت کے اس مرحلے میں وہ جانبر نہ ہوسکے اور اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ قاری فضل الرحمان گانوڑی ایک خوش مزاج، ملنسار اور شاندار شخصیت کے مالک تھے۔ انکا اچانک دنیا سے رخصت ہوجانا اہل خانہ اور چاہنے والوں کیلئے بڑا صدمہ ہے۔ انکے انتقال پر مختلف حلقوں سے اظہارِ تعزیت کیا جا رہا ہے اور مرحوم کیلئے دعائے مغفرت کی اپیل کی جارہی ہے۔

ریس کورس مسجد اور قبرستان کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے: جماعت اسلامی

وقف بورڈ کی جانب سے بے دخلی کے خلاف مؤثر قانونی چارہ جوئی نہ کئے جانے پر تشویش کا اظہار

نئی دہلی، (صحافت بیورو): جماعت اسلامی ہند کے نائب امیر ملک معتصم خان نے مطالبہ کیا ہے کہ نئی دہلی کی تاریخی ریس کورس مسجد کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے، بنیادی سہولیات کو بحال کیا جائے اور مسجد کو نمازیوں کے لیے بلا روک ٹوک کھلا رکھا جائے۔ انہوں نے مسجد کو خالی کرنے کے نوٹس اور اسے منہدم کئے جانے کے خطرے پر اپنی گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ آج یہاں اپنے ایک بیان میں ملک معتصم خان نے کہا کہ یہ بات انتہائی تشویش ناک ہے کہ تاریخی ریس کورس مسجد کو خالی کرنے کے نوٹس اور انہدام کے خطرے کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریس کورس مسجد میں برسوں سے لوگ عبادت کرتے آئے ہیں جو کہ 1977 سے سرکاری گزٹ میں اوقاف کی جائداد کے طور پر درج ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم حکام سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مسجد کی دستاویزی حیثیت اور متعلقہ ریکارڈ کو لازمی طور پر پیش نظر رکھا جائے اور اس تاریخی مسجد اور اس سے متصل قبرستان کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ ملک معتصم خان نے کہا کہ ہم مسجد کی بجلی منقطع کئے جانے اور جگہ خالی کرنے کے لیے مسجد کے امام پر غیر قانونی دباؤ ڈالے جانے پر بھی گہری تشویش کا اظہار کرتے ہیں۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ بجلی اور پانی کی سہولیات کو فوری طور پر بحال کیا جائے اور نمازیوں کیلئے مسجد میں آنے

جانے کا راستہ روک ٹوک کے بغیر کھلا رکھا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے اقدامات انتہائی نامناسب اور انصاف کے اصولوں کے منافی ہیں۔ انتظامیہ کو اپنے اقدامات قانونی بنیاد پر ثابت کرنے چاہئے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ عبادتگاہوں اور نمازیوں کا احترام ہر حال میں برقرار رہے۔ ملک معتصم خان نے وقف بورڈ کی جانب سے بے دخلی کے خلاف مؤثر قانونی چارہ جوئی نہ کئے جانے کی اطلاعات پر بھی تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ اوقاف کی جائیدادوں کے تحفظ کی ذمہ داری جن اداروں کو سونپی گئی ہے، انہیں اپنی ذمہ داریاں پوری مستعدی سے نبھانی چاہئے اور ایسی جائیدادوں کو خطرہ لاحق ہونے کی صورت میں بروقت قانونی اقدامات کرنا چاہئے۔ حکام کو چاہیے کہ وہ قانون کی بالادستی برقرار رکھیں اور تاریخی اہمیت کی حامل عبادت گاہوں کا تحفظ کریں۔ ملک معتصم خان نے زور دے کر کہا کہ ریس کورس مسجد ان مساجد میں شامل ہے جنہیں انہدام کے خطرات کا سامنا ہے۔ اس سے مسلم برادری میں بے چینی بڑھ رہی ہے اور ایسے اقدامات کے پس پردہ مقاصد کے بارے میں سنگین سوالات پیدا ہو رہے ہیں۔ انہوں نے حکام سے اپیل کی کہ وہ غیر منصفانہ فیصلوں سے گریز کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ انتظامی اختیارات کا غلط استعمال فرقہ وارانہ سیاست اور اقلیتوں کے خلاف نفرت کو فروغ دینے کے لیے نہ ہو۔ جماعت اسلامی ہند انتظامیہ سے مطالبہ کرتی ہے کہ مسجد اور اس سے متصل قبرستان کا تحفظ کیا جائے، اس کی بنیادی سہولیات بحال کی جائیں، نمازیوں کے لیے آمد ورفت کو یقینی بنایا جائے اور انہدام سے متعلق تمام کارروائیوں کو مکمل طور پر روک دیا جائے۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ میں طلبہ یونین کا آئین تیار کرنے کیلئے کمیٹی تشکیل

انتخابات کی بحالی کیلئے طلبہ کے جاری احتجاج کو بات چیت، باہمی اعتماد، بامعنی اور تعمیری رابطے کے ذریعے حل کرنے کے عزم کا اعادہ

نئی دہلی، (صحافت بیورو): جامعہ ملیہ اسلامیہ نے طلبہ کے جاری احتجاج کو بات چیت، باہمی اعتماد، بامعنی اور تعمیری رابطے کے ذریعے حل کرنے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ 18 اکتوبر کو احتجاج کرنے والے طلبہ سے بات چیت کرنے اور انکے مطالبات کا جائزہ لینے کیلئے سینئر ڈینز اور پروفیسران پر مشتمل 7 رکنی اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اس کمیٹی نے مذاکرات کا سلسلہ شروع کیا اور کیمپس میں طلبہ کی نمائندگی کے مسئلے کو حل کرنے کی جانب مزید اقدامات کیے۔ کمیٹی نے اگلے ہی دن 19 اکتوبر کی صبح احتجاج کرنے والے طلبہ سے رابطہ کیا اور بات چیت کا آغاز کرنے کیلئے احتجاج کے مقام کا دورہ کیا۔ یہ ابتدائی رابطہ نتیجہ خیز رہا اور اس نے مزید بات چیت کی بنیادیں ہموار کیں۔ اسکے بعد کمیٹی نے باقاعدہ طلبہ کی فہرست طلب کی اور طلبہ کے ایک نمائندہ گروپ کو ’ڈین آف سوشل سائنسز‘ کے دفتر میں مذاکرات کیلئے مدعو کیا۔ اس دعوت کے جواب میں طلبہ کے نمائندوں نے 20 اکتوبر کو ’ڈین، فیکلٹی آف سوشل سائنسز‘ کے دفتر میں چلنے والے دو گھنٹے طویل اجلاس میں شرکت کی، جس میں ان کی باتیں سنی گئیں اور ان پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ بعد ازاں 20 اکتوبر کی شام ’ڈین آف اسٹوڈنٹس ویلفیئر‘ کے دفتر میں ایک اور میٹنگ ہوئی جس کا مقصد مذاکرات کی کاروائی اور روداد کو باضابطہ شکل دینا تھا، جس میں طلبہ کی جانب سے پیش کردہ اہم تجاویز کو بھی شامل کیا گیا۔ تاہم کئی دور کی بات چیت اور دستاویز کو حتمی شکل دینے کی کوششوں کے باوجود طلبہ نے کاروائی کی روداد پر دستخط کرنے سے اتفاق نہیں کیا۔ اس کے باوجود مذکورہ کمیٹی اور جامعہ انتظامیہ اس مسئلے کا حل تلاش کرنے کی کوششوں میں مصروف رہی ہے۔ جامعہ کے وائس چانسلر پروفیسر مظہر آصف کی صدارت اور رجسٹرار پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی کی موجودگی میں آج ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں 18 اکتوبر کو تشکیل دی گئی اعلیٰ سطحی کمیٹی کے تمام اراکین، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے تمام ڈینز، ڈین اسٹوڈنٹس ویلفیئر، کنٹرولر امتحانات، ڈین اکیڈمک افیئرز، چیف پراکٹر، تمام پرووسٹس، چیف پبلک ریلیشنز آفیسر اور سیکیورٹی ایڈوائزر نے شرکت کی۔ اجلاس میں اعلیٰ سطحی کمیٹی کی سفارشات اور طلبہ کے ساتھ بات چیت پر غور وخوض کیا گیا، نیز کیمپس میں امن اور معمول کے حالات بحال کرنے کیلئے آگے کا راستہ تلاش کرنے پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ تفصیلی بحث ومباحثے کے بعد جامعہ ملیہ اسلامیہ نے ’جامعہ ملیہ اسلامیہ طلبہ یونین‘ کا آئین مرتب کرنے کیلئے ایک کمیٹی تشکیل دینے کا اعلان اور نوٹیفکیشن جاری کیا ہے۔ یہ اقدام ’جامعہ ملیہ اسلامیہ ایکٹ، 1988 کی دفعہ (جے) 23 اور (کے)‘ کے تحت کیا گیا ہے۔ یہ کمیٹی 2006 میں جامعہ ملیہ اسلامیہ اسٹوڈینٹ یونین کی تحلیل کے اسباب، اس یونین سے متعلق عدالتوں کے مختلف فیصلوں اور لنگدوہ کمیٹی (2007) کی سفارشات کا جائزہ لے گی۔ اس معاملے کا تفصیلی جائزہ لینے کی ضرورت اس لیے پیش آئی کیونکہ یونیورسٹی میں آخری ’اسٹوڈنٹس یونین‘ 2006 میں تحلیل کر دی گئی تھی۔ گزشتہ دو دہائیوں کے دوران کئی اہم تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں جن کے پیش نظر موجودہ قانونی اور ادارہ جاتی ڈھانچے کی روشنی میں اس مسئلے پر نظر ثانی کرنا ناگزیر ہوگیا ہے۔ یہ کمیٹی، جامعہ ملیہ اسلامیہ میں طلبہ یونین کے انتخابات سے متعلق عدالتی احکامات، طلبہ تنظیموں اور یونیورسٹیوں، کالجوں نیز اعلیٰ تعلیم کے دیگر اداروں میں اسٹوڈنٹس یونین کے انتخابات کے حوالے سے ’لنگدوہ کمیٹی رپورٹ‘ کی سفارشات نیز جامعہ ملیہ اسلامیہ کے متعلقہ قوانین وضوابط کا جائزہ لے گی۔ احتجاج کرنیوالے طلبہ کی خیریت اور تحفظ کو یقینی بنانے کی اپنی مسلسل کوششوں کے تحت یونیورسٹی انتظامیہ نے چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر ارشاد حسین نقوی کی نگرانی میں ایک طبی ٹیم تعینات کی ہے، جو بھوک ہڑتال پر بیٹھے طلبہ کی صحت کی صورتحال کی مسلسل نگرانی کرے گی۔ احتجاج کے مقام پر ایک ایمبولینس کا انتظام بھی کیا گیا ہے تاکہ بوقت ضرورت فوری طبی امداد فراہم کی جاسکے۔

عوام کی شکایات کا حل حساسیت کے ساتھ یقینی بنائیں

وزیراعلیٰ یوگی کی ہدایت، جنتا دربار میں متاثرین سے ملاقات

گورکھپور : (پی این ایس) اترپردیش کے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بدھ کی صبح گورکھناتھ مندر میں عوامی دربار لگایا اور لوگوں کی شکایات سنیں۔ اس موقع پر انہوں نے متعلقہ افسران کو شکایات کے ازالے کے لیے ضروری ہدایات بھی دیں۔ عوامی دربار کے دوران وزیراعلیٰ نے افسران سے کہا، ''ہر شخص کی پریشانی دور کرنا اور عوام کی فلاح و بہبود کے ساتھ ان کی زندگیوں میں خوش حالی لانا حکومت کا عزم ہے۔ اس عزم کے مطابق ہر متاثرہ شخص کے ساتھ حساسیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کی شکایت کا حل یقینی بنایا جائے۔'' جاری کردہ پریس ریلیز کے مطابق، عوامی دربار میں وزیراعلیٰ نے تقریباً 200 لوگوں سے ملاقات کی۔ وہ مندر کے احاطے میں واقع مہنت دگ وجے ناتھ اسمرتی بھون کے سامنے بیٹھے لوگوں کے پاس گئے اور ایک ایک کرکے ان کے مسائل سنے۔ وزیراعلیٰ نے تمام لوگوں کی درخواستیں متعلقہ افسران کو بھیجتے ہوئے انہیں ہدایت دی کہ شکایات کا جلد اور اطمینان بخش حل یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے لوگوں کو یقین دلایا کہ حکومت ہر متاثرہ شخص کی پریشانی دور کرنے کے لیے پابند عہد ہے۔

انہوں نے افسران کو یہ بھی ہدایت دی کہ دوسروں کی زمین پر غیر قانونی قبضہ کرنے یا کمزور لوگوں کو ان کی املاک سے بے دخل کرنے والوں کو کسی بھی صورت میں بخشا نہ جائے اور ان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے۔ پریس ریلیز کے مطابق، اگر زمین یا جائیداد کا تنازع خاندانی نوعیت کا ہو تو متعلقہ فریقوں کو ایک ساتھ بٹھا کر باہمی بات چیت کے ذریعے معاملہ حل کرایا جائے۔ محکمہ مال اور پولیس سے متعلق معاملات کو مکمل شفافیت اور غیر جانب داری کے ساتھ حل کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے وزیراعلیٰ نے کہا، ''کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں ہونی چاہیے۔ ہر متاثرہ شخص کی مدد حساسیت کے ساتھ کی جائے۔ جو لوگ کسی بھی وجہ سے سرکاری اسکیموں کے فوائد سے محروم رہ گئے ہیں، انہیں ان فوائد سے مستفید کیا جائے۔'' طبی علاج کے لیے مالی مدد طلب کرنے والے بعض افراد نے بھی یوگی آدتیہ ناتھ سے ملاقات کی۔ وزیراعلیٰ نے انہیں یقین دلایا کہ حکومت ان کے علاج کے لیے ہر ممکن مدد فراہم کرے گی۔ پریس ریلیز کے مطابق، ان کی درخواستیں متعلقہ افسران کو بھیجتے ہوئے وزیراعلیٰ نے ہدایت دی کہ علاج کے اخراجات کا تخمینہ تیار کرنے کا عمل جلد از جلد مکمل کیا جائے اور تخمینہ منظوری کے لیے حکومت کو بھیجا جائے۔ انہوں نے علاج کے لیے مالی مدد مانگنے والے لوگوں سے یہ بھی پوچھا کہ آیا ان کے پاس آیوشمان کارڈ ہے۔ جن لوگوں کے پاس یہ کارڈ نہیں تھا، ان کے لیے متعلقہ افسران کو ہدایت دی کہ ضرورت مند ہر شخص کو آیوشمان کارڈ فراہم کرنے کا انتظام کیا جائے۔

عوامی دربار میں کچھ خواتین اپنے بچوں کے ساتھ بھی پہنچی تھیں۔ پریس ریلیز کے مطابق، وزیراعلیٰ نے بچوں کو دل لگا کر پڑھنے کی ترغیب دی، انہیں چاکلیٹ دی اور پیار و دعاؤں سے نوازا۔ بدھ کی صبح گورکھناتھ مندر کے احاطے میں چہل قدمی کے دوران یوگی آدتیہ ناتھ گؤشالہ بھی گئے۔ وہاں انہوں نے گایوں کو پیار کیا، ان کی پیٹھ تھپتھپائی اور انہیں روٹی و گڑ کھلایا۔ مندر کے احاطے میں گھومتے ہوئے وزیراعلیٰ نے بچوں کو اپنے پاس بلایا، ان سے بات چیت کی، چاکلیٹ دی اور دل لگا کر پڑھنے کی نصیحت کرتے ہوئے انہیں دعائیں دیں۔ پریس ریلیز کے مطابق، اس موقع پر انہوں نے ایک بچے کی اناپرشن رسم بھی ادا کی، جو ہندو روایت میں بچے کو پہلی بار ٹھوس غذا کھلانے کی تقریب ہے۔

پولیس میموریل ڈے پر شہید پولیس اہلکاروں کو وزیراعلیٰ یوگی نے پیش کی خراج عقیدت

لکھنؤ: (پی این ایس) وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے پولیس میموریل ڈے پر شہید پولیس اہلکاروں کو خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے X پر نئے اترپردیش میں ہونے والی تبدیلیوں کی تصویر بھی شیئر کی، جس میں کہا گیا کہ نئے اترپردیش میں کوئی بھی قانون سے بالاتر نہیں ہے۔ وزیراعلیٰ نے لکھا کہ آج پولیس میموریل ڈے پر میں ان تمام بہادر پولیس اہلکاروں کو سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے ملک کی سلامتی، معاشرے کے امن اور شہریوں کی جانوں کی حفاظت کرتے ہوئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ وزیراعلیٰ نے گزشتہ حکومت کے اقدامات کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ 2017 سے پہلے ریاست میں مافیا راج تھا۔ اس وقت قانون شکن عناصر کے حوصلے اتنے بلند تھے کہ متھرا کے جواہر باغ میں قانون کی حفاظت کرتے ہوئے بہادر پولیس اہلکاروں کو اپنی جانیں قربان کرنی پڑیں۔ وزیراعلیٰ نے واضح کیا کہ نئے اترپردیش میں کوئی بھی قانون سے بالاتر نہیں ہے۔ اترپردیش بدامنی کی حالت سے جشن کی حالت میں تبدیل ہوگیا ہے۔ پولیس کو مجرموں کے خلاف موثر کارروائی کرنے کی آزادی دی گئی ہے۔

لکھنؤ: وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے پولیس لائن میں پولیس میموریل ڈے پر شہید پولیس اہلکاروں کو خراج عقیدت پیش کیا اور ان کے اہل خانہ کو اعزاز سے نوازا۔

وزیر دفاع آج کریں گے ڈرامہ ''جانتا راجہ'' کا افتتاح

غازی آباد : (پی این ایس) اترپردیش کے غازی آباد میں واقع سن سٹی (NH-24) میں 22 اکتوبر سے قومی شعور، بہادری اور ثقافتی فخر کی تاریخی گونج سنائی دے گی۔ ہریدوار کے دیویہ پریم سیوا مشن کے زیر اہتمام چھترپتی شیواجی مہاراج کی زندگی پر مبنی دنیا کے سب سے بڑے تاریخی ڈرامے 'جانتا راجہ' کی شاندار پیش کش 22 سے 28 اکتوبر 2026 تک ہونے جا رہی ہے۔ اس عظیم الشان پیش کش کا باضابطہ افتتاح ملک کے وزیر دفاع راجناتھ سنگھ بحیثیت مہمان خصوصی کریں گے۔ افتتاحی تقریب میں جونا اکھاڑے کے آچاریہ مہامنڈلیشور پوجیہ سوامی اودھیشانند گری جی مہاراج کی مقدس آشیرواد حاصل ہوگی۔ اس کے ساتھ ہی راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (RSS) کے آل انڈیا رابطہ سربراہ رام لال جی خصوصی مہمان کے طور پر موجود رہیں گے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے قومی صدر نتن نوین سمیت سیاست، عدلیہ اور سماج کی کئی معزز شخصیات بھی اس تاریخی لمحے کی گواہ بنیں گی۔ تقریب کے مقام سن سٹی میں منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے دیویہ پریم سیوا مشن کے صدر ڈاکٹر آشیش گوتم (بھیا جی) نے غازی آباد میں اس تقریب کی تاریخی اہمیت واضح کی۔ انہوں نے بتایا کہ 16 ویں صدی میں مغل حکمراں اورنگزیب کی قید (آگرہ) سے نکلنے کے بعد چھترپتی شیواجی مہاراج سب سے پہلے غازی آباد میں واقع تاریخی شری دودھیشور ناتھ مہادیو

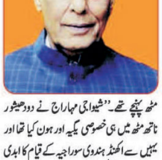

مٹھ پہنچے تھے۔ ''شیواجی مہاراج نے دودھیشور ناتھ مٹھ میں ہی خصوصی یگیہ اور ہون کیا تھا اور یہیں سے اکھنڈ ہندوی سوراجیہ کے قیام کا ابدی عزم کیا تھا۔ اسٹیج پر چھترپتی شیواجی مہاراج کی زندگی سے وابستہ تاریخی قلعوں، سنگھ گڑھ، پرتاپ گڑھ اور رائے گڑھ کی بڑی نقلیں تیار کی گئی ہیں۔ تقریب کی کامیابی کے لیے مقام پر تعمیر کیے گئے 'شیواوترن منڈپم' میں شردیہ نوراتری کے پہلے دن سے ہی مسلسل رودر ابھیشیک کیا جا رہا ہے، جو 28 اکتوبر تک جاری رہے گا۔

سات روز تک جاری رہنے والے اس میلے میں سابق صدر رام ناتھ کووند، اتراکھنڈ کے وزیراعلیٰ پشکر سنگھ دھامی، دہلی کی وزیراعلیٰ ریکھا گپتا، نرنجنی اکھاڑے کے آچاریہ مہامنڈلیشور سوامی کیلاش آنند گری، سوامی رام دیو، آچاریہ بال کرشن، سوامی چدانند منی، ستوا بابا، اکھاڑا پریشد کے جنرل سکریٹری مہنت رویندر پوری اور ایودھیا کے سنت متھلیش نندنی شرن مہاراج جیسی ممتاز شخصیات شرکت کریں گی۔ اس کے علاوہ جھارکھنڈ کے گورنر سنتوش گنگوار، تلنگانہ کے گورنر شیو پرتاپ شکلا، انڈمان نکوبار کے لیفٹیننٹ گورنر دنیش شرما، رکن پارلیمنٹ انوراگ ٹھاکر، رکن اسمبلی رگھوراج پرتاپ سنگھ (راجہ بھیا) اور مہاراشٹر کی نائب وزیراعلیٰ سنیترہ پوار بھی تقریب میں شرکت کریں گی۔ منتظمین کے مطابق دہلی-این سی آر، مغربی اتر پردیش، اتراکھنڈ اور ہریانہ سے ہر روز تقریباً 15 ہزار سے زیادہ ناظرین کے جمع ہونے کا اندازہ ہے۔ پریس کانفرنس میں منتظم کمیٹی کے صدر ڈاکٹر راجیش گپتا، کنوینر ونئے چودھری، جنرل سکریٹری دیپک شرما، ڈاکٹر سنجے چترویدی، راگھویندر سنگھ اور میڈیا انچارج رگھوبیر چھیاریا خاص طور پر موجود رہے۔

دو آئی پی ایس افسران کی ذمہ داریوں میں تبدیلی

لکھنؤ: (پی این ایس) اترپردیش میں یوگی حکومت نے بدھ کو دو سینئر آئی پی ایس افسران کی ذمہ داریاں بدل دی ہیں۔ سرکاری حکم کے مطابق 1995 بیچ کے آئی پی ایس افسر اشوک کمار سنگھ کو اترپردیش سول سیکورٹی کا ڈائریکٹر جنرل آف پولیس (ڈی جی) مقرر کیا گیا ہے۔ دریں اثنا 1994 بیچ کے آئی پی ایس افسر دھرو کانت ٹھاکر (ڈی کے ٹھاکر) کو سول سیکورٹی کے اضافی چارج سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ اس تبدیلی کے بعد ڈی کے ٹھاکر اب پولیس کے ڈائریکٹر جنرل اور اترپردیش ہوم گارڈز کے کمانڈنٹ جنرل کی ذمہ داریاں سنبھالیں گے۔ اشوک کمار سنگھ اترپردیش سول سیکورٹی کے نئے ڈائریکٹر جنرل آف پولیس کے طور پر کام کریں گے۔ سرکاری حکم کے مطابق اشوک کمار سنگھ پہلے ڈائریکٹر جنرل آف پولیس اور لکھنؤ میں اترپردیش پولیس ریکروٹمنٹ اینڈ پروموشن بورڈ کے ممبر سکریٹری کے طور پر تعینات تھے۔ اب انہیں سول سیکورٹی ڈیپارٹمنٹ کی کمان سونپی گئی ہے۔ دریں اثنا، ڈی کے ٹھاکر پولیس کے ڈائریکٹر جنرل اور اترپردیش ہوم گارڈز کے کمانڈنٹ جنرل کے ساتھ سول سیکورٹی ڈیپارٹمنٹ کا اضافی چارج بھی سنبھالے ہوئے تھے۔ تازہ حکم کے بعد ان سے یہ اضافی ذمہ داری واپس لے لی گئی ہے۔

حکومت بچانے کیلئے شردھا کے خلاف کارروائی: اکھلیش

لکھنؤ: (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے شردھا دوبے کے معاملے پر حکومت پر سخت حملہ کیا۔ انہوں نے براہ راست الزام لگایا کہ شردھا کے خلاف کارروائی حکومت کو بچانے کے لیے کی جا رہی ہے۔ ایس پی سپریمو نے ایک بار پھر عہدیداروں کو متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ ''عہدیداروں کی طرح رہو، اگر سیاسی کارکن بنتے رہو تو جیل جانے کے لیے تیار رہو''۔ سابق وزیراعلیٰ نے ووٹر لسٹوں، شکشامتر، تحفظات، اعظم خان، اور ایل ڈی اے میں بدعنوانی جیسے مسائل پر بھی حکومت پر حملہ کیا۔ شردھا دوبے کیس کا حوالہ دیتے ہوئے اکھلیش یادو نے الزام لگایا کہ اگر میڈیا ٹھیک سے کام کرے تو کئی بڑے سینئر افسروں کے نام سامنے آسکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی ممبران بھی عقیدے اور یقین سے کھیلتے ہیں۔ تاہم انہوں نے اس معاملے میں کسی افسر کا نام نہیں لیا۔ ایس پی صدر نے ووٹر لسٹ پر بھی سوال اٹھائے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کے تمام لیڈروں کو ووٹر لسٹ تک رسائی حاصل ہے۔ سرکار کے وزراء کے پاس ووٹر لسٹ کہاں سے آئی؟ اکھلیش یادو نے الزام لگایا کہ وزیروں کے صوتی میسج ہر جگہ گردش کر رہے ہیں۔ انہوں نے انتخابی عمل کی شفافیت پر سوال

اٹھاتے ہوئے بی جے پی پر الیکشن جیتنے کے لیے بے ایمانی اور دھاندلی کا الزام لگایا۔ شکشامتروں کے معاملے پر، سابق وزیراعلیٰ نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی نے ان کے لئے آدھی ادھوری اسکیم شروع کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اگر سماج وادی پارٹی کی حکومت بنتی ہے تو شکشامتروں کو مکمل طور پر ٹیچر بنا کر ترقی دی جائے گی اور سرکاری نوکریاں دی جائیں گی۔ انہوں نے ریزرویشن، حقوق اور احترام کے تئیں ایس پی کی وابستگی کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ صرف سماج وادی پارٹی ہی ریزرویشن، حقوق اور احترام فراہم کرسکتی ہے۔ لکھنؤ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایل ڈی اے) پر نشانہ لگاتے ہوئے اکھلیش یادو نے کہا کہ یہ محکمہ بدعنوانی کا گڑھ بن گیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی ممبران نے ایل ڈی اے کو بدعنوانی کے محکمے میں تبدیل کر دیا ہے، جہاں پیسہ اکٹھا کیا جاتا ہے۔ سینئر لیڈر اعظم خان کا مسئلہ اٹھاتے ہوئے ایس پی صدر نے کہا کہ ریاستی حکومت نے ان کے ساتھ بڑے پیمانے پر ناانصافی کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سماج وادی پارٹی اعظم خان کو انصاف دلانے کے لیے انتھک محنت کرتی رہے گی۔ اکھلیش یادو نے وزیراعلیٰ پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ وزیراعلیٰ کا عہدہ محفوظ نہیں ہے اور عوام اس بار ان سے چھیننے والی ہے۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ وزیراعلیٰ اپنا عہدہ بچانے کے لیے کچھ بھی کہیں گے۔

اترپردیش بی جے پی کی مجلس عاملہ کا اعلان جلد

لکھنؤ: (پی این ایس) 2027 کے اترپردیش اسمبلی انتخابات کے لیے، بی جے پی ٹیچر-گریجویٹ ایم ایل سی انتخابات کے بعد اپنی ریاستی ورکنگ کمیٹی کا اعلان کرے گی۔ اس کی وجہ وزیر داخلہ امت شاہ کے 30-31 مئی کو اترپردیش کے مجوزہ دورے کو بتایا جا رہا ہے۔ لکھنؤ کے دورے کے دوران ورکنگ کمیٹی کے ساتھ میٹنگ طے ہے۔ پنکج چودھری نے بی جے پی کے صدر کا عہدہ سنبھالنے کے فوراً بعد تمام مورچوں کے ریاستی صدور کا اعلان کیا۔ اس سے تمام پارٹی تنظیمیں اضلاع میں مورچہ بنانے اور تنظیم کے تقاضوں کے مطابق علاقائی ورکنگ کمیٹیوں کا اعلان کرنے کے قابل ہو جائیں گی۔ فی الحال یوتھ فرنٹ اور مائینارٹی فرنٹ کمیٹیوں کے ساتھ ریاستی ورکنگ کمیٹی کی تشکیل نہیں ہوئی ہے۔ ریاست میں 23 اکتوبر کو ہونے والے ٹیچر اور گریجویٹ ایم ایل سی انتخابات کے بعد، امید کی جاتی ہے کہ پارٹی اپنے باقی کمیٹی ممبران کے اعلان کے ساتھ ریاستی ورکنگ کمیٹی کی تشکیل کرے گی۔ وزیر داخلہ امیت شاہ اس ماہ کے آخر یا نومبر کے پہلے ہفتہ تک ریاست کا دورہ کرنے والے ہیں۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ پارٹی ان کے دورے کے فوراً بعد انتخابی موڈ میں داخل ہو جائے گی۔ پارٹی کے ترجمان ڈاکٹر انکش ترپاٹھی نے کہا کہ بی جے پی ایک جمہوری پارٹی ہے۔ ہم نے تنظیم کی تشکیل کا عمل تقریباً مکمل کر لیا ہے۔ ریاستی ورکنگ کمیٹی کے ارکان کا بھی جلد اعلان کیا جائے گا۔ ریاستی ورکنگ کمیٹی ریاستی سطح پر بھارتیہ جنتا پارٹی کی سب سے اہم پالیسی سازی اور فیصلہ ساز ادارہ ہے۔ یہ قومی قیادت اور نچلی سطح کے کارکنوں کے درمیان ایک کڑی کا کام کرتا ہے۔ ورکنگ کمیٹی کے کاموں اور ذمہ داریوں میں تنظیمی پالیسیوں اور حکمت عملیوں کی تشکیل، سیاسی، اقتصادی اور سماجی قراردادوں کی منظوری، انتخابی انتظام اور حکمت عملی کی تیاری، حکومت اور تنظیم کے درمیان ہم آہنگی، تربیت اور کارکنوں کی ترقی، فنڈ اور مالیاتی انتظام، نظم و ضبط اور ڈویژن کی سطح پر تنظیمی کام کا وقتاً فوقتاً جائزہ، اور نظم و ضبط برقرار رکھنا شامل ہے۔

لکھنؤ: انڈمان و نکوبار جزائر کے لیفٹیننٹ گورنر ڈاکٹر دنیش شرما، ممبر اسمبلی راجیشور سنگھ و ممبر کونسل ڈاکٹر مہیندر سنگھ نے سٹی مانٹیسری اسکول میں دسہرہ پر اسلحہ کی پوجا کی۔

لکھنؤ : یوپی کانگریس انچارج راجیندر پال گوتم، قومی ترجمان سپریہ شری نیت، ریاستی صدر آرادھنا مشرا اور عمران مسعود نے پارٹی دفتر میں اخبار نویسوں سے گفتگو کی۔

ایس آئی آر پر کانگریس نے اٹھائے سوال، نام بدلنے کا دعویٰ

لکھنؤ : (پی این ایس) کانگریس نے اترپردیش میں ووٹر لسٹ کے خصوصی نظر ثانی (SIR) کو لے کر الیکشن کمیشن پر سنگین الزامات لگائے ہیں۔ لکھنؤ میں پارٹی ہیڈکوارٹر میں ایک پریس کانفرنس میں ریاستی انچارج راجندر پال گوتم نے دعویٰ کیا کہ پیلی بھیت صدر اسمبلی حلقہ میں 13,150 ووٹروں کے نام تبدیل کیے گئے، جب کہ فہرست سے 804 ناموں کو ہٹا دیا گیا۔ کانگریس نے الزام لگایا کہ ووٹر لسٹ میں ناموں کو شامل کرنے، حذف کرنے اور تبدیل کرنے کے اس مبینہ انداز سے انتخابی عمل متاثر ہوسکتا ہے۔ پریس کانفرنس میں ریاستی صدر آرادھنا مشرا 'مونا'، ایگزیکٹیو صدر عمران مسعود، قومی ترجمان سپریہ شرینت، میڈیا ڈیپارٹمنٹ کے صدر کنور سنگھ نشاد، وائس چیئرمین پرینکا گپتا، اور ریاستی ترجمان انشو اوستھی بھی موجود تھے۔ راجیندر پال گوتم نے بتایا کہ الیکشن کمیشن نے مختلف ریاستوں میں ایس آئی آر عمل مکمل کیا اور 10 اپریل کو حتمی مسودہ فہرست جاری کی۔ ان کے مطابق، ووٹرز کو ووٹر لسٹ میں ان کے نام، ججے، اور EPIC نمبروں کی درستگی سے یقین دلایا گیا۔ کانگریس لیڈر نے الزام لگایا کہ جولائی اور ستمبر کے درمیان اترپردیش میں ووٹر لسٹ کے ڈیٹا میں بعد میں تبدیلیاں کی گئیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پیلی بھیت صدر اسمبلی حلقہ میں 13,150 نام تبدیل کیے گئے، 804 کو ہٹا دیا گیا، اور تقریباً 2,600 نام شامل کیے گئے، جن کے بارے میں پارٹی کا دعویٰ ہے کہ اب وہ وہاں نہیں رہتے ہیں۔ راجندر پال گوتم نے کچھ ایسے کیسوں کی مثالیں پیش کیں جہاں ووٹر کا ای پی آئی سی نمبر اور سیریل نمبر وہی رہا، لیکن نام تبدیل کر دیا گیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ڈرافٹ لسٹ میں ایک ووٹر کا نام راشد تھا، لیکن بعد میں اسے رفیق یا عبدل کر دیا گیا۔ کانگریس لیڈر کے مطابق ایسی صورتحال میں ووٹروں کو اپنے شناختی کارڈ کے ساتھ پولنگ اسٹیشن پہنچنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر شناختی کارڈ اور فہرست میں نام مماثل نہیں ہے تو کوئی شخص ووٹ کا حق کیسے استعمال کرے گا۔ راجیندر پال گوتم نے کہا کہ پارٹی نے ایسے معاملات کی ایک فہرست مرتب کی ہے، جس میں بوتھ وار نام کی مبینہ تبدیلیوں کی تفصیل دی گئی ہے۔ انہوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ اگر ووٹر لسٹ میں اس طرح کے تضادات ہوئے تو اس کا اثر انتخابات پر پڑ سکتا ہے۔ کانگریس لیڈر نے الیکشن کمیشن کے کام کاج پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ ووٹر لسٹ میں شفافیت اور درستگی کو یقینی بنانا ضروری ہے۔ تاہم پریس کانفرنس میں لگائے گئے ان الزامات کی آزادانہ تصدیق اور الیکشن کمیشن کا موقف ابھی باقی ہے۔

درگا وسرجن کے بعد تالاب میں ڈوبنے سے تین افراد کی موت

فتح پور: (پی این ایس) اترپردیش کے فتح پور ضلع کے کھاگا تھانہ علاقے میں درگا مورتی کے وسرجن کے بعد ایک المناک حادثہ پیش آیا۔ تالاب میں نہانے گئے پانچ افراد ڈوبنے لگے۔ مقامی لوگوں اور پولیس کی مدد سے دو افراد کو بحفاظت بچا لیا گیا جبکہ تین افراد کی موت ہو گئی۔ واقعے کے بعد پولیس اور انتظامیہ کے اہلکار موقع پر پہنچ گئے۔ نیوز پورٹل 'اے بی پی' پر شائع خبر کے مطابق خوشیاری پور گاؤں ماجرے چک کٹوگن میں نصب دو درگا مورتیوں کا وسرجن سلطان پور تھانہ علاقہ کے نوبستہ گھاٹ پر طے تھا۔ پولس کی موجودگی میں جلوس گھاٹ کی طرف جا رہا تھا۔ اس دوران کچھ لوگ مورتی کے ساتھ چلتے ہوئے اسے مقررہ جگہ پر لے جانے کے بجائے گاؤں کے تالاب پر پہنچ گئے اور وہاں اس کا وسرجن کر دیا۔ مورتی کے وسرجن کے بعد کچھ لوگ نہانے کے لیے تالاب میں اترے۔ اس دوران پانچ افراد کے ڈوبنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر مقامی لوگوں کی مدد سے دو لوگوں کو بحفاظت باہر نکالا۔ کافی کوشش کے بعد تین دیگر افراد کو بھی تالاب سے نکال کر سی ایچ سی ہردو لے جایا گیا۔ وہاں علاج کے بعد تینوں کو مردہ قرار دے دیا گیا۔ پولیس انتظامیہ نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ مورتیوں کو صرف مخصوص جگہوں پر ہی وسرجن کریں اور تالابوں یا وسرجن مقامات کے قریب نہانے سے گریز کریں۔ بدھ کو ہونے والے وسرجن کے پیش نظر تمام متعلقہ مقامات پر پولیس اور انتظامیہ کی ڈیوٹی لگا دی گئی ہے۔

پانی اترنے کے بعد سیلاب متاثرین کی واپسی شروع

لکھنؤ: (پی این ایس) فیض اللہ گنج میں سیلابی پانی کم ہونے کے بعد متاثرین کی اپنے گھروں کو واپسی شروع ہوگئی ہے۔ جن گھروں کو چھوڑ کر لوگ کبھی بے بسی کے عالم میں محفوظ مقامات کی طرف نکلے تھے، آج وہیں لوٹتے ہوئے کسی کے چہرے پر خوشی ہے تو کسی کی آنکھوں میں نمی۔ کہیں اپنے آشیانے میں دوبارہ قدم رکھنے کی راحت ہے تو کہیں اجڑے گھر اور بکھرے سامان اور خراب ہوئے سمرسیبل یا بورنگ کو دیکھ کر دل رنجیدہ ہے۔ سیلاب نے صرف گلیوں اور مکانوں کو پانی میں نہیں ڈبویا تھا، بلکہ سیکڑوں خاندانوں کے سکون، بچوں کی مسکراہٹوں اور برسوں کی محنت سے سنوارے گئے گھروں کو بھی متاثر کیا۔ خواتین، بچے، بزرگ اور بے زبان جانور جس کرب سے گزرے، اسے لفظوں میں بیان کرنا آسان نہیں۔ اب جب پانی اترنے لگا ہے تو لوگوں نے اپنے گھروں کا رخ کرنا شروع کر دیا ہے۔ مگر گھر واپسی کا یہ سفر ہر کسی کے لیے خوشیوں بھرا نہیں۔ کسی کو اپنا گھر دیکھ کر سکون مل رہا ہے تو کوئی گندگی، نمی اور نقصان کے درمیان زندگی کو

دوبارہ سنوارنے کی فکر میں ہے۔ بچوں کے لیے اپنے گھر لوٹنا خوشی کی بات ہے، لیکن ان کے معصوم ذہنوں میں سیلاب کے خوفناک مناظر شاید دیر تک باقی رہیں گے۔

متاثرین کے لیے اصل امتحان اب شروع ہوتا ہے۔ گھروں کی صفائی، الیکٹرانکس کے خراب سامان، روزگار کی فکر اور معمولاتِ زندگی کی بحالی ان کے سامنے بڑے چیلنج ہیں۔ ایسے میں انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ متاثرہ خاندانوں کو ضروری امداد، صفائی، طبی سہولتوں اور نقصانات کے ازالے میں ہر ممکن تعاون فراہم کرے۔ فیض اللہ گنج کی یہ تصویر ایک حقیقت بیان کرتی ہے کہ قدرتی آفت گزر جانے کے بعد بھی اس کے اثرات انسان کے دل و دماغ اور زندگی پر دیر تک باقی رہتے ہیں۔ کہیں گھر لوٹنے کی خوشی ہے، کہیں نقصان کا غم، کہیں نئی شروعات کی امید ہے تو کہیں گزرے دنوں کی تلخ یادیں۔ فیض اللہ گنج کے یہ متاثرین صرف اپنے گھروں کو واپس نہیں لوٹ رہے، بلکہ اپنی اجڑی ہوئی زندگی کو دوبارہ آباد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کے لیے سب سے بڑی راحت یہی ہوگی کہ اب ان کے گھروں میں پانی نہیں، سکون اترے؛ آنکھوں میں آنسو نہیں، خوشیاں لوٹیں؛ اور ان کے بچوں کا بچپن خوف کے بجائے امید کے سائے میں پروان چڑھے۔

جامعہ امام محمد انور شاہ دیوبند میں سالانہ انعامی جلسے کا انعقاد

انعام میں دی جانے والی کتب کے نتائج وثمرات انمول، عہد آفریں اور شخصیت ساز ہوتے ہیں: مولانا سید احمد خضر

دیوبند (عارف عثمانی)

جامعہ امام محمد انور شاہ دیوبند میں سالانہ انعامی اجلاس رئیس الجامعہ مولانا سید احمد خضر شاہ مسعودی کشمیری کی صدارت میں منعقد ہوا، نظامت کے فرائض مولانا سید فضیل احمد ناصری اور مولانا عمر اعجاز قاسمی نے مشترکہ طور پر انجام دیے۔ انضمام الحق ہریانوی تلاوت سے جلسے کا آغاز ہوا۔ نعت علی امجد سہرساوی پیش کی۔ مولانا سید احمد خضر شاہ مسعودی کشمیری نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ انعام میں دی جانے والی کتب اگرچہ حجم میں کم ہوں، مگر ان کے نتائج وثمرات انمول، عہد آفریں اور شخصیت ساز ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مدارس اسلامیہ اسلام کی نشر واشاعت اور فرقۂ ضالہ وباطلہ کی سرکوبی کے لیے افراد سازی کے مراکز ہیں۔ ہمارے اکابر علم دین کی اہمیت کو سمجھتے تھے، اس لیے تمام تر صعوبتوں، کلفتوں اور ابتلا آت کے باوجود علمی سفر میں کبھی مضمحل اور ست وناتواں نہیں ہوئے۔ مولانا سید احمد خضر نے کہا کہ اکابر کا شوق علم وذوق مطالعہ ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔ طلب علوم اسلامیہ ان کی جفاکشی سے روشنی لے کر اپنے مستقبل کو تابناک بنانے کی کوشش کریں۔ جامعہ کے استاذ حدیث اور ماہنامہ محدث عصر کے نائب مدیر مولانا سید فضیل احمد ناصری نے نظامت کے فرائض انجام دیتے ہوئے کہا انسان کی فطرت ہے کہ اپنے بڑوں سے سیکھتا اور اپنے مستقبل کے پروگرام ترتیب دیتا ہے۔ ہمارے اسلاف نے تحصیل علم کے لیے جیسی کوہ کنی کی۔ وہ اپنے آپ میں ایک مثال ہے۔ بلاشبہ وہ شیرین علم کے فرہاد تھے۔ انہوں نے افلاس، تنگ حالی اور فقر و بے مائیگی کو کبھی بھی آڑے نہیں دیا۔ انہوں نے چقندر کے پتے بھی کھائے۔ خشک روٹیاں دریائے دجلہ میں بھگو کر کھائیں، پھر بھی ان کے ارادے کسلمندی کے شکار نہیں ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ دشواریوں نے ان کے عزائم کو کبھی سبوتاژ نہیں کیا، بلکہ ان کی قوت پرواز میں بیش بہا اضافے ہی کیے۔ مولانا ناصری نے کہا کہ طلبہ کے سامنے اب وہ مشکلات نہیں، بلکہ آسانیاں فراوانی سے ہیں، انہیں ان وسائل سے فائدہ اٹھا کر تحصیل علم کے سفر کو تیز گام کرنا چاہیے۔ جامعہ کے صدر المدرسین مولانا وصی احمد قاسمی نے کہا کہ عہد خیر القرون سے لے کر ماضی قریب تک کے اکابر کی زندگی پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ علم حاصل کرنے کے لیے انہوں نے اپنا سب کچھ جھونک دیا۔ اساتذہ سے ان کا قرب اور کتابوں سے ان کا لگاؤ حیرت میں ڈال دیتا ہے۔ جامعہ کے نائب ناظم تعلیمات مفتی نوید دیوبندی نے تعلیمات کی رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے اپنی رپورٹ میں یہ اعداد و شمار پیش کیے۔ جامعہ نے ان تمام معاونین کا شکریہ ادا کیا، جن کے تعاون اور جذبۂ اخلاص کا نتیجے میں یہ کامیاب اجلاس انعقاد پذیر ہو سکا۔ ان معاونین میں دیوبند کے تقریباً تمام ہی کتب خانے شامل ہیں۔ اس موقع پر جامعہ کے تمام اساتذہ: مفتی نثار خالد دیناجپوری، مولانا شبیر احمد قاسمی، مولانا محمد صغیر پرتاپ گڑھی، مولانا محمد سعید پالن پوری، مولانا محمد عثمان دیوبندی، مولانا حمدان شاہ مسعودی، مولانا جمیل احمد قاسمی، قاری بلال احمد چالاک پوری، مولانا ذکی انجم صدیقی، مولانا ثاقب دیوبندی موجود رہے۔ مفتی نثار خالد دیناجپوری کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

ڈی ایم اور ایس ایس پی نے کیا پولنگ بوتھ کا معائنہ

بریلی-مرادآباد بلاک ٹیچر حلقہ کے لئے 23 اکتوبر کو ہوگی ووٹنگ

ضلع مرادآباد کے 12 پولنگ بوتھس پر 7,510 ٹیچر ووٹرز اپنے حق رائے دہی کا استعمال کریں گے

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) ضلع مجسٹریٹ/ضلع الیکشن آفیسر (ڈی ایم) انونے جھا اور سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس ایس پی) ستپال انٹیل نے تحصیل صدر میں بریلی-مرادآباد بلاک ٹیچر حلقہ کے تحت قائم پولنگ بوتھوں کا معائنہ کیا۔ معائنہ کے دوران، انہوں نے الیکشن کمیشن آف انڈیا کی طرف سے مقرر کردہ رہنما خطوط کے مطابق پولنگ اسٹیشنوں پر ووٹر کی سہولیات، ضروری وسائل اور دیگر انتظامات کی دستیابی کی تصدیق کی۔ انہوں نے متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ووٹنگ سے متعلق تمام ضروری انتظامات کو وقت پر مکمل کیا جائے اور انتخابی عمل کو منصفانہ، پرامن اور پرامن طریقے سے انجام دیا جائے۔

ضلع مجسٹریٹ نے بتایا کہ 23 اکتوبر کو ہونے والی ووٹنگ کے لیے ضلع میں کل 12 پولنگ بوتھ بنائے گئے ہیں جن میں 7,510 رجسٹرڈ ووٹرز ہیں۔ انہوں نے متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت کی کہ وہ الیکشن کمیشن آف انڈیا کے رہنما خطوط کے مطابق پولنگ اسٹیشنوں پر تمام ضروری سہولیات کو یقینی بنائیں، تاکہ رائے دہندگان کو ووٹنگ کے دوران کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ضلع مجسٹریٹ مسٹر انونے جھا نے ضلع کے تمام ٹیچر ووٹرز سے اپیل کی کہ وہ 23 اکتوبر کو اپنے مقررہ پولنگ اسٹیشنوں پر پہنچ کر جمہوری عمل میں فعال کردار ادا کریں اور اپنے ووٹ کا حق استعمال کریں۔

کسانوں کے مسائل کو فوری اور مؤثر حل کی ہدایات

ڈی ایم اور ایس ایس پی کی موجودگی میں کلکٹریٹ کے آڈیٹوریم میں یوم کسان کا انعقاد

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (ڈی ایم) انونے جھا اور سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس ایس پی) ستپال انٹل کی موجودگی میں کلکٹریٹ کے آڈیٹوریم میں یوم کسان کا انعقاد کیا گیا۔ میٹنگ کے دوران کسانوں نے گنے کی کرشنگ سیزن، آوارہ جانوروں، فصلوں کی انشورنس معاوضہ، قومی شاہراہوں پر سروس روڈز اور اشیائے خوردونوش میں ملاوٹ سمیت مختلف مسائل اٹھائے۔ ڈی ایم نے متعلقہ عہدیداروں کو کسانوں کے مسائل کے بروقت اور معیاری حل کو یقینی بنانے کی ہدایت دی۔

شوگر ملوں کے کام جلد از جلد شروع کرنے کے کسانوں کے مطالبات کے بعد، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ڈسٹرکٹ شوگر کین آفیسر کو ہدایت کی کہ وہ تمام شوگر ملوں کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کریں اور کسانوں کو سہولت فراہم کرنے کے لیے یکم نومبر سے کام شروع کرنے کو یقینی بنائیں۔ دیہی علاقوں میں آوارہ جانوروں کے مسئلہ کے بارے میں، ضلع مجسٹریٹ نے تمام بلاک ڈیولپمنٹ آفیسرز (بی ڈی او) کو ہدایت دی کہ وہ ہر ترقیاتی بلاک میں ایک کیٹل کیچر خریدیں اور اسے محکمہ حیوانات کے حکام کے حوالے کریں۔ یہ مقامی گائے پناہ گاہوں میں آوارہ جانوروں کو پکڑنے اور محفوظ کرنے کے قابل بنائے گا، اس طرح کسانوں کی فصلوں کو پہنچنے والے نقصان کو کم کرے گا۔ تہواروں کے دوران ملاوٹ شدہ اشیائے خوردونوش کی روک تھام کے سلسلے میں ضلع مجسٹریٹ نے فوڈ سیفٹی ڈپارٹمنٹ کے افسران سے کی جانے والی کارروائیوں کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے واضح ہدایات دیں کہ کھانے پینے کی اشیاء میں غیر قانونی ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف موثر کارروائی کو یقینی بنایا جائے تاکہ عوام کو محفوظ اور معیاری خوراک تک رسائی حاصل ہو سکے۔ کسانوں کو دو سال سے بیمہ کمپنی سے فصل کا معاوضہ نہ ملنے کے معاملے کے بعد، ضلع مجسٹریٹ نے متعلقہ بیمہ کمپنی کے نمائندے سے تفصیلی رپورٹ طلب کی، تاکہ صورتحال کو واضح کیا جا سکے اور ضروری کارروائی کی جا سکے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے نیشنل ہائی ویز اتھارٹی آف انڈیا (NHAI) کے حکام سے فیصلے اور پیش رفت کے بارے میں دریافت کیا۔ حکام نے بتایا کہ ایک تفصیلی پروجیکٹ رپورٹ (ڈی پی آر) کی تیاری جاری ہے، جس میں ضروری ٹریفک مینجمنٹ، روڈ سیفٹی کے معیارات اور روٹ پر مقامی نقل و حمل کی ضروریات کا جائزہ لیا جائے گا۔ موڈھا پانڈے میں ہوائی پٹی کی توسیع کے لیے زمین کے حصول کے دوران معاوضے میں تضاد کا مسئلہ اٹھانے پر، ضلع مجسٹریٹ نے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (فنانس اینڈ ریونیو) مسز ممتا مالویہ کو ہدایت دی کہ وہ اس معاملے کی قواعد کے مطابق جانچ کریں اور سرکل ریٹ پر فیصلہ کریں۔ دیہی علاقوں میں متعدی بیماریوں کی روک تھام کے سلسلے میں، ضلع مجسٹریٹ نے تمام بلاک ڈیولپمنٹ افسران کو ہدایت دی کہ وہ ضرورت کے مطابق اینٹی لاروا اسپرے کو یقینی بنائیں، مچھروں پر مؤثر طریقے سے قابو پایا جا سکے اور بیماریوں کو پھیلنے سے روکا جا سکے۔ کسان دیوس پر ضلع مجسٹریٹ نے متعلقہ عہدیداروں کو کسانوں اور دیہاتیوں سے متعلق مسائل کو سنجیدگی سے لینے اور قواعد کے مطابق ان کے فوری حل کو یقینی بنانے کی ہدایت دی۔ اس موقع پر چیف ڈیولپمنٹ آفیسر محترمہ مرنالی اویناش جوشی، چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر کلدیپ سنگھ کے علاوہ مختلف محکموں کے افسران اور کسانوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔

معروف شاعر ڈاکٹر نواز دیوبندی کی اہلیہ کا انتقال

مرحومہ کے انتقال پر متعدد مدارس اور مکاتب میں قرآن خوانی اور ایصال ثواب کا اہتمام

دیوبند بر (عارف عثمانی)

معروف شاعر ڈاکٹر نواز دیوبندی کی اہلیہ کا آج صبح فجر کے وقت میرٹھ کے ایک اسپتال میں علاج کے دوران انتقال ہوگیا۔ ان کے

انتقال کی خبر سے شہر میں رنج وغم کی لہر دوڑ گئی۔ مرحومہ تقریباً 62 سال کی تھیں طویل عرصے سے علیل تھیں۔ انکو دل کی بیماری کے باعث چند ماہ قبل میرٹھ کے ایک اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ صحت بہتر ہونے کے بعد حال ہی میں مرحومہ کا پتے کا آپریشن کرایا گیا تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ انفیکشن پھیلنے سے ان کی حالت خراب ہوگئی اور علاج کے لئے میرٹھ میں داخل کرایا گیا مگر علاج کے دوران ان کی موت ہوگئی۔ ان کے انتقال کی خبر سے دیوبند سمیت علاقے کے علمی، دینی، ادبی، سماجی اور سیاسی شخصیات نے تعزیت مسنونہ پیش کی۔ مرحومہ نہایت نیک سیرت، صوم وصلوٰۃ کی پابند، غریب پرور خاتون تھیں۔ ان کے انتقال پر عزیز واقارب، متعلقین اور اہل خاندان کے علاوہ علمی وادبی حلقوں سے وابستہ افراد نے گہرے دکھ کا اظہار کیا۔ مرحومہ کی نماز جنازہ بعد نماز عصر احاطہ مولسری دارالعلوم دیوبند میں مہتمم مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی نے ادا کرائی، جس میں علما، سرکردہ شخصیات، عمائدین شہر اور بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ بعد ازاں شاہ ولایت قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ کی ایک بیٹی اور دو بیٹے ہیں۔ ڈاکٹر نواز دیوبندی کی اہلیہ کے انتقال پر دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی، جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا سید محمود مدنی، جمعیۃ علماء ہند کے نائب صدر مولانا سید اسجد مدنی، دارالعلوم وقف دیوبند کے مہتمم مولانا محمد سفیان قاسمی، شیخ الحدیث مولانا سید احمد خضر شاہ مسعودی، مولانا محمد سلمان بجنوری، مفتی سید محمد عفان منصورپوری، صدر القراء قاری ابوالحسن اعظمی، مسلم فنڈ دیوبند کے منیجر، نائب منیجر سید آصف حسین، عیدگاہ کمیٹی کے سکریٹری محمد انس صدیقی، جامعہ طبیہ دیوبند کے سکریٹری ڈاکٹر انور سعید، ڈاکٹر اختر سعید، سابق چیئرمین انعام قریشی، سابق رکن اسمبلی معاویہ علی، اسپرنگ ڈیل اسکول کے چیئرمین سعد صدیقی، اشرف عثمانی، ڈاکٹر عبید اقبال عاصم، شمیم عثمانی، مولانا دلشاد قاسمی، ڈاکٹر ایس اے عزیز، سید وجاہت شاہ، قاضی دانش، سلیم قریشی، اشفاق اللہ خان، عبداللہ راز، نجم عثمانی، ماسٹر ممتاز احمد، قاری راؤ ساجد سمیت شہر کی متعدد سرکردہ شخصیات نے بھی تعزیت پیش کی۔ جامعہ مظاہر علوم سہارنپور کے امین عام مفتی سید صالح الحسنی اور جامع مسجد سہارنپور کے منیجر مولانا فرید مظاہری، سینئر صحافی فیصل خان نے بھی دیوبند پہنچ کر تعزیت مسنونہ پیش کی۔ مرحومہ کے انتقال پر متعدد مدارس اور مکاتب میں قرآن خوانی اور دعائے ایصال ثواب کا اہتمام کیا گیا۔

امتحان میں پوزیشن لانے والے طلبہ کو اعزاز سے نوازا گیا

جامعہ قاسمیہ دارالعلوم زکریا مرادآباد میں انعامی اجلاس کا انعقاد

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) مغربی اترپردیش کے تعلیمی و تربیتی ممتاز ادارے جامعہ قاسمیہ دارالعلوم زکریا، ٹرانسپورٹ نگر، مرادآباد میں شش ماہی امتحان میں پوزیشن لانے والے طلبہ کے اعزاز میں جامعہ کی دیدہ

زیب مسجد "جامع زکریا" میں "انعامی اجلاس" کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی صدارت جامعہ کے مہتمم مولانا محمد ابوذر قاسمی نے فرمائی۔

اس موقع پر تمہیدی کلمات پیش کرتے ہوے جامعہ کے ناظمِ تعلیمات مفتی مرغوب الرحمٰن قاسمی نے فرمایا کہ کامیاب طلبہ اس ترقی و کام یابی پر اکتفاء نہ کریں؛ بلکہ آئندہ بھی مزید ترقیات کے لیے کوشاں رہیں اور پوزیشن نہ لانے والے طلبہ احساس کمتری اور پست حوصلگی کا شکار نہ ہوں؛ بلکہ جدوجہد کے ساتھ حصول علم میں لگے رہیں، خامیوں کو دور کریں اور اگلے امتحان میں پوزیشن لانے کی کوشش کریں۔

تلاوت ونعت کے بعد جامعہ کے استاذ مولانا محمد توفیق قاسمی نے اپنے مختصر خطاب میں فرمایا کہ بڑے خوش نصیب ہیں وہ طلبہ، جنھوں نے امتحان میں پوزیشن حاصل کیں۔

وہ آئندہ بھی اس محنت کو جاری رکھیں اور دیگر امتحانات میں بھی کامیابی حاصل کریں، اور جو طلبہ پوزیشن نہیں لا سکے ہیں وہ بھی نئے عزم وحوصلے کے ساتھ اپنے تعلیمی سفر کو آگے بڑھائیں اور اپنی خامیوں پر نظر ثانی کریں، مزید برآں دنیوی امتحانات کے ساتھ اخروی امتحان کی بھی فکر کریں؛ جو اصل امتحان ہے۔ بعد ازاں مہتمم مولانا محمد ابوذر قاسمی کے ہاتھوں پوزیشن لانے والے خوش نصیب طلبہ کے بیچ بہ شکل کتب انعامات تقسیم کیے گئے۔ اخیر میں مفتی محمد رضوان قاسمی نے فرمایا کہ "بڑے سعادت مند ہیں وہ طلبہ؛ جن کو اللہ تعالیٰ نے علم دین کے حصول کے لیے منتخب کیا، قابل قدر ہیں وہ والدین؛ جنھوں نے اپنے سنہری خوابوں کی تکمیل اور آپ کے روشن مستقبل کے لیے جامعہ میں بھیجا؛ لہٰذا طلبہ عزیز وقت کو غنیمت سمجھیں، محنت وجاں فشانی کے ساتھ کاروان علم کو آگے بڑھائیں اور اپنے والدین کے عزائم کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں"۔ مفتی صاحب ہی کی دعا پر مجلس کا اختتام ہوا، جبکہ نظامت کے فرائض مفتی مرغوب الرحمٰن قاسمی نے انجام دیے۔ اس اجلاس میں مولانا محمد ہاشم قاسمی اور مولانا تنزیل الرحمٰن قاسمی سمیت جامعہ کے تمام اساتذہ وطلبہ نے شرکت کی۔

مرادآباد ڈویژن کی سب جونیئر گرلز فٹ بال ٹیم کا انتخاب

جونپور میں 24 اکتوبر سے ہونگیں مقابلے، مرادآباد ڈویژن کا پہلا میچ 25 اکتوبر کو

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) مرادآباد ڈویژن کی سب جونیئر گرلز فٹ بال ٹیم کا انتخاب کر لیا گیا ہے۔ منتخب ٹیم 24 سے 31 اکتوبر تک جونپور میں منعقد ہونے والی سب جونیئر گرلز انٹر ڈویژنل اسٹیٹ لیول فٹ بال چیمپئن شپ 2026 میں حصہ لے گی۔ مرادآباد ڈویژن کا پہلا میچ 25 اکتوبر کو ہوگا۔ ڈسٹرکٹ فٹ بال ایسوسی ایشن کے جنرل سکریٹری محمد ناصر کمال نے بتایا کہ مرادآباد ڈویژن کی ٹیم 23 اکتوبر کی شام جونپور کے لیے روانہ ہوگی۔ منتخب کھلاڑیوں کو ضروری معلومات کے لیے خواتین ونگ کی سکریٹری مادھوری دیوی سے رابطہ کرنے کو کہا گیا ہے۔ منتخب کھلاڑیوں میں ویشنوی سنگھ چوہان، زرین خان، انعمتا، مدیحہ عباس، زوئیبا نور، اشیکا، نیلوفر، ماہی، اکشریکا، یجل سنگھ، ابیہا فاطمہ، رفزا پرویز، اشوی ودھوری، علینا گھوش اور ارنکا موہین شامل ہیں۔ سیدہ عمیزہ فاطمہ بھی ٹیم کا حصہ ہیں۔ فلک کو ٹیم منیجر مقرر کیا گیا ہے۔ اضافی کھلاڑی میں اطلف مریم کو رکھا گیا ہے۔ ڈسٹرکٹ فٹ بال ایسوسی ایشن نے منتخب کھلاڑیوں کو مقابلے میں بہترین کارکردگی پر نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے۔

وزیر مملکت کنور برجیش سنگھ نے کی اساتذہ سے ملاقات

ملاقات کا مقصد ایم ایل سی گریجویٹ الیکشن میں ووٹ دینے کے لئے اساتذہ کو بیدار کرنا تھا

دیوبند بر (عارف عثمانی)

گریجویٹ اساتذہ، ایم ایل سی الیکشن کے سلسلہ میں بدھ کے روز لالہ پورن چند ساہنی

میموریل انٹر کالج میں وزیر مملکت کنور برجیش سنگھ نے اساتذہ کے ساتھ ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران کنور برجیش سنگھ نے گریجویٹ اور اساتذہ گروپ کے ووٹرز کو اس جمہوری عمل میں سرگرمی کے ساتھ شرکت کرنے اور اپنے ووٹ کا استعمال کرنے کے لئے بیدار کیا۔ وزیر مملکت برجیش سنگھ نے کہا کہ جمہوریت کو مضبوط بنانے میں ایک ایک ووٹر کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ انہوں نے اساتذہ کو گریجویٹ اور اساتذہ گروپ کے ووٹر بننے کے عمل اور پولنگ سے متعلق خصوصی معلومات فراہم کرائیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے اساتذہ سے اپیل کی کہ وہ اپنے رابطہ میں رہنے والے تمام مستحق گریجویٹ افراد کو بھی اس زمرہ کا ووٹر بننے کے لئے بیدار کریں، اس دوران ترویٹی شوگر فیکٹری کے جنرل منیجر شری کانت پانڈے اور انٹر کالج کی پرنسپل سنیتا شاہی نے وزیر مملکت کا شاندار استقبال کیا۔ اس ملاقات میں مدھولیکا کنور، منوج پنڈیر، پرمود شاہی، راجیو کمار، ونے پنڈیر اور راکیش سنگھ وغیرہ موجود رہے۔

سہارنپور میں اینٹی کرپشن ٹیم کی بڑی کارروائی

قانون گو 15 ہزار روپے رشوت لیتے ہوئے گرفتار

دیوبند بر (عارف عثمانی) سہارنپور میں بدعنوانی کے خلاف ایک بڑے کریک ڈاؤن میں، انسداد بدعنوانی ٹیم نے کلکٹریٹ کمپلیکس میں واقع ایک دفتر میں قانون گو کو مبینہ طور پر 15,000 روپے رشوت لیتے ہوئے گرفتار کیا۔ اس کارروائی سے کلکٹریٹ احاطے میں ہلچل مچ گئی۔ اطلاعات کے مطابق اینٹی کرپشن ٹیم نے شکایت ملنے پر جال بچھا دیا۔ یہ الزام ہے کہ جیسے ہی قانون گو نے 15,000 روپے کی رشوت قبول کی، ٹیم نے اسے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا۔ اس اچانک کارروائی سے دفتر میں موجود ملازمین اور اہلکاروں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ زمین اور ریونیو سے متعلق معاملات کے لیے سرکاری دفاتر میں آنے والے افراد کو اکثر رشوت کی شکایات کا سامنا

کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے اینٹی کرپشن ٹیم کی اس کارروائی کو کرپشن کے خلاف ایک اہم قدم قرار دیا جا رہا ہے۔ ملزم قانون نافذ کرنے والے افسر کے خلاف مزید قانونی کارروائی جاری ہے۔

انکتا بھنڈاری کو انصاف دلانے کیلئے جدوجہد کرتی رہیں گی: ارمیلا سناور

سہارنپور، (یو این آئی) فلم اداکارہ اور بی جے پی لیڈر ارمیلا سناور نے بدھ کو کہا کہ وہ اتراکھنڈ کی انکتا بھنڈاری، جنہیں 2022 میں منترا ریزورٹ میں قتل کر کے لاش کو چیلا بیراج میں پھینک دیا گیا تھا، کو انصاف دلانے کے لیے بی جے پی میں رہ کر ہی جدوجہد کرتی رہیں گی۔ اس معاملے میں تین مجرمان عدالت سے سزا ملنے کے بعد جیل میں ہیں اور انکتا بھنڈاری کے والد مسٹر ویریندر سنگھ بھنڈاری اور والدہ سونی بھنڈاری کے مطالبے پر اتراکھنڈ کے وزیر اعلی مسٹر پشکر سنگھ دھامی نے سی بی آئی جانچ کا حکم دیا تھا۔ سی بی آئی کی ایک ٹیم نے دو دن قبل سہارنپور آ کر ارمیلا سناور کی رہائش گاہ گووند نگر پہنچ کر ان سے اس معاملے میں مدد مانگی تھی۔ ارمیلا سناور نے کہا کہ انکتا بھنڈاری معاملے میں ایک وی آئی پی بی جے پی لیڈر کا نام سامنے آیا تھا۔ جب تک وہ شخص قانونی شکنجے میں نہیں آتا، تب تک ان کی جدوجہد جاری رہے گی۔ حال ہی میں اس وی آئی پی کو ایک ریاست کا گورنر بنایا گیا ہے۔

ابراہیم حامد کی تصویر کا استعمال اسیران اور ان کے اہل خانہ کو نشانہ بنانے والی تکلیف دہ مشق ہے

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے قائد عبد الرحمن شدید نے کہا ہے کہ رام اللہ کے شمال مشرق میں واقع سلواد قصبے میں شہریوں سے میدانی تحقیقات کے دوران اسیر ابرا※یم حامد کی تصویر کا استعمال اسیران، ان کے اہل خانہ اور فلسطینی معاشرے کو نشانہ بنانے والی ایک تکلیف دہ مشق اور اسیران کے خلاف قابض دشمن کی جابرانہ وانتقامی پالیسیوں کے فریم ورک کے تحت دھمکی کا ایک نیا پیغام ہے۔ انہوں نے ایک اخباری بیان میں اسیر ابرا※یم حامد کی مسلسل تنہائی اور ان کی سمت دی جانے والی دھمکیوں کے سائے میں ان کی زندگی کو درپیش خطرے سے خبردار کرتے ہوئے قابض حکام اور جیل انتظامیہ کو ان کی زندگی، سلامتی اور ان کو پہنچنے والے کسی بھی نقصان کی مکمل ذمہ دار قرار دیا۔

انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ یہ مشقیں اسیران کے عزم کو متزلزل نہیں کر سکتیں اور ان کی آزادی ایک قومی ترجیح ہے، جب کہ انہوں نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ اسیران کے خلاف خلاف ورزیوں کو روکنے کے لیے دباؤ ڈالے اور اسرائیلی ذمہ داروں کے تعاقب اور ان کے محاسبے کے لیے کام کرے۔ کلب برائے اسیرانِ فلسطین نے انکشاف کیا کہ قابض فوج نے گذشتہ رات سلواد پر چھاپے کے دوران حراست میں لیے گئے شہریوں کو تنہائی کی کوٹھڑی کے اندر محبوس اسیر حامد کی تصویر دکھائی اور جیل کے اندر ان کے انجام کے حوالے سے انہیں دھمکیاں دیں۔

کلب نے وضاحت کی کہ قابض فورسز نے قصبے میں تقریباً 25 شہریوں کو حراست میں لے کر ان سے میدانی تحقیقات کیں جن کے دوران تشدد اور تذلیل کی گئی، جبکہ بعد میں ان میں سے تین کو ان پر ہونے والے تشدد کے نتیجے میں ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔

کلب نے موقف اختیار کیا کہ حامد کی تصویر اور اسیران کے مصائب کا سہارا لینا صرف حراست میں لیے گئے افراد کو براہِ راست دھمکانے تک محدود نہیں ہے، بلکہ سجون کے اندر تشدد، تنہائی اور بنیادی حقوق سے محرومی میں شدید اضافے کے ساتھ ساتھ فلسطینی کے اجتماعی شعور کو متاثر کرنے اور اسیر ومجاہد کی تصویر کو خوف اور سزا سے جوڑنے کی ایک کوشش ہے۔ واضح رہے کہ رام اللہ کے شمال مشرق میں واقع سلواد قصبے میں سنہ 1965ء میں پیدا ہونے والے اسیر قائد ابرا※یم حامد اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس'، القسام بریگیڈز اور فلسطینی اسیر تحریک کے نمایاں ترین قائدین میں سے ایک ہیں۔

قابض فورسز نے انہیں اٹھ سالہ مسلسل تعاقب کے بعد 23 مئی سنہ 2006ء کو گرفتار کیا تھا، اور ان کے خلاف 54 بار عمر قید کا حکم نامہ جاری کیا تھا۔ حامد اس سے پہلے بھی متعدد بار گرفتاریوں کا سامنا کر چکے ہیں، جبکہ ان کے خاندان کے افراد بشمول ان کی اہلیہ اور دو بچوں کو بھی تعاقب کا نشانہ بنایا گیا، حامد نے بیرزیت یونیورسٹی سے پولیٹیکل سائنس میں بی ایس کیا، اور انٹرنیشنل ریلیشنز میں ماسٹرز پروگرام میں داخلہ لیا، اور انہوں نے تحقیقی مراکز میں کام کرتے ہوئے فلسطینی مسئلے پر مطالعے اور مقالے تیار کیے تھے۔

حامد نے انفرادی تنہائی میں طویل سال گزارے ہیں جہاں کلب برائے اسیران نے مئی سنہ 2024ء تک، تقریباً آٹھ سال ان کی تنہائی کو ریکارڈ کیا، جن میں سات سال مسلسل شامل تھے۔

ابراہیم حامد کی تصویر دھمکی کا ذریعہ، قابض دشمن فلسطینیوں کو ہراساں کرنے کے لیے اسیران کے حالات کا سہارا لینے لگا

غزہ: قابض صیہونی فورسز نے گذشتہ رات رام اللہ کے شمال مشرق میں واقع سلواد قصبے میں میدانی تحقیقات کے دوران شہریوں کو دھمکانے کے لیے تنہائی کی کوٹھڑی میں قید اسیر ابراہیم حامد کی تصویر کا استعمال کیا، جس کے بارے میں کلب برائے اسیران نے کہا ہے کہ یہ مشق فلسطینی معاشرے کو ہراساں کرنے اور اس کے اجتماعی شعور کو نشانہ بنانے کے لیے اسیران کی تڑپ کا سہارا لیتی ہے۔ کلب برائے اسیران نے آج بدھ کے روز ایک صحافتی بیان میں وضاحت کی کہ اہلکاروں نے حراست میں لیے گئے افراد کو تصویر دکھائی، اور قید خانے کے اندر حامد کے انجام کے حوالے سے انہیں دھمکیاں دیں، نیز قید کے دردناک واقعاتی پس منظر اور ان تجاوزات کو ذہنوں میں لائے جن کا سامنا اسیران کرتے ہیں تا کہ اسے نفسیاتی دباؤ اور خوفزدہ کرنے کے ایک ذریعے کے طور پر استعمال کیا جا سکے۔ یہ کارروائی سلواد پر چھاپے کے دوران سامنے آئی، جہاں قابض فورسز نے تقریباً 25 شہریوں کو حراست میں لے کر ان سے میدانی تحقیقات کیں جن کے دوران تشدد اور تذلیل کی گئی، جبکہ بعد میں ان میں سے تین کو ان پر ہونے والے تشدد کے نتیجے میں ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ کلب برائے اسیران نے موقف اختیار کیا کہ حامد کی تصویر کا استعمال صرف حراست میں لیے گئے افراد کو براہِ راست دھمکانے تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ اسیر اور مجاہدِ فلسطین کے اجتماعی شعور میں مقام ومرتبے کو نشانہ بناتا ہے، اور اس بات کی کوشش کرتا ہے کہ اس کے اسیر رہنے، سزا پانے اور قید خانوں کے اندر اس کا انتظار کرنے والے انجام کو خوف سے جوڑ دیا جائے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ یہ طریقہ کار اسیران کے خلاف تشدد، تنہائی اور بنیادی حقوق سے محرومی کے بڑھتے ہوئے واقعات کے ساتھ ساتھ سامنے آ رہا ہے، اور یہ ان تمام جابرانہ ذرائع کے باہمی تعلق کو بے نقاب کرتا ہے جنہیں قابض دشمن سجون کے اندر اور باہر استعمال کرتا ہے، جس کا مقصد فلسطینیوں کی آزادی، ان کی عزتِ نفس اور ان کے شعور کو نشانہ بنانا ہے۔ کلب برائے اسیران کے مطابق چھاپوں کے دوران میدانی تحقیقات اب تذلیل کا ایک ہتھیار بن چکی ہیں جن کے ساتھ جسمانی تشدد اور نفسیاتی دباؤ بھی شامل ہوتا ہے جو حراست میں لیے گئے افراد کی سلامتی اور ان کی عزتِ نفس کو متاثر کرتا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ بعد میں ان میں سے اکثریت کی رہائی ان پر ہونے والے مظالم کی سنگینی کو کم نہیں کرتی اور نہ ہی حراست اور تحقیقات سے مرتب ہونے والے جسمانی ونفسیاتی اثرات کو ختم کرتی ہے۔ مقبوضہ مغربی کنارے میں گذشتہ رات سے لے کر آج تک گرفتاریوں※ حراست میں لیے جانے اور میدانی تحقیقات کی کارروائیوں نے 60 سے زائد شہریوں کو نشانہ بنایا اور ان میں سلواد کے ساتھ ساتھ قلقیلیہ کے مشرق میں واقع اِماتین قصبہ، نابلس کے مشرق میں واقع بیت دجن اور بیت فوري※ قصبے اور الخلیل کے جنوب میں واقع بلاطہ کیمپ شامل ہیں۔ ایک دوسرے واقعے میں کلب برائے اسیران نے بتایا کہ قابض فورسز نے الخلیل کے جنوب مغرب میں واقع دورا قصبے میں اپنے گھر سے شاب یامن عمرو کو اس کے کینسر کے مریض والد کے ساتھ دن گزارنے کے بعد گرفتار کر لیا۔

تبلیغی جماعت کا مشن لوگوں کو اللہ کی طرف مائل کرنا ہے: مولانا ایم۔ اے کریم

ڈھاکہ: عالمی تبلیغی جماعت کے دونوں دھڑے اپنے اختلافات کو دور کریں اور آنے والے بسوہ عالمی اجتماع سے پہلے دوبارہ متحد ہو جائیں۔ بسوہ عالمی اجتماع سے پہلے دونوں فریقوں کو اپنے دل کی تمام شکایت دور کرنا چاہیے اور ایک دوسرے سے ملنا چاہیے۔ اپنے اختلافات کو دور کرنا چاہیے۔ بنگلہ دیش کے مشہور عالم دین مولانا ایم۔ اے کریم، ابنِ مصور، سابق مرکزی رہنما حفاظتِ اسلام بنگلہ دیش نے عالمی تبلیغی جماعت کے دونوں دھڑوں پر زور دیا ہے کہ وہ اپنے اختلافات کو دور کریں اور متحد ہو جائیں۔ ایک بیان میں مولانا ایم۔ اے کریم نے کہا کہ اسلام اسکالرز کے درمیان تعمیری اختلاف رحمت کا باعث ہو سکتا ہے لیکن اختلافات جو کہ تقسیم اور گروہ بندی کا باعث بنتے ہیں، انہیں کبھی کبھی رحمت نہیں سمجھا جا سکتا۔ ٹونگی میں بسوہ عالمی اجتماع کے گراؤنڈ اور مختلف مقامات پر ماضی کے پرتشدد اور تصادم کے واقعات کا حوالہ دیتے ہوئے مولانا ایم۔ اے کریم نے دونوں فریقوں کے سرکردہ رہنماؤں پر زور دیا کہ وہ اپنی اپنی انائیں ایک طرف رکھ کر ایک دوسرے سے ملیں اور باہمی طور پر مفاہمت تک پہنچیں۔ انہوں نے کہا کہ تبلیغی جماعت کا بنیادی مشن لوگوں کو اللہ کا ہم سفر اور اس کی طرف مائل کرنا ہے اور اخلاص کی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگیوں کو اسلام کے سانچے میں ڈھالنا ہے۔ انہوں نے مفاہمت کی امید ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ عالمی اجتماع سے پہلے دونوں گروپ ایک ہو جائیں۔

یہودی آبادکاروں کے شہریوں پر حملے، متعدد فلسطینی اغواء، مقبوضہ مغربی کنارے اور القدس میں یلغار میں شدت

غزہ: یہودی آبادکاروں نے مقبوضہ مغربی کنارے اور القدس کے متفرق علاقوں میں فلسطینی شہریوں اور ان کی املاک کے خلاف اپنے حملوں میں شدت پیدا کر دی، جن کے دوران سلفیت گورنری میں شہریوں پر تشدد اور ان میں سے متعدد کو حراست میں لیا گیا، جبکہ شمالی وادیٔ اردن میں فلسطینیوں کے مکانات کے درمیان اشتعال انگیز تحرکات اور مسجدِ اقصی پر پے در پے دھاوے شامل ہیں۔ سلفیت گورنری میں یہودی آبادکاروں نے گذشتہ رات گورنری کے شمال مغرب میں واقع دیر استیا قصبے کے علاقے الظہور میں شہریوں کے ایک گروہ پر حملہ کیا اور ان میں سے متعدد کو حراست میں لینے کے بعد بعد میں رہا کر دیا۔ مقامی ذرائع نے بتایا کہ علاقے میں قائم ایک نوآبادیاتی چوکی سے آنے والے یہودی آبادکاروں نے شہریوں کا راستہ روکا، ان پر تشدد کیا اور ان میں سے متعدد کو حراست میں لے لیا، جن میں سے نائل ریان، عزام ذیاب، اُحمد خلف اور داود زیادہ کی شناخت ہو سکی ہے۔ شمالی وادی اردن میں یہودی آبادکاروں نے الحدیدیہ بستی میں شہریوں کے مکانات کے درمیان اشتعال انگیز گشت کیا، جس سے رہائشیوں میں ان تحرکات کے اپنی روزمرہ کی زندگی اور سیکیورٹی پر مرتب ہونے والے اثرات کے حوالے سے شدید خدشات پیدا ہو گئے ہیں۔ یہ تحرکات وادیٔ اردن میں فلسطینی آبادی کے مراکز کو نشانہ بنانے والے مسلسل حملوں کے تسلسل میں سامنے آئی ہیں۔

قابض دشمن کی مسلسل درندگی، نحالین میں زیتون کی چنائی کے دوران امریکی ڈیموکریٹک امیدوار اور 'یکجہتی کارکنوں' کی گرفتاری

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے مقبوضہ مغربی کنارے کے جنوبی علاقے بیت لحم کے مغرب میں واقع بلدہ نحالین میں فلسطینی کسانوں کے ساتھ زیتون کی چنائی میں حصہ لینے کے دوران امریکی کانگریس کی رکنیت کے ڈیموکریٹک امیدوار براڈ لینڈر، درجنوں غیر ملکی 'یکجہتی کارکنوں' اور ایک معمر فلسطینی خاتون کو گرفتار کر لیا۔

مقامی ذرائع کے مطابق قابض افواج نے 'بیار عیلیت' کالونی سے متصل الحبلہ کے علاقے میں کسانوں اور رضاکاروں پر حملہ کر دیا اور 'ربی برائے انسانی حقوق' تنظیم کے تقریباً 90 رضاکاروں کو حراست میں لے لیا، جن میں براڈ لینڈر اور قابض اسرائیل کے سابق نائب پراسیکیوٹر جنرل یہوشوا شوفمین بھی شامل تھے۔

حراست میں لیے گئے افراد کو پہلے عتصیون ریجنل بریگیڈ کے ہیڈکوارٹر منتقل کیا گیا، جس کے بعد انہیں پولیس سٹیشن بھیج دیا گیا۔ بعد ازاں ان میں سے کچھ کو تنبیہ کر کے رہا کر دیا گیا، جبکہ قابض افواج نے تقریباً 70 سالہ معمر فلسطینی خاتون فہیمہ عیسیٰ غیاظہ کو گرفتار کر لیا اور کھیتوں میں کام کے دوران جمع کیے گئے زیتون کا پھل بھی ضبط کر لیا۔

یہ ستم ظریفی اور سفاکانہ حملے ایسے وقت میں سامنے آ رہے ہیں جب ناظمین اور حقوق انسانی کی تنظیمیں اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ اس علاقے کے فلسطینی کسانوں کو ملٹری پابندیوں اور یہودی آبادکاروں کے مسلسل حملوں کی وجہ سے گذشتہ تین سالوں سے اپنی زمینوں تک پہنچنے سے روکا گیا ہے۔

'ربی برائے انسانی حقوق' تنظیم کے مطابق رضاکار کسانوں کے ساتھ اس لیے آئے تھے تا کہ فصل کی کٹائی کے موسم میں انہیں تحفظ فراہم کیا جا سکے، تنظیم نے نشاندہی کی کہ قابض فوج نے کام شروع ہونے کے تقریباً دو گھنٹے بعد اس علاقے کو 'بند عسکری زون' قرار دے دیا، حالانکہ کارکنوں نے احکامات کی تعمیل کی اور حراست میں لیے جانے سے پہلے ہی اس جگہ سے روانہ ہو گئے تھے۔

اس واقعے نے یہودی حلقوں کے اندر بھی شدید تنقید کو جنم دیا، کیونکہ 'ترواہ' تنظیم کی چیف ایگزیکٹو، ربی جل جیکبس نے اسے 'طاقت کا ننگا ناچ' قرار دیا اور قابض فوج پر الزام عائد کیا کہ وہ فلسطینیوں کے خلاف تشدد کرنے والے انتہا پسند یہودی آبادکاروں کو روکنے کے بجائے ان 'یکجہتی کارکنوں' کو نشانہ بنا رہی ہے جو کسانوں کو تحفظ فراہم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

قابض اسرائیلی اخبار 'یروشلم پوسٹ' کے مطابق جیکبس نے اس بات پر زور دیا کہ یہ تمام مذموم اقدامات 'ایک منظم نسلی صفائی کی مہم کے سیاق وسباق میں آتے ہیں جن کا مقصد فلسطینیوں کو ان کی سرزمین سے بے دخل کرنا ہے'۔

ایک مشترکہ بیان میں قابض اسرائیل کی اصلاحی تحریک اور کونسل آف ریفارم ربیوں نے ان گرفتاریوں کو 'خوفناک' قرار دیتے ہوئے خبردار کیا کہ انسانی انصاف کی قدروں سے متاثر ہو کر حرکت کرنے والے کارکنوں کو حراست میں لینا 'اخلاقی کنٹرول کے خاتمے' کی نشاندہی کرتا ہے اور اس سے قابض اسرائیل اور تارکین وطن یہودیوں کے ساتھ اس کے تعلقات کو نقصان پہنچتا ہے۔

دونوں فریقوں نے تمام گرفتار شدگان کی فوری رہائی اور ان کی حفاظت کی کوشش کرنے والے 'یکجہتی کارکنوں' کا تعاقب کرنے کے بجائے فلسطینی کسانوں پر روزمرہ کے حملوں میں ملوث یہودی آبادکاروں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔

یہ واقعہ مقبوضہ مغربی کنارے میں زیتون کی چنائی والے علاقوں پر قابض اسرائیل کے شدید ہوتے ہوئے مظالم کے سایہ میں سامنے آیا ہے، جہاں کسانوں کو سخت پابندیوں اور بار بار کے حملوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو انہیں ان کی زمینوں تک پہنچنے اور اپنی فصلوں کی کٹائی سے محروم کر دیتے ہیں، جبکہ یہ موسم ہزاروں فلسطینی خاندانوں کے لیے روزی روٹی کا ایک بنیادی ذریعہ ہے۔

زیتون کی چنائی کے موجودہ موسم میں کسانوں اور غیر ملکی 'یکجہتی کارکنوں' پر یہودی آبادکاروں اور قابض افواج کے سفاکانہ حملوں میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا ہے، جس میں مغربی کنارے کے متفرق علاقوں میں جسمانی تشدد، تخریب کاری اور املاک کو جلانے کے مناظر کا اعادہ ہوا ہے۔

گذشتہ دو ہفتوں کے دوران، بین الاقوامی تنظیموں نے حملوں کی ایک ایسی سیریز کو ریکارڈ کیا ہے جس میں گاڑیوں اور زیتون کے درختوں کو جلانا، کسانوں پر پتھراؤ کرنا اور غیر ملکی رضاکاروں اور صحافیوں پر تشدد شامل ہے، جبکہ قابض افواج کے حملوں کو روکنے کے لیے مداخلت نہ کرنے پر شدید تنقید کی جا رہی ہے، اور ان پر یہ الزام عائد کیا جا رہا ہے کہ وہ یہودی آبادکاروں کو ان کارروائیوں کے دوران مکمل تحفظ فراہم کرتی ہیں۔

اقوام متحدہ کی رپورٹس کے مطابق گذشتہ دنوں درج کیے گئے حملوں کی رفتار گذشتہ پورے سال کی کٹائی کے موسم میں ریکارڈ کیے گئے حملوں سے بھی تجاوز کر گئی ہے، جو کہ تشدد کے دائرہ کار میں وسعت اور اس کی شدت میں اضافے کی نشاندہی کرتا ہے، اور اس کے ساتھ ہی ان تمام افراد کو نشانہ بنانے کے خدشات بڑھ رہے ہیں جو فلسطینیوں کی ان کی زمینوں تک رسائی میں مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

پیس کونسل اور نکولے ملادی نوف غزہ میں نسل کشی کے تسلسل کا جواز پیش کر رہے ہیں: حماس

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے ترجمان حازم قاسم نے نام نہاد 'پیس کونسل' اور اس کے نمائندے نکولے ملادی نوف پر قابض اسرائیلی دشمن کے جرائم اور جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزیوں کو روکنے میں ناکامی کے بعد غزہ کی پٹی پر جنگ کے تسلسل کا جواز پیش کرنے کی کوشش کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔

قاسم نے بدھ کے روز ایک مختصر بیان میں کہا کہ 'غزہ کے بچوں اور سکول کے طلبہ کا خون نکولے ملادی نوف اور ان کی کونسل کے ہاتھوں پر ہے'۔ انہوں نے کونسل اور اس کے نمائندے کو پٹی میں فلسطینیوں کے مسلسل مصائب وآلام کا ذمہ دار ٹھہرایا۔

قابض اسرائیلی افواج 10 اکتوبر کو نافذ العمل ہونے والے جنگ بندی معاہدے کی مسلسل خلاف ورزی کر رہی ہیں، جس کے تحت غزہ کی پٹی کے مختلف علاقوں میں بمباری، فائرنگ اور شہریوں کے مکانات کو دھماکوں سے اڑایا جا رہا ہے۔

اسی تناظر میں غزہ میں وزارت صحت کی جانب سے جاری کردہ تازہ ترین شماریات کے مطابق سات اکتوبر سنہ 2023ء سے اب تک پٹی پر قابض اسرائیل کی سفاکانہ جارحیت میں شہدا کی تعداد 494,74 اور زخمیوں کی تعداد 604,175 تک پہنچ گئی ہے۔ وزارت صحت نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ امدادی ٹیموں کی وہاں تک رسائی میں شدید مشکلات کے باعث ہزاروں متاثرین اب بھی ملبے تلے اور سڑکوں پر پڑے ہوئے ہیں۔

انسانی حقوق کے مرکز کی جانب سے علاج کے بعد غزہ واپسی پر ماں اور بیٹی کی قابض دشمن کے ہاتھوں گرفتاری کی شدید مذمت

غزہ: فلسطینی مرکز برائے دفاعِ اسیران نے قابض اسرائیلی افواج کے ہاتھوں 60 سالہ خاتون آمال غازی محمد الریفی اور ان کی 33 سالہ بیٹی یاسمین رفعت محمد الریفی کی مصر میں علاج کے بعد رفح بری کراسنگ کے ذریعے غزہ واپسی کے دوران گرفتاری کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے اور اسے اپنے گھر اور اہل خانہ کے پاس محفوظ واپسی کے ان کے بنیادی حق کی سنگین ورزی قرار دیا ہے۔

مرکز نے بدھ کے روز جاری کردہ ایک بیان میں کہا کہ قابض دشمن کے حکام نے دونوں خواتین کی حراست میں تین دسمبر سنہ 2026ء تک توسیع کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس کے ساتھ ہی انہیں اپنے وکیل سے ملنے سے بھی روک دیا گیا ہے۔ اس صورت حال نے ان کی حراست کے حالات، صحت اور نفسیاتی سلامتی کے حوالے سے شدید خدشات پیدا کر دیے ہیں، بالخصوص اس لیے کہ انہیں علاج کے سفر سے واپسی پر گرفتار کیا گیا اور ان کی خیریت کے لیے ضروری قانونی رابطے سے محروم کر دیا گیا۔

مرکز نے اس بات پر زور دیا کہ علاج سے واپسی پر 60 سالہ خاتون اور ان کی بیٹی کی گرفتاری نے وطن واپسی کے سفر کو ان بیماروں اور شہریوں کے لیے خوف اور مصائب کا ذریعہ بنا دیا ہے جو اپنے اہل خانہ کے درمیان اپنی زندگی دوبارہ شروع کرنا چاہتے ہیں۔

مرکز نے نشاندہی کی کہ ان دونوں خواتین کی گرفتاری کے بعد رفح اور کرم ابو سالم کراسنگز کے ذریعے سفر یا غزہ واپسی کے دوران قابض افواج کے ہاتھوں گرفتار ہونے والے فلسطینیوں کی تعداد سات ہو گئی ہے، جن میں دو خواتین بھی شامل ہیں۔

مرکز نے نقل وحرکت، سفر، علاج کے حصول اور محفوظ واپسی کی آزادی پر ان بار بار کے واقعات کے خطرناک اثرات سے خبردار کیا۔

مرکز نے اس بات پر زور دیا کہ دونوں قیدیوں کو ان کے وکیل سے ملنے سے محروم رکھنا قانونی تحفظ کی ضمانتوں کو مجروح کرتا ہے اور تفتیش وحراست کے حالات کے حوالے سے خدشات کو دوچند کر دیتا ہے۔ مرکز نے اس امر کی ضرورت پر زور دیا کہ انہیں اپنے وکیل سے رابطہ کرنے اور ضروری طبی دیکھ بھال حاصل کرنے کی اجازت دی جائے اور حراست کے دوران ان کی سلامتی کو یقینی بنایا جائے۔

مرکز نے رفح کراسنگ پر کام کرنے والے یورپی یونین کے مشن کے کردار اور کراسنگ کے دوران شہریوں کی گرفتاری کے واقعات کی نگرانی کی اس کی ذمہ داری پر سوال اٹھایا، نیز پٹی میں واپس آنے والے مسافروں اور مریضوں کے تحفظ کے لیے دستیاب ضمانتوں کی افادیت پر بھی سوال اٹھایا۔ مرکز نے اس بات پر زور دیا کہ کراسنگ پر بین الاقوامی موجودگی شہریوں کے حالات کی نگرانی کرنے اور ان کی سلامتی کی ضمانت دینے کا تقاضا کرتی ہے۔

مرکز نے خبردار کیا کہ ان جابرانہ اقدامات کا تسلسل غزہ سے باہر موجود فلسطینیوں، بالخصوص علاج کے لیے سفر کرنے پر مجبور ہونے والے مریضوں کے خدشات کو مزید گہرا کر سکتا ہے، اور وطن واپسی کو گرفتاری اور حراست کے خطرات سے بھرپور بنا دیتا ہے، جس سے ان کے نقل وحرکت اور اپنے اہل خانہ کے پاس واپس لوٹنے کے حق پر نئی پابندیاں عائد ہوتی ہیں۔

مرکز نے آمال الریفی اور ان کی بیٹی یاسمین کی فوری رہائی، ان کے وکیل سے ملاقات پر عائد پابندی کے خاتمے، ان کی جائے حراست اور تفتیش کے حالات کو بے نقاب کرنے، ان کی جسمانی ونفسیاتی سلامتی کی ضمانت دینے اور ان کے اہل خانہ کو بلا تاخیر ان کی خیریت کی اجازت دینے کا مطالبہ کیا۔

مرکز نے یورپی یونین، ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی اور بین الاقوامی انسانی حقوق و انسانی اداروں سے بھی اپیل کی کہ وہ ان کے کیس کی پیروی کے لیے فوری مداخلت کریں، کراسنگز کے ذریعے فلسطینیوں کی گرفتاریوں کو روکنے کے لیے دباؤ ڈالیں، اور علاج کے اسفار اور واپسی کے دوران مسافروں کو گرفتاری سے بچانے کے لیے واضح ضمانتیں فراہم کرنے کے لیے کام کریں۔

مرکز نے اپنے بیان کے اختتام میں اس بات کا اعادہ کیا کہ رفح کراسنگ کو زندگی، علاج اور محفوظ واپسی کا راستہ ہونا چاہیے، نہ کہ گرفتاری کے خوف کی آماجگاہ۔ مرکز نے ماں اور بیٹی کی رہائی اور اپنے اہل خانہ کے پاس ان کی صحیح سلامت واپسی کو یقینی بنانے کے لیے فوری بین الاقوامی تحرک کی ضرورت پر زور دیا۔

جنریٹرز کے آئل کے خاتمے سے غزہ کے ہسپتالوں کے اہم شعبہ جات کی بندش کا خطرہ

غزہ: غزہ کی پٹی میں وزارتِ صحت نے ہسپتالوں میں برقی جنریٹرز چلانے کے لیے ضروری آئل کی مقدار کے ختم ہو جانے کے نتائج سے خبردار کرتے ہوئے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ اس بحران کا تسلسل باقی ماندہ جنریٹرز کے ناکارہ ہونے اور زندگی بچانے والے اہم شعبہ جات سے بجلی کی فراہمی منقطع ہونے کے خطرے کا موجب بن رہا ہے۔

وزارت نے ایک صحافتی بیان میں کہا کہ آئل کے خاتمے سے ان جنریٹرز میں مکینیکل خرابیوں کے تیز تر ہونے کا اندیشہ ہے جو پیچیدہ فنی وانجینئرنگ حالات اور ان کی آپریٹنگ صلاحیت سے کہیں زیادہ طویل آپریشنل اوقات کے سایہ میں کام کر رہے ہیں، جب کہ انہیں دیکھ بھال اور اسپیئر پارٹس کی مسلسل ضرورت ہے۔

وزارت نے وضاحت کی کہ ہسپتالوں میں برقی جنریٹرز کو چلانے کے لیے ضروری آئل کی ماہانہ ضرورت 2500 لیٹر سے تجاوز کر جاتی ہے، اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ ہنگامی حل کے تحت محدود مقدار کی فراہمی جنریٹرز کے مسلسل کام کو یقینی بنانے کے لیے کافی نہیں ہے، کیونکہ مسلسل آپریٹنگ کے نتیجے میں آئل کی کھپت کی شرح میں اضافہ ہو چکا ہے۔

وزارت صحت نے اس بات پر زور دیا کہ جنریٹرز کی خرابی ان اہم طبی شعبہ جات کے لیے توانائی کی فراہمی کو خطرے میں ڈالتی ہے جو زندگی بچانے والی صحتی خدمات کی فراہمی میں بجلی پر منحصر ہیں، جس سے بحران کے تسلسل کی صورت میں مریضوں اور زخمیوں پر خطرات کے شدید تر ہونے کا اندیشہ ہے۔

وزارتِ صحت نے تمام متعلقہ فریقوں سے اپیل کی کہ وہ اپنی انسانی ذمہ داریاں قبول کریں اور آئل اور ضروری اسپیئر پارٹس کے داخلے کو یقینی بنانے اور پٹی کے ہسپتالوں میں برقی جنریٹرز کے مسلسل آپریشن کو برقرار رکھنے کے لیے فوری مداخلت کریں۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔ کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔ کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈنٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: ''صحافت'' میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔